ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب
سیرت
ام المؤمنین
حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
تالیف
محمد حسیب القادری
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

بطرز حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

ام المؤمنین

حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تالیف

محمد حسیب القادری

ناشر

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com

111683

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
مصنف: محمد حبیب القادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: -/120 روپے

ملنے کا پتہ
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com

انتساب

جگر گوشہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طیبہ طاہرہ

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نام

Marfat.com

کب سے خزاں نصیب تھا یہ باغِ زندگی
اس باغ کی بہار خدا کے حبیب ﷺ ہیں
اس سے زیادہ اور ہو کیا ان کا مرتبہ
آقائے نامدار خدا کے حبیب ﷺ ہیں

Marfat.com

فہرست

Marfat.com

Marfat.com

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے بابرکت نام سے شروع جونہایت مہربان اور رحم والا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل، ازواج وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بے شمار درود وسلام۔ اللہ عزوجل نے روزِ ازل میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور جملہ انسانوں کی ارواح سے اپنی ربوبیت کا اقرار کروایا۔ پھر اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام اور جملہ انسانوں سے حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار کروایا۔ پس جنہوں نے اقرار کیا وہ صلحاء کہلائے اور جنہوں نے حیل و حجت سے کام لیا وہ ذلیل وخوار ہوئے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا شیوہ رہا کہ انہوں نے اپنی حیات مبارکہ میں اپنے پیروکاروں کو اس بات کی تعلیم دی کہ اگر ان میں سے کوئی حضور نبی کریم ﷺ کا زمانہ پائے تو وہ ان کی رسالت کا اقرار کرے اور ان کے لائے ہوئے دین کی حمایت کرے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی یہ شدت سے آرزو رہی کہ انہیں حضور نبی کریم ﷺ کا زمانہ ملے اور وہ ان کی رسالت کا اقرار کریں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ خوش قسمت جماعت ہے جنہیں حضور نبی کریم ﷺ کا دیدار ہوا اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے قرب سے فیضیاب ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گروہ میں ایک گروہ ان خواتین کا بھی ہے جنہیں حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج ہونے کا شرف حاصل ہوا اور بلاشبہ وہ تمام خواتین سے افضل ٹھہریں کیونکہ وہ قرب محمدی ﷺ سے سرفراز ہوئیں۔

جسے وہ اپنی رحمت کے لئے منظور فرمائیں
رہے گا حشر تک وہ محفل ہستی میں پائندہ

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام

Marfat.com

مبارک کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی واحد زوجہ ہیں جو کنواری تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی یارِ غار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی دیگر ازواج کی نسبت آپ رضی اللہ عنہا سے زیادہ محبت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی شانِ اقدس کے لئے یہ بات بھی کافی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام' آپ رضی اللہ عنہا کے بستر مبارک پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے کر آتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہا کی ذاتِ گرامی کو وہ عزت دی گئی
جس کے آگے اس جہاں کی ہر بلندی پست ہے

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بے شمار احادیث مروی ہیں جنہیں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواتین کو شرعی مسائل سے آگاہی بخشی اور یہ تمام مسائل آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ مبارکہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواتین کے لئے مشعل راہ ہے جن پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنی زندگیوں کو اخلاقِ حسنہ کا بہترین نمونہ بنا سکتی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ پاک کی تالیف کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ پاک پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو تعلیماتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت بسر کر سکیں۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد حسیب القادری

Marfat.com

تو ہی مالک بحر و بر ہے یااللہ یااللہ
تو ہی خالق جن و بشر ہے یااللہ یااللہ
تو ابدی ہے تو ازلی ہے تیرا نام علیم و علی ہے
دل و جان پہ بن کے چھائے محمد ﷺ
ذات تیری سب سے برتر ہے یااللہ یااللہ
تیرا چرچا گلی گلی ہے ڈالی ڈالی کلی کلی ہے
واصف ہر اک گل و ثمر ہے یااللہ یااللہ
دنیا جب پانی کو ترسے رم جھم رم جھم برکھا برسے
ہر اِک رحمت کی نظر ہے یااللہ یااللہ
بخش دے تو عطاؔر کو مولیٰ واسطہ تجھ کو اس پیارے کا
جو کہ نبیوں کا سردار ہے یااللہ یااللہ

Marfat.com

پیامِ خدا لے کے آئے محمد ﷺ
وہ دنیا میں تشریف لائے محمد ﷺ
کرم کی گھٹا اور رحمت کا بادل
دل و جان پر بن کے چھائے محمد ﷺ
کوئی اس سے بڑھ کر عزیز اور کیا ہو
جہاں کے دلوں میں سمائے محمد ﷺ
ہوا چاند بھی اپنی صورت پہ نادم
کسی وقت جب مسکرائے محمد ﷺ
اسے ہو گئی حاصل آنکھوں کی ٹھنڈک
جسے مل گئی خاکپائے محمد ﷺ
خدا کی نظر میں جو ان کی جگہ ہے
وہ کس کو ملی ہے سوائے محمد ﷺ
مری آنکھ میں ہے وہ سب ہیچ بزمی
جہاں بھی ملے گر بجائے محمد ﷺ

Marfat.com

حبیب خدا کا جو در مل گیا ہے
مجھے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر مل گیا ہے
حبیب خدا کا جو در مل گیا ہے
حبیب خدا کا جو در مل گیا ہے
مجھے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر مل گیا ہے
میرا یہ مقدر میری خوش نصیبی
مدینے کا مجھ کو سفر مل گیا ہے
حبیب خدا کا جو در مل گیا ہے
مجھے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر مل گیا ہے
میں ان کے ہی صدقے ثناء خوان ہوں ان کا
عقیدت کا مجھ کو ثمر مل گیا ہے
حبیب خدا کا جو در مل گیا ہے
مجھے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر مل گیا ہے
صحابہ کے جھرمٹ میں بیٹھے ہیں آقا
ستاروں میں مجھ کو قمر مل گیا ہے
حبیب خدا کا جو در مل گیا ہے
مجھے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر مل گیا ہے
جہاں سبز گنبد صلی اللہ علیہ وسلم میں آقا مکین ہیں
وہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ مل گیا ہے

Marfat.com

حبیب خدا کا جو در مل گیا ہے

مجھے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر مل گیا ہے

جو نعت نبی ﷺ کا ہوا شوق پیدا

یہ حسان رضی اللہ عنہ سے کچھ اثر مل گیا ہے

حبیب خدا کا جو در مل گیا ہے

مجھے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر مل گیا ہے

پڑھوں نعت ان کی تو ربّ کو منا لوں

مجھے کتنا پیارا ہنر مل گیا ہے

حبیب خدا کا جو در مل گیا ہے

مجھے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر مل گیا ہے

ہوں اُن سے عقیدت ہو ان سے محبت

خدا کا یہ مجھ کو امر مل گیا ہے

حبیب خدا کا جو در مل گیا ہے

مجھے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر مل گیا ہے

فرشتے بھی جس کو ترستے ہیں لیاقت

وہ جنت کا مجھ کو نگر مل گیا ہے

❂❂❂

Marfat.com

مختصر تعارف

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام ''عائشہ'' کنیت ''ام عبداللہ'' القابات ''حمیرا اور صدیقہ'' ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد بزرگوار کا نام حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار سال بعد ماہِ شوال میں تولد ہوئیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا جس وقت وصال ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم کے توسط سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کو حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے اس پیغام کو قبول کر لیا اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گیا۔ بوقت نکاح ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک چھ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے واحد تھیں جو کنواری تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہجرتِ مکہ کے بعد ہوئی۔ بوقت رخصتی آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک نو برس تھی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کے بستر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس وقت وصال ہوا اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک آپ رضی اللہ عنہا کی ہی گود میں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے

Marfat.com

متعلق تمام شرعی مسائل آپ رضی اللہ عنہا سے بیان فرمائے جنہیں آپ رضی اللہ عنہا نے دیگر خواتین تک پہنچایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے مناقب میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو آپ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک میں مدفون کیا گیا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ جمل کا واقعہ پیش آیا جس میں مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان باہم لڑائی ہوئی۔ یہ جنگ غلط فہمی کی بناء پر ہوئی اور بے شمار مسلمان شہید ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ مسلمانوں کے ایک گروہ کی سالار تھیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی تمام زندگی اس بات پر افسوس رہا کہ غلط فہمی کی بدولت بے شمار مسلمان شہید ہوئے۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بوقت وصال وصیت فرمائی کہ مجھے جنت البقیع میں دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ مدفون کیا جائے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے رمضان المبارک ۵۸ ھ کو وصال فرمایا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک سڑسٹھ (۶۷) برس تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین نے آپ رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام عبداللہ اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے نام سے تھی جو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی علمی حیثیت کا اعتراف اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ کئی اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں۔ ترمذی شریف میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہمیں جب بھی کوئی شرعی مشکل درپیش ہوتی اور اس کا کوئی شرعی حل سمجھ نہ آتا تو ہم ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان سے اس بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان معلوم کرتے تھے۔

Marfat.com

ولادت باسعادت

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سن ولادت کے بارے میں مختلف روایات پائی جاتی ہیں مگر آئمہ دین اس بات پر متفق ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا اعلانِ نبوت کے چوتھے سال ماہِ شوال میں تولد ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد بزرگوار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شمار حضور نبی کریم ﷺ کے بہترین رفقاء میں ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی پیدائش سے قبل چونکہ آپ رضی اللہ عنہا کے والدین دین اسلام قبول کر چکے تھے اس لئے آپ رضی اللہ عنہا بھی پیدائشی مسلمان ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب والد بزرگوار کی جانب سے ساتویں پشت میں اور والدہ ماجدہ کی جانب سے گیارہویں پشت میں حضور نبی کریم ﷺ کے سلسلہ نسب سے جاملتا ہے۔

والد بزرگوار کی جانب سے سلسلہ نسب:

۱۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۲۔ بنت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۳۔ بن حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ
۴۔ بن عامر
۵۔ بن عمرو
۶۔ بن کعب
۷۔ بن سعد
۸۔ بن تیم

Marfat.com

۹۔ بن مرہ
۱۰۔ بن کعب
۱۱۔ بن لوی
۱۲۔ بن غالب
۱۳۔ بن فہر
۱۴۔ بن مالک

والدہ ماجدہ کی جانب سے سلسلہ نسب:

۱۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۲۔ بنت حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا
۳۔ بنت عامر
۴۔ بن عویمر
۵۔ بن عبد الشمس
۶۔ بن عتاب
۷۔ بن ازینہ
۸۔ بن سبیع
۹۔ بن دہمان
۱۰۔ بن حارث
۱۱۔ بن غنم
۱۲۔ بن مالک
۱۳۔ بن کنانہ

Marfat.com

والدین

ذیل میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والدین کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

والد بزرگوار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوبکر اور القابات صدیق اور عتیق ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد بزرگوار کا حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ ہے جبکہ والدہ کا نام حضرت ام الخیر سلمٰی رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے والدین اور بچے سب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس بیٹھے اپنی ولادت کا تذکرہ فرما رہے تھے آپ دونوں کی گفتگو سے مجھے اندازہ ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے ہیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شمار مکہ مکرمہ کے معززین میں ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء میں سے تھے اور جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رسالت کا اعلان کیا تو آپ رضی اللہ عنہ بلا تامل ان پر ایمان لے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونے کی بناء پر کفار کے مظالم کو برداشت کرنا پڑا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ دور جاہلیت سے ہی اپنے قول و فعل پر مضبوطی سے کاربند رہنے اور ہمیشہ سچ کا ساتھ دینے والے تھے۔ زمانہ جاہلیت سے ہی آپ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کو شراب سے سخت نفرت تھی اس لئے کبھی زندگی میں شراب کو ہاتھ نہ لگایا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لقب ''صدیق'' کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے بعد واپس آئے اور قریش مکہ کو اپنی معراج سے آگاہ کیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی۔ جب سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو واقعہ معراج کے بارے میں پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج پر جانے کی تصدیق کرتا ہوں۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس تصدیق کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو ''صدیق'' کا لقب دیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بعد بے شمار لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے توسط سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جن میں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کے نام نمایاں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت فرمائی اور دورانِ ہجرت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر سوار کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دورِ جاہلیت میں تجارت کرتے تھے اور جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر آپ رضی اللہ عنہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا کل سرمایہ جو کہ چالیس ہزار درہم تھا سب کا سب راہِ خدا میں خرچ کر دیا۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ تم نے اپنے بال بچوں کے لئے کیا چھوڑا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بال بچوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ ہو یا امن ہر حال میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو تھامے رکھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کی بجا آوری کے لئے خود کو پیش پیش رکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں نے ہر ایک کے احسانوں کا بدلہ چکا دیا مگر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے احسانوں کا بدلہ اللہ عزوجل خود عطا کرے گا۔

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا اور یوں آپ رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اجتماعی طور پر مسلمانوں کو پہلا حج کروایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا' حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نقیب اسلام مقرر فرمایا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو معلم بنایا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے قربانی کے لئے بیس اونٹ بھی دیئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو متفقہ طور پر خلیفہ اول منتخب کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدان تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین آپ رضی اللہ عنہ نے خرید فرما کر وقف کی اور قرآن مجید کو بھی اپنے دورِ خلافت میں جمع کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے قریباً دو سال تین ماہ کے بعد ۱۳ ہجری کو ۶۳ برس کی عمر میں وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون کیا گیا۔ (حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دیگر حالات و واقعات کے بارے میں میری کتاب ''سیرت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ'' کا مطالعہ کریں)

والدہ ماجدہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کے اسم گرامی کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا اپنی کنیت ام رومان رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ کنانہ کے فراس خاندان سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح عبداللہ بن سنجرہ سے ہوا جن سے ہم اوآپ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ تشریف لائیں اور سکونت اختیار کی۔ عبداللہ بن سنجرہ کا شمار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دوستوں میں ہوتا تھا یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن سنجرہ کے انتقال کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا اور یوں آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہو گیا۔

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ نے جب اعلانِ نبوت کیا تو آپ رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا کہ جوکوئی اس بات کا خواہش مند ہو کہ وہ حورعین میں سے کسی عورت کو دیکھے تو وہ ام رومان (رضی اللہ عنہا) کو دیکھ لے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کی دو اولادیں حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تولد ہوئیں جبکہ پہلے شوہر عبداللہ بن بجرہ سے ایک بیٹا طفیل تولد ہوا۔

ہجرت مدینہ کے وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چونکہ حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے تھے اس لئے ان کے اہل وعیال سب مکہ مکرمہ میں ہی موجود تھے۔ بعدازاں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد اپنے اہل وعیال کو بھی مدینہ منورہ بلالیا۔

حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کے تاریخ وصال کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں مگر جمہور علماء اس بات پر متفق ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا نے ۹ ہجری میں وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک میں حضور نبی کریم ﷺ خود اترے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے دیگر حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔

Marfat.com

ابتدائی حالات و واقعات

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بچپن دیگر بچیوں سے مختلف تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی نہایت ذہین تھیں اور یہی وجہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے بچپن کے تمام واقعات یاد تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو یہ بھی یاد تھا کہ کس طرح مشرکین حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر مسلمانوں پر ظلم کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا اہل علاقہ کی دیگر بچیوں کے ساتھ کھیل کود میں بھی شامل ہوتی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ جس وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے تشریف لاتے تھے تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہا اپنے کھلونوں کو چھپا دیتیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی سہیلیاں اپنے گھروں کو بھاگ جاتی تھیں۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی گڑیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں جن میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے دائیں بائیں دو پر موجود تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا یہ گھوڑا ہے جبکہ گھوڑوں کے پر نہیں ہوتے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے برجستہ جواب دیا کہ حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے پر تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب آپ رضی اللہ عنہا کی بات سنی تو مسکرا دیئے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں۔ معلوم ہوا کہ والدہ نے کچھ کہا ہے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کو ٹوکا کہ وہ آئندہ اسے کچھ نہ کہیں۔ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر حضور نبی کریم

Marfat.com

ﷺ سے کیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) صحیح کہتے ہیں تم اسے کچھ نہ کہا کرو خواہ وہ کچھ بھی کرے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور انہی کی صحبت سے کسب فیض پایا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی اور وہ آپ رضی اللہ عنہا کو کسی بھی بات پر ٹوکنے کی بجائے آرام سے سمجھایا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا بھی اپنے والد بزرگوار سے مختلف شرعی و فقہی مسائل دریافت کرتی رہتی تھیں جو چھوٹی سی عمر میں آپ رضی اللہ عنہا کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جب حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جانب یہ پیغام حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم لے کر آئیں۔ انہوں نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ابھی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) گھر پر موجود نہیں وہ آتے ہیں تو میں ان سے بات کرتی ہوں۔ کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور جب انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے پیغام سے متعلق علم ہوا تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنا منہ بولا بھائی بنایا ہے کیا منہ بولے بھائی کی بیٹی سے نکاح ہو سکتا ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ منہ بولے بھائی کی بیٹی حرام نہیں ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کی بات سننے کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حامی بھر لی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک بوقت نکاح چھ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ماہِ شوال میں ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم ﷺ کی زوجیت میں آنے والی واحد کنواری خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ماہِ شوال میں ہونے سے دورِ جاہلیت کی اس رسم کا خاتمہ بھی ہو گیا کیونکہ عرب ماہِ شوال میں نکاح کرنے کو منحوس سمجھتے

111683

Marfat.com

تھے۔ روایات کے مطابق جس دن آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح تھا اس دن آپ رضی اللہ عنہا اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔

نکاح کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ نے آپ رضی اللہ عنہا کو گھر سے باہر نکلنے پر پابندی لگا دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ میرا نکاح ہو گیا اور مجھے اس وقت اس کی خبر بھی نہ تھی۔ میری والدہ نے مجھے سمجھایا کہ اب میرا نکاح ہو گیا ہے اس لئے میں گھر سے باہر نکلنا چھوڑ دوں۔

صحیح بخاری شریف کی روایت ہے کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ انہیں ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر کوئی شے پیش کر رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس ریشم کے کپڑے کو کھول کر دیکھا تو اس میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں۔ چنانچہ اس خواب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ اوقیہ چاندی حق مہر پر نکاح ہوا تھا۔

Marfat.com

ہجرت اور رخصتی

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نکاح کے بعد قریباً تین برس اپنے میکہ میں رہیں جن میں سے دو برس مکہ مکرمہ اور قریباً آٹھ ماہ مدینہ منورہ میں رہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ جب اپنے رفیق خاص حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کے لئے روانہ ہونے لگے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بڑی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے سامانِ سفر تیار کیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اُپنا دوپٹہ پھاڑ کر سامان کو باندھا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بخیر و عافیت مدینہ منورہ پہنچ گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن اریط رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ بھیجا جو بخیر و عافیت حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں، ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا اور صاحبزادیوں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لے کر مدینہ منورہ پہنچے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قیام اپنی والدہ اور بہن کے ہمراہ بنو حارث کے محلہ میں ہوا جہاں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قیام پذیر تھے۔ مدینہ منورہ آمد کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحت بگڑ گئی اور وہ شدید بیمار ہو گئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بیمار ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل تھے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کی دن رات خدمت کی جس کے باعث حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت سنبھل گئی۔ دن رات کی اس خدمت

Marfat.com

کے بعد ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں اور یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہا کے سر کے بال بھی جھڑ گئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہا کی صحت قدرے بہتر ہوئی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اب اپنی امانت کو لے جائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس وقت مہر ادا نہیں کر سکتا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو قرض دیا جس سے حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مہر ادا کیا اور یوں آپ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر حضور نبی کریم ﷺ کے گھر آ گئیں۔

سب سے بڑا ماخذ ہے فقط آپ کی سیرت
اخلاق کے عنوان پہ لکھنا ہو جو مضمون

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مدینہ منورہ آمد کے بعد ہمارا قیام بنو حارث کے محلہ میں ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ ایک روز ہمارے گھر تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ آئے تو میں اس وقت جھولا جھول رہی تھی۔ میری والدہ نے مجھے جھولے سے اتارا اور میرا منہ ہاتھ دھو کر میرے بالوں میں کنگھی کر کے چوٹی کی۔ پھر مجھے لے کر اس کمرے میں داخل ہوئیں جہاں حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ دیگر انصار و مہاجرین بھی تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی وہ انصار اور مہاجرین اس کمرے سے باہر چلے گئے پھر میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ یہ تمہارے اہل ہیں اور اللہ تمہیں ان کے لئے بابرکت کرے اور تمہیں ان سے برکت حاصل ہو۔ پھر وہ بھی کمرے سے باہر چلی گئیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس کمرہ میں میرے ساتھ خلوت خاص فرمائی۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ کی ضیافت کے لئے دودھ پیش کیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے وہ دودھ قدرے پینے کے بعد مجھے پینے کے لئے دیا تو میں شرمائی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے کہا کہ تم حضور نبی کریم ﷺ کا دیا ہوا نہ لوٹاؤ۔ پس میں نے

Marfat.com

شرماتے ہوئے وہ دودھ پی لیا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ماہِ شوال میں ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصتی کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملحقہ حجرہ عطا فرمایا جہاں اب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مبارک واقع ہے۔ اس وقت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملحقہ صرف دو ہی حجرے موجود تھے جن میں سے ایک حجرہ آپ رضی اللہ عنہا کا تھا اور دوسرا حجرہ ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے مخصوص تھا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت عمر مبارک صرف نو برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت باقاعدہ کوئی رسم ادا نہ کی گئی اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح اور رخصتی دونوں ماہِ شوال میں ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے سال کے بارے میں صحیح روایات یہی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہجرت کے پہلے سال ماہِ شوال میں ہوئی۔

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ

محبوبِ خدا، تاجدارِ انبیاء علیہم السلام، باعث تخلیق کائنات، خاتم الانبیاء علیہم السلام حضور نبی کریم ﷺ ۱۲ ربیع الاول بروز سوموار واقعہ فیل کے قریباً دو ماہ بعد اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے والد بزرگوار کا نام حضرت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال آپ ﷺ کی پیدائش سے قبل ہوگیا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کی تمام ذمہ داری آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے اپنے ذمہ لے لی اور آپ ﷺ کو قریش کے رواج کے مطابق حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا گیا جنہوں نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا اور آپ ﷺ کی رضاعی ماں کہلائیں۔

حضور نبی کریم ﷺ جب چھ برس کے ہوئے تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ آپ ﷺ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر لے گئیں۔ سفر سے واپسی پر ان کی طبیعت خراب ہوگئی اور ان کا وصال ہوگیا۔ والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی ذمہ داری حضرت عبدالمطلب نے اٹھائی اور نہایت احسن طریقہ سے نبھایا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک آٹھ برس ہوئی تو حضرت عبدالمطلب بھی اس جہان فانی سے کوچ فرما گئے اور آپ ﷺ کی ذمہ داری چچا حضرت ابوطالب نے اٹھالی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک ابھی بارہ برس تھی کہ حضرت ابوطالب آپ

Marfat.com

ﷺ کو اپنے ہمراہ ملک شام بغرضِ تجارت لے گئے۔ دورانِ سفر ایک بادل آپ ﷺ پر سایہ کئے رہا تا کہ آپ ﷺ پر سفر کی صعوبتیں آسان ہو جائیں۔ جب یہ تجارتی قافلہ بصرہ کے نزدیک پہنچا تو وہاں ایک عیسائی راہب بحیرا نے آپ ﷺ کو پہچان لیا اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ یہ دونوں جہانوں کے سردار ہیں اور اللہ عزوجل نے انہیں دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر بحیرا نے حضرت ابوطالب کو نصیحت کی کہ انہیں مکہ مکرمہ واپس لے جائیں اور ان کی حفاظت فرمائیں۔ اگر آپ نے سفر جاری رکھا تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہودی انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ حضرت ابوطالب نے جب بحیرا کی بات سنی تو مزید سفر کا ارادہ ترک کر کے واپس مکہ مکرمہ لوٹ آئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک جب پچیس برس ہوئی تو آپ ﷺ کا نکاح ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوا جن سے آپ ﷺ کی چار بیٹیاں اور دو بیٹے تولد ہوئے۔ آپ ﷺ کے بیٹے کم سنی میں ہی وصال فرما گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک پینتیس برس تھی جب خانہ کعبہ کی ازسرنو تعمیر کی گئی۔ اس دوران جب خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد حجر اسود کو اس کی جگہ رکھنے کا موقع آیا تو تمام قبائل میں لڑائی شروع ہوگئی کیونکہ ہر ایک چاہتا تھا کہ یہ سعادت اسے نصیب ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس جھگڑے کا حل یہ بتایا کہ تمام قبائل کے سردار ایک بڑی چادر لے کر اس کے کنارے تھام لیں اور حجر اسود کو اس چادر کے درمیان رکھ کر مطلوبہ جگہ پر لے جائیں۔ چنانچہ جب حجر اسود کو لے کر مطلوبہ مقام پر پہنچایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے اٹھا کر اپنے ہاتھوں سے نصب کیا۔ آپ ﷺ کے اس فیصلہ سے تمام سردار بھی خوش ہو گئے اور مکہ مکرمہ خونریزی سے بھی بچ گیا۔

حضور نبی کریم ﷺ اپنی نوجوانی سے ہی مکہ مکرمہ میں صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے اور لوگ آپ ﷺ کے پاس اپنی امانتیں رکھوایا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو آپ ﷺ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی وحی لے کر آئے

Marfat.com

اور آپ ﷺ کو منصب نبوت پر فائز کیا گیا۔

ابتداء میں حضور نبی کریم ﷺ نے خفیہ طور پر دعوتِ تبلیغ شروع فرمائی۔ آپ ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔ ان کے علاوہ آپ ﷺ کی بچیوں نے دین اسلام قبول کیا۔ آپ ﷺ کے دوست حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ان کی وساطت سے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ان کے علاوہ چند اور لوگ تھے جنہوں نے ابتداء میں آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کو جب اعلانیہ دعوت کا حکم ہوا تو آپ ﷺ نے قریش کی دعوت کی اور انہیں اپنی نبوت سے آگاہ کیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ قریش نے انکار کیا اور آپ ﷺ کے جانی دشمن ہو گئے۔ اس موقع پر آپ ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب نے آپ ﷺ کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا اور حتی الامکان آپ ﷺ کو قریش اور مشرکین مکہ کے ظلم وستم سے بچائے رکھا۔ بعدازاں آپ ﷺ کو اپنے اہل و عیال سمیت شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔

۵ نبوی میں حضور نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے ایک گروہ کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ اس قافلہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بیٹی حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور داماد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ ۶ نبوی میں حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو مشرکین مکہ کے مظالم میں کسی حد تک کمی واقع ہوئی مگر پھر بھی وہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

۱۰ نبوی میں حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب نے اس جہان فانی سے کوچ فرمایا اور ان کے کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہا بھی اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئیں جس کی وجہ سے اس سال کو عام الحزن کا نام دیا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محنت سے روز بروز مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اس دوران جب لوگ حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں بھی دعوتِ حق دیتے رہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوتِ حق کے نتیجہ میں مدینہ منورہ جس کا اس وقت نام یثرب تھا کہ کچھ لوگ مسلمان ہو گئے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ آنے کی دعوت دی۔

۱۴ نبوی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل کے حکم سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کے سفر میں یارِ غار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمراہ تھے جبکہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بستر پر لٹایا۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل وعیال کو بھی مدینہ منورہ بلا لیا۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا جس کی مثال تاریخ انسانی میں کہیں نہیں ملتی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی مدینہ منورہ میں جس جگہ بیٹھی تھی وہ جگہ دو یتیم بھائیوں کی تھی جسے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر خریدا اور وہاں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیاد رکھی گئی۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متصل ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجرہ مبارک کی تعمیر ہوئی۔ اس مسجد کے ساتھ اصحابِ صفہ کا چبوترہ تعمیر کیا گیا۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعمیر کے ساتھ ہی حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو موذن منتخب کیا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کی پہلی اذان کہی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قیام کے ساتھ ہی مدینہ منورہ کے اطراف میں موجودہ یہود قبائل کے ساتھ امن معاہدے کئے جن میں اس بات کو طے کیا گیا کہ کوئی فریق دوسرے کے مذہب کے بارے میں کوئی بات نہیں کرے گا اور اگر ایک فریق حالت جنگ میں ہو گا تو دوسرا فریق اس کی مدد کرے گا۔

Marfat.com

رمضان المبارک ۲ھ میں حق و باطل کے درمیان پہلا معرکہ ہوا۔ یہ معرکہ بدر کے مقام پر ہوا جہاں مشرکین مکہ ایک ہزار کا لشکر لے کر مسلمانوں کے مقابلہ میں آئے۔ لشکر اسلام میں تین سو تیرہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جنگ شروع ہونے سے قبل اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس مٹھی بھر لشکر کی نصرت کے لئے دعا فرمائیے۔ اللہ عزوجل نے لشکر اسلام کی مدد فرمائی اور بے سروسامانی کے باوجود انہیں کفار پر غلبہ عطا فرمایا۔ معرکہ بدر میں مشرکین مکہ کے نامی گرامی سردار جہنم واصل ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ اور یہود قبائل کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا یہودیوں نے غزوہ بدر کے موقع پر اس کی خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کی مدد نہ کی۔ چنانچہ غزوۂ بدر کے فوراً بعد حضور نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کے ایک بڑے قبیلہ بنو قیقاع کے خلاف لشکر اسلام ترتیب دیا۔ بنو قیقاع قلعہ بند ہو گئے مگر پندرہ روز کے محاصرہ سے ہی مغلوب ہو گئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں جلاوطن کر دیا۔

۳ھ ماہِ شوال میں حق و باطل کے درمیان ایک اور معرکہ احد کے مقام پر پیش آیا۔ مشرکین مکہ اس مرتبہ اپنے سرداروں کا بدلہ لینے کے لئے ایک مرتبہ پھر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ لشکر اسلام نے اس مرتبہ پھر بے سروسامانی کی حالت کے باوجود کفار کا بھرپور مقابلہ کیا اور انہیں شکست فاش سے دوچار کیا۔ جس وقت لشکر اسلام مالِ غنیمت اکٹھا کر رہا تھا اس وقت حضور نبی کریم ﷺ نے جس لشکر کو احد کی گھاٹی پر پہرہ دینے پر مقرر کیا تھا وہ بھی اپنی جگہ چھوڑ کر ان میں شامل ہو گیا۔ مشرکین مکہ نے پلٹ کر اس گھاٹی سے لشکر اسلام پر حملہ کر دیا جس سے لشکر اسلام کا بھاری جانی نقصان ہوا۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ کی شہادت کی افواہ بھی پھیل گئی جو بعد میں جھوٹی ثابت ہوئی۔ اس غزوہ کے دوران حضور نبی کریم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپ ﷺ کے جانثاروں نے آپ ﷺ کا بھرپور دفاع کیا اور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔

غزوۂ احد میں حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید

Marfat.com

ہوئے۔ آپ ﷺ نے شہدائے احد کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی اور ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ شہدائے احد کو بغیر غسل دفن کیا گیا۔

ربیع الاول ۴ھ میں حضور نبی کریم ﷺ نے بنونضیر کے خلاف لشکر اسلام ترتیب دیا کیونکہ بنونضیر نے بھی حضور نبی کریم ﷺ سے معاہدہ کے مطابق خلاف ورزی کی تھی۔ بنونضیر کچھ روز کی لڑائی کے بعد صلح پر آمادہ ہو گئے اور انہیں بھی علاقہ بدر کر دیا گیا جن میں سے کچھ لوگ خیبر اور کچھ لوگ ملک شام کی جانب چلے گئے۔

ذی قعدہ ۵ھ میں حق و باطل کے درمیان ایک مرتبہ پھر معرکہ پیش آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو جب مشرکین مکہ کی جنگی تیاریوں کے بارے میں خبر ملی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے مدینہ منورہ میں ہی رہ کر دفاع کا ارادہ کیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو مدینہ منورہ کے اطراف میں خندق کھدوانے کا مشورہ دیا جسے حضور نبی کریم ﷺ نے پسند کیا۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شانہ بشانہ خندق کی کھدائی میں حصہ لیا۔ جس وقت مشرکین مکہ حملہ آور ہوئے تو وہ شہر کے گرد خندق دیکھ کر پریشان ہو گئے اور شہر کے باہر ہی خیمہ زن ہو گئے۔ کچھ روز کے محاصرے کے بعد ایک روز تیز آندھی آئی جس سے ان کے خیمے اکھڑ گئے اور ان کے جانور بھاگ گئے جس کی وجہ سے مشرکین مکہ ایک مرتبہ پھر ذلیل وخوار واپس لوٹ گئے۔

غزوہ خندق کے دوران بنوقریظہ نے وعدہ خلافی کی اور مشرکین مکہ کی مدد کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی سرکوبی کے لئے ایک لشکر ترتیب دیا۔ لشکر اسلام تین ہزار سپاہ پر مشتمل تھا۔ جب لشکر اسلام نے بنوقریظہ کا محاصرہ کیا تو انہوں نے پچیس دن کے محاصرے کے بعد ہتھیار ڈال دیئے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو منصف مقرر کیا گیا جنہوں نے فیصلہ دیا کہ بنوقریظہ کے تمام مردوں کو قتل کر دیا جائے ان کی عورتوں اور بچوں کو بطور مالِ غنیمت سمجھا جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو سراہا اور فرمایا کہ تم نے اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق فیصلہ سنایا۔

Marfat.com

ذی قعدہ ٦ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ قریباً چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عمرہ کی سعادت کے لئے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ کو اطلاع ملی کے مشرکین مکہ جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا تا کہ وہ انہیں بتا سکیں کہ ہم جنگ کے ارادہ سے نہیں بلکہ طوافِ کعبہ کی نیت سے آئے ہیں۔ جس وقت حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کو مشرکین مکہ نے یرغمال بنالیا۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ کے پاس افواہ پہنچی کہ مشرکین مکہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور ان سے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بدلہ لینے کے لئے بیعت کی۔ اس بیعت کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔ جب مشرکین مکہ کو اس بیعت کے متعلق علم ہوا تو انہوں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو واپس بھیج دیا اور حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا کہ وہ اگلے سال آئیں اور صرف تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کریں۔ چونکہ یہ معاہدہ حدیبیہ کے مقام پر ہوا اس لئے اس معاہدہ کو تاریخ میں معاہدہ حدیبیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

٧ ھ میں غزوۂ خیبر کا معرکہ پیش آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی سربراہی میں لشکر اسلام نے یہودیوں کے سب سے بڑے گڑھ خیبر کی جانب پیش قدمی کی اور معاہدوں کی خلاف ورزی پر ان کی سرکوبی کا ارادہ کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے لشکر اسلام کا پرچم حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا جن کی سربراہی میں خیبر کا سب سے بڑا قلعہ قموص فتح ہوا۔ قموص کی فتح کے بعد یہودیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔

٧ ھ میں ہی مسلمانوں کا جو گروہ ملک حبشہ کی جانب ہجرت کر گیا تھا اس کے باقی ماندہ لوگ بھی مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ اسی سال حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت تک مشرک تھے ان کی صاحبزادی ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

Marfat.com

۷ ھ میں ہی حضور نبی کریم ﷺ نے مختلف بادشاہوں کو دعوتِ اسلام کے خطوط لکھے۔ان میں حبشہ کے شاہ نجاشی' شاہِ بحرین' شاہِ عمان نے دین اسلام قبول کر دیا اور حضور نبی کریم ﷺ سے ہر ممکن مدد کا وعدہ کیا جبکہ شاہِ ایران نے آپ ﷺ کا خط پھاڑ دیا اور اپنے بیٹے کے ہاتھوں جہنم واصل ہوا۔شاہِ مصر نے آپ ﷺ کے خط کے جواب میں دو کنیزیں بطورِ تحفہ اور چند تحائف بھیجے۔انہی کنیزوں میں ام المومنین حضرت سیّدہ ام ماریہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں جو آپ ﷺ کی زوجہ بنیں۔شاہِ روم نے آپ ﷺ کے خط کے جواب میں خاموشی اختیار کیے رکھی اور کوئی جواب نہ دیا۔

ذی قعدہ ۷ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ہمراہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔آپ ﷺ نے عمرہ ادا کیا اور اپنی آخری شادی ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے کی۔

۸ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ نے مختلف مہمات روانہ کیں جن میں معرکہ موتہ' معرکہ ذاتِ سلاسل اور معرکہ سیف البحر نمایاں ہیں۔

رمضان المبارک ۸ ھ میں قریش کے حلیف قبیلہ بنو بکر نے مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ پر چڑھائی کر دی اور انہیں شدید نقصان پہنچایا۔بنو خزاعہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے مدد کی درخواست کی۔حضور نبی کریم ﷺ نے قریش کی جانب اپنا قاصد روانہ کیا اور ان سے کہا کہ مقتولوں کا خون بہا ادا کیا جائے اور قریش بنو بکر کی حمایت ترک کر دیں۔اگر قریش اس کے انکاری ہیں تو پھر معاہدہ حدیبیہ کو ختم سمجھا جائے۔قریش کے سرداروں نے معاہدہ حدیبیہ کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔جس وقت قاصد واپس روانہ ہوا تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے مدینہ منورہ روانہ کر دیا گیا تا کہ وہ اس معاہدہ کو برقرار رکھ سکیں۔حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ام المومنین حضرت سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کیا۔حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے سفارش کی کہ وہ حضور

Marfat.com

نبی کریم ﷺ سے کہہ کر معاہدہ کو بحال کروادیں مگران سب نے اس کی سفارش کرنے سے انکار کردیا اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ ناکام واپس لوٹ آئے۔

رمضان المبارک ۸ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ نے دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک لشکر تیار کیا اور اپنی سربراہی میں مکہ مکرمہ کی جانب پیش قدمی شروع کی۔راستہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ جو کہ دین اسلام قبول کرنے کے بعد ہجرت کے لئے مدینہ منورہ جارہے تھے وہ مل گئے۔حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور آپ رضی اللہ عنہ آخری مہاجر ہیں کیونکہ اب فتح مکہ کے بعد ہجرت کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے گی۔جس وقت لشکر اسلام نے مکہ مکرمہ کے باہر پہنچ کر قیام کیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ کوئی بھی بے جا خون نہیں بہائے گا اور جو ان سے مقابلہ کرے گا وہ اس سے مقابلہ کریں گے۔اس دوران حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ لشکر اسلام میں تشریف لائے اور اتنے بڑے لشکر کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو لیا اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اب بھی اسلام نہیں لاؤ گے کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم اللہ عزوجل کی وحدانیت اور میری رسالت کا اقرار کرو۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اسی وقت آپ ﷺ کے دست حق پر توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

۲۶ رمضان المبارک ۸ ھ کو حضور نبی کریم ﷺ لشکر اسلام کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ کوئی قتال نہ ہوا۔مشرکین مکہ لشکر اسلام کے جاہ و جلال سے مرعوب ہو چکے تھے۔حضور نبی کریم ﷺ نے عام معافی کا اعلان کیا اور اس ضمن میں سب سے پہلے اپنے چچا حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا خون معاف کیا۔ بعد ازاں آپ ﷺ اپنی چچا زاد بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے جہاں آپ ﷺ نے غسل کیا اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ہمراہ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے۔ بیت اللہ

Marfat.com

شریف میں آپ ﷺ نے دو رکعات نفل شکرانے کے ادا کئے اور خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کیا۔ نماز کا وقت ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دیں اور اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اعلان کریں۔

فتح مکہ کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کو اطلاع ملی کہ حنین اور طائف کے قبائل لشکر اسلام کے خلاف جنگ کی تیاری کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان قبائل کی سرکوبی فرمائی اور ان علاقوں میں بھی دین اسلام کا پرچم بلند کیا۔

رمضان المبارک ۹ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ ایک لشکر عظیم کے ہمراہ شام کی جانب روانہ ہوئے۔ شام کے سفر کے دوران مختلف علاقوں کو فتح کرتا ہوا لشکر اسلام تبوک کے مقام پر پہنچ گیا۔ تبوک کے مقام تک مسلسل سفر کی وجہ سے لشکر اسلام کافی تھک چکا تھا اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے لشکر اسلام کو واپس چلنے کا حکم دیا اور اسی کو کافی جانا۔ یہ حضور نبی کریم ﷺ کا آخری غزوہ تھا جس میں آپ ﷺ بذاتِ خود شامل ہوئے۔ اس غزوہ کے بعد آپ ﷺ نے مختلف سپہ سالاروں کی سربراہی میں لشکر بھیجے جنہوں نے دین اسلام کی فتوحات میں اضافہ کیا۔

ذی الحجہ ۹ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو حج بیت اللہ کی ادائیگی کے لئے روانہ کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مناسک حج سکھائے اور انہیں تلقین فرمائی کہ وہ بیت اللہ شریف میں جا کر سب لوگوں کو مناسک حج سکھادیں۔

فتح مکہ کے بعد عرب کے مختلف علاقوں سے وفود حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے اور اپنے اپنے قبائل سمیت دائرہ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ یوں بغیر جنگ و جدل کے کچھ ہی عرصہ میں دین اسلام جزیرہ نمائے عرب میں پھیل چکا تھا۔ اسی دوران حج کا موقع آ گیا۔ ذی قعدہ ۱۰ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ نے حج پر جانے کا اعلان

Marfat.com

فرمایا۔ اس موقع پر قریباً ایک لاکھ افراد مدینہ منورہ جمع ہو گئے۔ ۲۶ ذی قعدہ ۱۰ھ کو حضور نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر تعداد کے ساتھ مدینہ منورہ سے حج بیت اللہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کے نواح میں واقع ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا۔ یہاں آپ ﷺ نے غسل کیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے احرام باندھا اور حج کی نیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اس موقع پر آپ ﷺ کی زبان پر تکبیر با آوازِ بلند جاری تھی:

''ہم حاضر ہیں اے اللہ! ہم حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں ہم حاضر ہیں تمام تعریفیں، نعمتیں اور حکومتیں تیری ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور عمرہ ادا کیا۔ ۹ ذی الحجہ کو آپ ﷺ نے میدانِ عرفات میں ذیل کا خطبہ دیا جسے خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگو! زمانہ جاہلیت کے تمام دستور میرے قدموں تلے ہیں۔ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ (آدم علیہ السلام) ایک ہے۔ اب نہ کسی عربی کو کسی عجمی اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے نہ ہی کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ ہی کسی کالے کو کسی گورے پر سوائے تقویٰ کے اور تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تم اپنے غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انہیں پہننے کے لئے وہی دو جو تم خود پہنتے ہو۔ میں نے زمانہ جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں۔ میں زمانہ جاہلیت کے سود کے کاروبار کو بھی ختم کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے چچا حضرت

Marfat.com

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا سود ختم کرتا ہوں۔ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو ان کا تم پر حق ہے اور تمہارا حق ان پر ہے۔ تمہاری جان و مال ایک دوسرے پر حرام ہے جس طرح یہ دن اور یہ شہر اور اس دن جب تم اپنے رب سے ملنے والے ہو۔ میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں جسے تم اگر مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور میری سنت۔ اللہ نے ہر حق دار کو حق دیا ہے پس وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں ہے۔ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے اور اس کا حساب اللہ کے ہاں ہوگا۔ لڑکا اپنے باپ کے علاوہ کسی سے نہ پکارا جائے گا اور نہ غلام کو اپنے آقا کے سوا کوئی نسبت ہوگی۔ جو کوئی ایسا کرے گا اس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔ عورت کو یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر کچھ لے اور قرض کی اور مانگی ہوئی چیز کو واپس کیا جائے۔ تحفہ کا بدلہ تحفہ ہے اور ضامن پر تاوان واجب ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اس خطبہ کے اختتام پر تمام حاضرین سے دریافت فرمایا کہ جب تم سے میرے متعلق دریافت کیا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ سب حاضرین نے بیک وقت کہا کہ ہم گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کا پیغام ہم تک پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے ان کی بات سننے کے بعد آسمان کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا کہ اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے بعد قرآن مجید کی آخری آیات نازل ہوئیں جن میں دین اسلام کے مکمل ہونے اور نعمت کو پورا کرنے کا بیان ہوا اور اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میں آپ (ﷺ) سے راضی ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بعد ازاں منیٰ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

Marfat.com

''تمہارا خون' تمہارا مال اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن' یہ مہینہ اور شہر۔ اگر تم پر کوئی حبشی غلام بھی حاکم بنا دیا جائے تو تم اس کی اطاعت کرنا جب تک وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق چلائے۔''

حج بیت اللہ سے واپسی پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ پھر شام پر حملہ کے لئے لشکر اسلام ترتیب دیا جس کی سپہ سالاری حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے سپرد کی۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں یہ لشکر ۲۶ صفر المظفر ۱۱ھ کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور رات ہونے کی وجہ سے مدینہ منورہ کے اطراف میں ہی قیام کیا۔ اگلے روز جب اس لشکر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی اطلاع ملی تو یہ لشکر وہیں رک گیا۔ ۲۶ صفر المظفر کی رات کو لشکر کی روانگی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لے گئے اور ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ جنت البقیع سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ام المومنین حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام پذیر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو وہاں بلایا اور ان سب سے مشورہ کے بعد ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک میں منتقل ہو گئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک میں منتقل ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مزید ناساز ہونا شروع ہوگئی اور یوں محسوس ہونے لگا کہ حکم الٰہی آن پہنچا ہے۔ ۸ ربیع الاول ۱۱ھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقاہت کے باعث حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام مقرر فرمایا اور لوگوں کو ان کی امامت میں نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔ اگلے روز جمعہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف نہ لائے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حسب فرمان نماز کی تیاری شروع کی۔ اس دوران حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ مجھے سہارا دے کر مسجد میں لے چلو۔ یہ دونوں حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دے کر

Marfat.com

مسجد میں لے آئے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آہٹ سنی تو امامت سے پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے انہیں نماز پڑھانے کا حکم دیا اور خود ان کی امامت میں نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر سا خطاب کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطاب تھا۔ بعدازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ احد میں تشریف لے گئے اور شہدائے احد کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ وہاں سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت قدرے سنبھل گئی مگر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ایک مرتبہ پھر شدید ناساز ہو گئی۔ صبح فجر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ سرکایا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں لوگوں کو نماز ادا کرتے دیکھ کر مسکرائے اور پردہ ڈال دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مسواک چبا کر دینے کا کہا تو ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مسواک چبا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گود میں سر رکھ دیا اور اسی حالت میں وصال فرما گئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ میں محاسن اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ نے جب ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق کیسا تھا؟ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تو قرآن نہیں پڑھتا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور انسانوں سے افضل ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر بھی کہا جاتا ہے۔ روزِ محشر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود عطا کیا جائے گا اور جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام حوضِ کوثر پر ہوگا۔ روزِ محشر تمام نسب وحسب منسوخ کر دیئے جائیں گے سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب وحسب کے۔ روزِ محشر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے پل صراط سے گزریں گے جس کی بدولت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا پل صراط سے گزرنا آسان ہو جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے نکلیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

Marfat.com

ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھتے ہوں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی تمام دنیاوی زندگی آزمائش سے بھرپور ہے۔ آپ ﷺ کی پیدائش سے قبل آپ ﷺ کے والد بزرگوار حضرت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے۔ ابھی آپ ﷺ محض چھ برس کے تھے کہ والدہ ماجدہ حضرت سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا وصال فرما گئیں۔ آٹھ برس کی عمر میں دادا حضرت عبدالمطلب وصال فرما گئے۔ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے دو بیٹے تولد ہوئے جو کم سنی میں ہی وصال فرما گئے۔ ۱۰ نبوی میں چچا حضرت ابوطالب وصال فرما گئے اور ان کے وصال کے کچھ دنوں بعد ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وصال فرما گئیں۔ اعلانِ نبوت کے بعد تیرہ سال تک مشرکین مکہ کے مظالم برداشت کرتے رہے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں تین صاحبزادیوں کا وصال آپ ﷺ کے سامنے ہوا۔ غزوات میں شامل رہے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دلجوئی فرماتے رہے۔ کبھی پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھ پر دنیا کو پیش کیا گیا مگر میں نے فقر کو ترجیح دی۔ الغرض آپ ﷺ نے اپنی تمام زندگی مصائب و مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے بسر کی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے لئے حضور نبی کریم ﷺ کا اسوہ بہترین نمونہ ہیں کہ کس طرح مصائب میں صبر کیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہر قسم کے عیوب سے پاک تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے خلق عظیم سے غیر مسلم بھی متاثر تھے۔ آپ ﷺ کو صادق اور امین کے القاب دیئے گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی تمام زندگی مہمان نوازی اور سادگی میں بسر فرمائی۔ معاشرے میں عدل وانصاف قائم کیا۔ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل عرب میں بے شمار رسومات اور برائیاں پائی جاتی تھیں جن کی وجہ سے معاشرہ عدم استحکام کا شکار تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی بعثت کے بعد معاشرے میں عدل وانصاف کو فروغ دیا اس لئے تاریخ انسانی میں آپ ﷺ کے دور کو سب سے بہترین دور قرار دیا جاتا ہے۔

۞۞۞

Marfat.com

بارگاہِ نبوت سے حصولِ فیض

دہر میں کیسے ہو آخر اس طبیعت کی مثال
جو طبیعت خلق ربانی کے سانچے میں ڈھلی

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب رخصت ہو کر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ آئیں تو آپ رضی اللہ عنہا کا جس حجرۂ مبارک میں قیام ہوا وہ صرف ایک کمرے پر مشتمل تھا۔ اس کمرے کی چھت کھجور کے پتوں پر مشتمل تھی اور دیواریں کچی تھیں۔ کمرے کے دروازے کو پردہ سے ڈھانپا گیا تھا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ حجرہ مسجد نبوی ﷺ سے متصل تھا جہاں اب حضور نبی کریم ﷺ کا روضہ مبارک موجود ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امورِ خانہ داری خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی تھیں۔ گھر میں چونکہ فقر و فاقہ کی کیفیت تھی اس لئے آپ رضی اللہ عنہا نے بھی کبھی حضور نبی کریم ﷺ سے کسی قسم کی فرمائش نہ کی اور صبر و قناعت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ گھر کا کل سامان ایک چارپائی' ایک چٹائی' ایک بستر' ایک تکیہ' ایک برتن' ایک پانی پینے کا پیالہ تھا۔ اس حجرہ میں صرف دو افراد کا قیام تھا جن میں حضور نبی کریم ﷺ بذاتِ خود اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شامل تھے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جس وقت رخصت ہو کر آئیں اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک صرف نو برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس چھوٹی عمر میں بھی گھر کا نظم و نسق نہایت عمدہ طریقہ سے سنبھالا۔ گھر کے خارجی امور کی ذمہ داری حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا بذاتِ خود حضور نبی کریم ﷺ کے سر مبارک پر تیل لگاتیں اور

Marfat.com

کنگھی کیا کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ حضور نبی کریم ﷺ کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا آپ رضی اللہ عنہا کے معمولات میں شامل تھا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جس وقت بیاہ کر گھر آئیں اس وقت گھر میں حضور نبی کریم ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کنواری موجود تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے کم سنی کے باوجود بحیثیت ماں ان کی ذمہ داری نہایت احسن طریقہ سے نبھائی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہا کی دوستی بھی تھی اور وہ اپنی ہر بات آپ رضی اللہ عنہا سے کیا کرتی تھیں۔ اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے کاشانہ میں صرف ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں جنہوں نے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی پرورش میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ رہنے دی تھی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے باقاعدہ تعلیم حضور نبی کریم ﷺ سے حاصل کی۔ رخصتی سے قبل آپ رضی اللہ عنہا دین اسلام کے بنیادی عقائد سے آگاہی رکھتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور مختلف دینی مسائل سے آگاہی حاصل کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ آپ رضی اللہ عنہا بھی اپنی ذہانت کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی بات کو جلد سمجھ جاتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جب بھی کوئی دینی مسئلہ دریافت کرنا ہوتا آپ رضی اللہ عنہا اس کی بابت حضور نبی کریم ﷺ سے سوال و جواب کرتیں اور اپنے دل کی تشنگی دور کرتی تھیں۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ خواتین سے متعلقہ جتنے بھی شرعی مسائل ہیں وہ آپ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہیں جنہیں آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کرنے کے بعد بیان فرمایا۔

۞۞۞

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ رضی اللہ عنہا سے محبت اور واقعہ افک

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب رخصت ہو کر آئیں اس وقت آپ رضی اللہ عنہا چونکہ کم سن تھیں اور دیگر خواتین کی طرح گھریلو امور میں ماہر نہ تھیں اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' آپ رضی اللہ عنہا پر نہایت شفقت فرماتے اور ہمہ وقت راہنمائی کے لئے تیار رہتے تھے تاکہ آپ رضی اللہ عنہا کو کسی بھی طرح گھریلو امور میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی اور یہ اسی محبت کی نشانی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی آپ رضی اللہ عنہا سے سخت رویہ نہ رکھا اور آپ رضی اللہ عنہا کو دینی مسائل سے آگاہی بخشی۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت کرتی تھیں اور ہمہ وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا یہ عالم تھا کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت وصال قریب آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی اجازت سے آپ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں قیام پذیر ہوئے۔ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک میں تھا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہی بوقت وصال مسواک کو نرم کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوۂ احد میں زخمی ہوئے تو

Marfat.com

آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کے زخموں کی مرہم پٹی کی۔

واقعہ افک:

شعبان ۵ ہجری میں افک کا واقعہ پیش آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ غزوہ بنی المصطلق کے لئے روانہ ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ تھی۔ اس سفر میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھیں۔ غزوہ بنی المصطلق سے واپسی پر مدینہ منورہ سے کچھ دور رات کے وقت یہ قافلہ قیام پذیر ہوا تو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رفع حاجت کے لئے قافلہ سے قدرے فاصلہ پر چلی گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت اپنی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ایک ہار تھا جو آپ رضی اللہ عنہا کے گلے میں تھا۔ دورانِ رفع حاجت وہ ہار وہیں کہیں گر گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس ہار کی تلاش شروع کر دی۔ اس دوران قافلہ نے روانگی کی تیاریاں شروع کر دیں اور ساربانوں نے آپ رضی اللہ عنہا کی ڈولی یہ سمجھ کر دوبارہ اونٹ پر رکھ دی کہ آپ رضی اللہ عنہا اس میں موجود ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا اس ہار کو ڈھونڈنے کے بعد واپس پہنچیں تو قافلہ وہاں سے کوچ کر چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا پریشان ہوگئیں۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے پردے کا بھی ہوش نہ رہا۔ دفعتاً وہاں سے حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو کہ قافلہ کے پیچھے پیچھے تھے تا کہ اگر کسی کا کوئی سامان رہ جائے تو اسے اٹھا سکیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو دیکھ لیا۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو دیکھتے ہی انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جب ان کی آواز سنی تو فوراً اپنی چادر سے چہرہ ڈھانپ لیا۔ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ آپ رضی اللہ عنہا کے قریب لا کر بٹھا دیا جس پر آپ رضی اللہ عنہا سوار ہوگئیں اور انہوں نے اس اونٹ کی مہار تھام لی۔ جب حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہا کو لے کر لشکر اسلامی سے جا ملے تو اس وقت ساربانوں کو خبر ہوئی کہ ڈولی میں آپ رضی اللہ عنہا موجود نہیں ہیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قافلے سے بچھڑ جانا گو معمولی واقع تھا مگر منافقین نے اس واقعہ کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا شروع کر دیا۔ منافقین کا سردار عبداللہ

Marfat.com

بن ابی منافق اور دیگر منافق کہنے لگ گئے کہ نعوذ باللہ آپ رضی اللہ عنہا پاک دامن نہیں رہیں۔آپ رضی اللہ عنہا نے جب ان کے الزامات سنے تو شدید بیمار ہوگئیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان الزامات کی وجہ سے قدرے پریشان تھے جس کی وجہ سے وہ آپ رضی اللہ عنہا کی پہلے جیسی تیمارداری نہ کر سکے۔آپ رضی اللہ عنہا اپنے والدین کے گھر آگئیں جہاں ایک ماہ تک آپ رضی اللہ عنہا بستر پر بیمار پڑی رہیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی باتیں سن رہے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اللہ عزوجل کے کلام کا انتظار تھا۔قریباً ایک ماہ گزرنے کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کلام سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پسینہ جاری ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا اور پھر اللہ عزوجل کا فرمان لوگوں کو سنایا جس میں اللہ عزوجل نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کی گواہی دی اور تہمت لگانے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اللہ عزوجل نے تمہاری پاک دامنی کی گواہی دی ہے اور تم پر تہمت لگانے والے عنقریب ذلیل و خوار ہوں گے۔میں صرف اللہ عزوجل کی گواہی کا انتظار کر رہا تھا۔

واقعہ افک کے پیش آنے کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اس بات کا شدید غم تھا کہ ان کی پاکباز بیٹی پر تہمت لگائی گئی ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ کبھی زبان پر شکوہ نہ لائے سوائے ایک مرتبہ یہ کہا کہ اللہ عزوجل کی قسم! ایسی بات کبھی ہمارے بارے میں زمانہ جاہلیت میں بھی نہیں کی گئی۔چنانچہ جب اللہ عزوجل کی جانب سے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکبازی کی گواہی دی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سر سجدہ میں جھکا دیا کہ اللہ عزوجل نے ان کے خاندان کی عزت کی گواہی دی۔

گوشہ گوشہ چھان ڈالو کونا کونا دیکھ لو
اک وہی در پاؤ گے جائے پناہ عام و خاص

Marfat.com

تحریم اور ایلاء کا واقعہ

واقعہ تحریم:

حضور نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ بعد نمازِ عصر آپ ﷺ تھوڑی دیر اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس جا کر بیٹھتے تھے۔ آپ ﷺ کے عدل کا حال یہ تھا کہ کسی زوجہ کی طرف زیادہ جھکاؤ نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں چند روز تک معمول سے زیادہ دیر تک تشریف فرما رہے اس لئے اوقاتِ مقررہ پر دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو آپ ﷺ کی آمد کا انتظار رہا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب آپ ﷺ کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ام المومنین حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے کسی عزیز نے شہد بھیجا ہے اور شہد چونکہ حضور نبی کریم ﷺ کو بے انتہا مرغوب ہے اور وہ روزانہ آپ ﷺ کے سامنے شہد پیش کرتی ہیں اور آپ ﷺ اپنے اخلاق کی وجہ سے انکار نہیں فرماتے اس لئے روزانہ کے معمول میں ذرا فرق آ گیا ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا کہ اس کی کوئی تدبیر کرنی چاہئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نظافت پسند تھے اور ذرا سی بو بھی آپ ﷺ کو نہایت ناگوار خاطر ہوتی تھی۔ شہد کی مکھیاں جس قسم کا پھول چوستی ہیں شہد کی مٹھاس میں اسی قسم کی لذت اور بو ہوتی ہے۔ عرب میں مغافیر ایک قسم کا پھول ہوتا ہے جس کی بو میں ذرا ناپسندیدگی سی زختگی ہوتی ہے۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دونوں کو سمجھا دیا کہ حضور نبی کریم ﷺ جب تشریف لائیں تو یہ پوچھا جائے کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے منہ سے یہ

Marfat.com

کیسی بو آتی ہے؟ جب آپ ﷺ فرمائیں کہ شہد کھایا ہے تو کہیں کہ شاید مغافیر کا شہد ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ ﷺ کو شہد سے کراہت پیدا ہوئی اور آپ ﷺ نے عہد کیا کہ اب کبھی شہد نہ کھاؤں گا۔

اگر یہ کوئی معمولی بات ہوتی تو اللہ عزوجل سورۂ تحریم کی آیات نازل نہ فرماتے جس میں اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا:

''اے پیغمبر! اللہ نے آپ (ﷺ) کے لئے جو حلال کیا ہے اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لئے اس کو خود پر حرام نہ کریں' اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے اور اس نے قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اللہ تمہارا مالک ہے اور علم وحکمت والا ہے۔''

اس واقعہ کے دوران ہی حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کوئی راز کی بات کہی جو انہوں نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کر دی۔ چنانچہ اسی سورۂ میں ذیل کا فرمانِ الٰہی ہوا:

''اور پیغمبر نے اپنی کسی بیوی سے ایک راز کی بات کہی جب اس نے دوسرے سے اس کو کہہ دیا اور اللہ نے پیغمبر پر اس واقعہ کو ظاہر کر دیا تو پیغمبر نے اس بیوی کو اس کا قصور کچھ بتایا اور کچھ نہیں بتایا اس نے کہا آپ سے کس نے یہ کہہ دیا پیغمبر نے جواب دیا مجھ کو اس باخبر دانا نے بتایا۔''

واقعہ ایلاء:

واقعہ تحریم کے بعد ایلاء کا واقعہ پیش آیا۔ یہ ۹ ھ کا واقعہ ہے اس وقت عرب کے دور دراز صوبے زیرنگیں ہو چکے تھے' مالِ غنیمت' فتوحات اور سالانہ محاصل کا بے شمار ذخیرہ وقتاً فوقتاً مدینہ آتا رہتا تھا۔ فتح خیبر کے بعد غلہ اور کھجوروں کی جو مقدار ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے مقرر تھی' ایک تو وہ خود کم تھی' پھر فیاضی اور کشادہ دستی کے سبب سال بھر تک بہ مشکل

Marfat.com

کفایت کر سکتی تھی' آئے دن گھر میں فاقہ ہوتا تھا' ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں بڑے بڑے رؤسائے قبائل کی بیٹیاں بلکہ شہزادیاں داخل تھیں' جنہوں نے اس سے پہلے خود اپنے یا پہلے شوہروں کے گھروں میں ناز و نعم کی زندگیاں بسر کی تھیں' اس لئے انہوں نے مال و دولت کی یہ بہتات دیکھ کر آپ سے مصارف میں اضافہ کی خواہش کی۔ یہ واقعہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سنا تو نہایت مضطرب ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے اپنی صاحبزادی کو سمجھایا کہ تم حضور نبی کریم ﷺ سے مصارف کا تقاضا کرتی ہو تم کو جو کچھ مانگنا ہو مجھ سے مانگو' اللہ کی قسم! حضور نبی کریم ﷺ میرا لحاظ فرماتے ہیں ورنہ وہ تم کو طلاق دے دیتے۔ اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک ایک بی بی کے دروازے پر گئے اور ان کو نصیحت کی۔

ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عمر (رضی اللہ عنہ)! تم ہر چیز میں تو دخل دیتے ہی تھے اب آپ ﷺ کی بیویوں کے معاملہ میں بھی دخل دیتے ہو۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس جواب سے افسردہ ہو کر خاموش ہو گئے۔ ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دونوں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ درمیان میں ہیں اور دائیں بائیں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بیٹھی اپنے اخراجات کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ یہ دونوں صاحبان اپنی صاحبزادیوں کو مارنے پر آمادہ ہو گئے تو انہوں نے کہا کہ ہم آئندہ حضور نبی کریم ﷺ کو زائد مصارف کی تکلیف نہ دیں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اپنے اس مطالبہ پر قائم رہیں اور انہی دنوں میں حضور نبی کریم ﷺ گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے متصل ایک بالا خانہ میں قیام کیا اور عہد کیا کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جاؤں گا۔ آپ ﷺ کے اس عہد پر منافقین نے مشہور کر دیا کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے سنا تو وہ سب جمع ہو گئیں اور رونا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت بھی مسجد نبوی

Marfat.com

ﷺ میں جمع ہوگئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بالا خانے میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو طلاق دے دی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں یہ جھوٹ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے حکم پر اس کی منادی کرادی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سن کر والہانہ نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں دنوں کی گنتی کرتی رہی یہاں تک کہ آپ ﷺ انتیس دن بعد بالا خانے سے نیچے آئے اور میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ ابھی مہینہ پورا نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم اپنے والدین سے مشورہ کرلو کیونکہ اللہ عزوجل نے مجھ پر سورۂ الاحزاب کی آیات نازل فرمائی ہیں جن میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

> ''اے پیغمبر (ﷺ)! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم کو دنیاوی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی ہوس ہے تو آؤ میں تم کو رخصتی کے جوڑے دے کر رخصت کردوں اور اگر اللہ اور رسول (ﷺ) اور آخرت پسند ہے تو اللہ نے تم سے نیک عورتوں کے لئے بڑا ثواب مہیا کر رکھا ہے۔''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب اللہ عزوجل کا فرمان سنا تو کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو اختیار کرتی ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب آپ رضی اللہ عنہا کا جواب سنا تو آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال

۲۸ صفر المظفر ۱۱ھ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لے گئے۔ جنت البقیع سے واپسی پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ناساز ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے اجازت لے کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام فرما لیا۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود طبیعت ناسازی کے باقاعدگی سے نماز کے وقت امامت فرماتے رہے۔ جب طبیعت کچھ زیادہ ہی ناساز ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ امامت کریں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی لاڈلی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا۔ جب حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے تشریف لائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا جس پر وہ رو پڑیں۔ پھر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ مسکرا پڑیں۔ میں نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ ٹال گئیں۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو میں نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ایک مرتبہ پھر اصرار کر کے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مجھے اپنے وصال کی خبر دی جس کو سن کر میں رو دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور میرے اہل میں سب سے پہلے تم مجھ سے آن ملو گی جس کو سن کر میں مسکرا دی۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن دورانِ بیماری

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ کا سر مبارک میرے کندھے پر تھا کہ آپ ﷺ کے دہن مبارک سے ایک ٹھنڈا نقطہ لعابِ دہن کا نکلا اور میرے سینے کی ہڈی کی گہرائی میں گرا جس سے میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں نے آپ ﷺ کو چادر سے ڈھانپ دیا۔

صحیح بخاری شریف میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان وصال فرمایا۔ بوقت وصال اللہ عزوجل نے آپ ﷺ اور میرے لعابِ دہن کی آمیزش کر دی۔ میرے بھائی عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ)، حضور نبی کریم ﷺ کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مسواک کو دیکھا تو میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ مسواک کرنا چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے سر مبارک سے اشارہ کیا تو میں نے مسواک لے کر اسے اپنے دانتوں سے چبا کر نرم کیا اور پھر اسے آپ ﷺ کے دندانِ مبارک پر پھیرا۔ مسواک کرنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈبوتے اور اپنے ہاتھوں کو تر کر کے اپنے چہرہ پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بے شک موت کی اپنی سختی ہے پھر آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی بلند کی اور فرمایا کہ میں دنیا کی بجائے آخرت میں رفیقِ اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے وصال فرمایا۔

حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے بے تحاشا اشکوں کا سیلاب جاری ہو گیا۔ آناً فاناً یہ خبر سارے مدینہ منورہ میں پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق آپ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک کے باہر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کو آپ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک میں مدفون کیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً بیس برس تھی۔

Marfat.com

بعد وصال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالات وواقعات

دورِ خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نماز کی امامت کے لئے کہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ بہت جلد مغموم ہو جاتے ہیں اور جب وہ امامت کے لئے کھڑے ہوں گے تو لوگ ان کی آواز نہ سن سکیں گے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نماز میں امامت کے لئے کہہ دیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی نماز میں امامت کرے گا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت سب سے پہلے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کی اور بیعت کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ آپ رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہیں اس لئے ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت میں کسی بھی قسم کا کوئی اعتراض نہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصال کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متفقہ طور پر خلیفہ اول تسلیم کر لیا گیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے مصارف جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ادا کئے جاتے تھے انہیں برقرار رکھا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے ماہانہ مصارف میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ آنے دی اور اس ضمن میں اپنی صاحبزادی ام المومنین

Marfat.com

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی دیگر امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے ساتھ برابر کا سلوک روا رکھا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دورِ جاہلیت سے ہی اپنے اوپر شراب کو حرام قرار دے دیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگایا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دعوتِ اسلام دی تو سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ' حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ ' حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس کے بعد حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ' حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ارقم رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد چند امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ انہیں وراثت میں حصہ مل سکے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس معاملہ سے انکار کیا اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میرا کوئی وراث نہیں۔

جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرض الموت میں گرفتار ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہت مغموم تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے نصیحت کرنے کی درخواست کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بیٹی! وہ وقت آ گیا ہے جب تمام پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اور میں اپنا انجام دیکھ رہا ہوں۔ اب اگر مجھے کوئی خوشی ہے تو وہ دائمی خوشی ہے اور اگر کوئی پریشانی ہے تو وہ بھی دائمی پریشانی ہے۔ میں نے

Marfat.com

خلافت کا بوجھ اس وقت اٹھایا جب حالات ناساز گار تھے اور اگر میں
اس وقت یہ ذمہ داری قبول نہ کرتا تو اُمت کا شیرازہ بکھر جاتا۔ میرا
اللہ گواہ ہے کہ میں نے اسی وجہ سے یہ بوجھ اٹھایا کہ اس کے بعد
میرے اندر غرور پیدا نہ ہو اور نہ ہی میں نے کبھی اپنے اس عہدے پر
فخر کیا۔ میں نے کبھی بیت المال سے اپنی ضرورت سے زیادہ مال
حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی اور بس اتنا ہی لیا جتنی مجھے حاجت
تھی۔ جب میرا وصال ہو جائے تو میری یہ چکی اور غلام میری چادر
اور میرا بستر یہ سب بیت المال میں واپس کر دینا۔''

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم نے بتایا کہ آج سوموار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس روز ہوا تھا؟ ہم نے بتایا کہ اسی روز ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہماری بات سن کر فرمایا تو مجھے بھی آج رات ہی کی توقع ہے۔ پھر پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن کن کپڑوں میں دیا گیا؟ ہم نے بتایا کہ تین اکہرے یمنی سفید رنگ کے کپڑے تھے جن میں قمیض اور پگڑی نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس دو چھوٹی چھوٹی چادریں ہیں انہیں دھو کر مجھے کفن دے دینا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ والد محترم! اللہ عزوجل نے اپنے احسان سے بہت کچھ دیا ہے ہم آپ رضی اللہ عنہ کو نیا کفن پہنائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا کہ کپڑے کی ضرورت میت سے زیادہ زندہ آدمی کو ہے مردہ تو انجام کار کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال سے قبل اپنے جائیداد اپنی اولاد میں تقسیم کر دی۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جائیداد میں جو حصہ ملا وہ آپ رضی اللہ عنہا نے غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بعد

Marfat.com

وصال ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک میں حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں مدفون کیا گیا۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر کھڑے ہو کر یوں دعا فرمائی: اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو رونق اور تازگی بخشے اور آپ رضی اللہ عنہ کی نیک کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دنیا سے منہ موڑ کر اسے خوار کر دیا اور آخرت کی طرف متوجہ ہو کر اس کی عزت افزائی فرمائی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا وصال اُمت مسلمہ کے لئے سب سے بڑا حادثہ ہے۔ کتاب اللہ کا وعدہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مصیبت پر صبر کرنے سے اجر ملے گا پس میں صبر کرتی ہوں اور اللہ عزوجل سے ایفائے عہد کی توقع رکھتی ہوں اور آپ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا گو ہوں اور ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ عزوجل کی سلامتی اور رحمت ہو آپ رضی اللہ عنہ پر۔

دورِ خلافت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تاریخ اسلام کا ایک روشن دور تھا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بطورِ خلیفہ نامزد کیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کس کو خلیفہ نامزد کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا ہے۔ دونوں حضرات نے بیک وقت پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ فرمایا: کیا تم مجھے اللہ عزوجل سے ڈراتے ہو' بے شک میں اللہ اور عمر (رضی اللہ عنہ) کو تم دونوں سے زیادہ جانتا ہوں' میں کہوں گا کہ میں لوگوں میں سے بہترین کو خلیفہ مقرر کر کے آیا ہوں۔

Marfat.com

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے وظائف میں اضافہ فرما دیا۔ ایک روایت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو بارہ ہزار درہم سالانہ دیئے جاتے تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس نو پیالے تھے جب آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی شے آتی تو آپ رضی اللہ عنہ ان پیالوں میں اس شے کو ڈال کر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔ جب کوئی جانور ذبح ہوتا تو سب سے پہلے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی خدمت میں گوشت بھیجا جاتا تھا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مجلس شوریٰ قائم کی گئی جس میں جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شامل کیا گیا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ مجلس شوریٰ کا کام تھا کہ وہ روزمرہ کے معمولی اور اہم نوعیت کے تمام معاملات کو نبٹائے۔ جب کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو مجلس شوریٰ کے ارکان اکابر مہاجر و انصار کا اجلاس طلب کرتے جس میں سب کی رائے معلوم کرنے کے بعد فیصلہ کیا جاتا۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس کسی نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لیا اللہ نے اسے اسلام کے علاوہ دیگر تمام چیزوں اور سہاروں سے مستغنی کر دیا۔ عمر (رضی اللہ عنہ) اپنے کمالات میں منفرد تھے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے مال کو اپنی طرف سے یتیم کے مال کا مرتبہ دے رکھا ہے۔ اگر مجھے اس سے بے پروائی ہوتی ہے تو میں اس سے بچاؤ حاصل کرتا ہوں اور اگر مجھے ضرورت ہوتی ہے تو بھلائی کے طریقہ پر اسے کھاتا ہوں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب خنجر کے وار سے زخمی کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

پہلو میں سپردِ خاک ہونے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور ان سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات کو خود پر ترجیح دیتی ہوں اور یہ جگہ ان کو عطا کرتی ہوں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب بتایا گیا کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جگہ مرحمت فرمادی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرے سر کے نیچے سے تکیہ ہٹادو تاکہ میں اپنا سر زمین سے لگاسکوں اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کروں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بعد وصال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں مدفون کیا گیا۔

دورِ خلافت ذوالنورین رضی اللہ عنہ:

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور اس ضمن میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا زانو مبارک حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر سہارا دیئے ہوئے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر موجود پسینے کے قطروں کو صاف دیکھ رہی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ کچھ دیر بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا اور فرمایا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ)! لکھو۔ اللہ کی قسم! اللہ عزوجل نے اپنی نبی کی امت میں یہ منصب باعزت لوگوں کو ہی عطا کیا ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت دو حصوں میں تقسیم ہے۔ اول وہ جس میں مسلمانوں کو بے شمار فتوحات ملیں اور دوم وہ جس میں مختلف فتنے وفساد شروع ہوئے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ امانت و دیانت میں اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام زندگی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے اتباع میں بسر کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کم وبیش بارہ برس تک منصب خلافت پر فائز رہے مگر بیت المال کو مسلمانوں کی امانت سمجھ کر اس میں سے کبھی ایک روپیہ بھی وصول نہ کیا۔ جس وقت آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے ساٹھ ہزار درہم کی رقم بیت المال کے لئے چھوڑی۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ جس نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور اللہ عزوجل سے ڈرنے والا سیدنا عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے فلاں صحابی کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: تو پھر کیا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کسے بلاؤں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) کو۔ چنانچہ میں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہٹنے کا حکم دیا اور پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی میں کچھ کہنے لگے جس سے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ چنانچہ جب یوم دار ہوا یعنی جس دن حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ ان سے کیوں نہیں لڑتے؟ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان سے نہیں لڑوں گا کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اس لئے میں صبر کروں گا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

Marfat.com

میرا خیال ہے حضور نبی کریم ﷺ کی سرگوشی یا وہ معاہدہ اسی دن کے لئے تھا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم خلیفہ بنائے جاؤ گے پس جب اللہ عزوجل تمہیں خلافت کا لباس عطا فرمائیں تو اسے تم اپنی مرضی سے مت اتارنا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف سازش میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھائی محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہا نے اسے سمجھایا تو وہ اس سازش سے علیحدہ ہو گئے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حج کے لئے تشریف لے گئیں تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انہیں ناحق مارا گیا' اللہ کی قسم! ان کا نامہ عمال دھلے ہوئے کپڑے کی طرح پاک وصاف ہے۔

❁❁❁

Marfat.com

جنگ جمل

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ نامزد کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی خلافت کے خلاف شام میں محاذ کھڑا ہو گیا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو کہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ میں موجود تھیں انہیں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر مکہ مکرمہ سے واپسی پر سرف کے مقام پر ہوئی۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس خبر کو سنتے ہی فرمایا کہ مفسدین نے وہ خون بہایا جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا۔ مفسدین نے اس مقدس شہر کی حرمت کو داغدار کیا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آماجگاہ تھا۔ انہوں نے اس مہینے میں خون ریزی کی جس میں خون بہانا منع تھا اور انہوں نے وہ مال لوٹا جس کا لینا ان کے لئے کسی طور جائز نہ تھا۔ اس خبر کے بعد ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ واپس لوٹ گئیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ واپس پہنچیں تو لوگ آپ رضی اللہ عنہا کی سواری کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کے اس مجمع عام سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) ناحق شہید کر دیئے گئے اور میں عثمان (رضی اللہ عنہ) کے خون کا بدلہ لوں گی اس لئے تم لوگ بھی اپنے خلیفہ کا خون رائیگاں نہ جانے دو اور قاتلوں سے قصاص لے کر اسلام کی حرمت قائم رکھو۔ اللہ کی قسم! عثمان (رضی اللہ عنہ) کی انگلی باغیوں کے تمام عالم سے بہتر ہے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت عبداللہ بن عامر حضرمی رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی

Marfat.com

ان جوشیلی باتوں کو سنا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے خون کا بدلہ سب سے پہلے میں لینے والا ہوں۔ اس دوران حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن العاص اور حضرت ولید رضی اللہ عنہ بن عقبہ بھی مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے بھی مدینہ منورہ کے حالات بیان کئے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان حضرات کو بھی اپنے ساتھ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینے کی دعوت دی جسے انہوں نے قبول کرلیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینے والوں کی ایک زبردست جمعیت مکہ مکرمہ میں تیار ہوگئی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان حضرات سے مشورہ کیا۔ کچھ نے ملک شام جانے کا مشورہ دیا لیکن ابن عامر رضی اللہ عنہ نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ملک شام میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان باغیوں کو روکنے کے لئے کافی ہیں ہمیں بصرہ کی جانب جانا چاہئے کیونکہ بصرہ کے لوگ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے حامی ہیں اور وہاں میرے مراسم بھی گہرے ہیں۔ جب بصرہ پر ہماری گرفت مضبوط ہوگئی تو پھر اہل بصرہ بھی ہمارے ساتھ مل کر قصاص کا مطالبہ کریں گے اور اس طرح ہم بہتر طور پر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کا مقابلہ کرسکیں گے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سمیت تمام حاضرین نے اس مشورہ کو پسند کیا اور اس بات کا اعلان کردیا گیا کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم بصرہ روانہ ہو رہے ہیں اور جو لوگ کسی بھی طرح اسلام کے ہمدرد ہیں اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینے کے حق میں ہیں وہ ہمارے ساتھ بصرہ روانہ ہوں۔ جس شخص کے پاس سواری نہ ہوگی اسے سواری فراہم کی جائے گی۔

مکہ مکرمہ سے بصرہ کی جانب سفر شروع ہوا تو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس لشکر کی تعداد قریباً ڈیڑھ ہزار تھی۔ بصرہ پر اس وقت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ گورنر تھے۔ انہوں نے کوشش کی کہ کسی طرح یہ واپس چلے جائیں لیکن تمام

Marfat.com

کوششیں رائیگاں گئیں۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی ان کوششوں کا فائدہ یہ ہوا کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا لشکر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے موقف کو درست تسلیم کرتا تھا جبکہ دوسرا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے موقف کو درست تسلیم کرنے لگا۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لشکر کو مقابلہ کر کے راہِ فرار پر مجبور کرنا چاہا لیکن اس میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو شکست ہوئی اور وہ قیدی بنا لئے گئے۔ اس لڑائی کے بعد بصرہ پر ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبضہ ہو گیا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جب بصرہ پر ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قبضہ کی خبر ملی تو انہوں نے محمد بن ابوبکر اور محمد بن جعفر رضی اللہ عنہم کو ایک خط دے کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ان سے جنگ کی صورت میں بھرپور تعاون کا وعدہ لینا چاہا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا پیغام ملنے کے بعد ان کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جنگ کے لئے نکلنا دنیا کی راہ ہے اور بیٹھے رہنا آخرت کی راہ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا موقف کوفہ والوں کا موقف تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر جنگ ضروری ہے تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے کیونکہ انہوں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ناحق شہید کیا۔ حضرت محمد بن ابوبکر اور حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہم واپس پہنچے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے موقف سے آگاہ کیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت مالک بن اشتر رضی اللہ عنہم کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا لیکن یہ حضرات بھی اپنی بہترین صلاحیتوں کے باوجود حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کے موقف سے نہ ہٹا سکے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ایک ہی موقف تھا کہ جب تک یہ فتنہ ختم نہیں ہو جاتا میں خاموش رہوں گا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس وفد کی ناکامی کے بعد اپنے صاحبزادے

Marfat.com

حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کو کوفہ بھیجا۔ جب یہ دونوں حضرات کوفہ پہنچے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں لوگوں کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فتنہ کی پیشین گوئی کی تھی وہ آچکا ہے اپنے ہتھیار ضائع کر دو اور گوشہ نشینی اختیار کر لو کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس موقع پر سونے والا بیٹھنے والے سے' بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہے۔ حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم اس وقت مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سلام کرنے کے بعد ان سے گفتگو شروع کی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم نے عثمان (رضی اللہ عنہ) کی کوئی مدد نہیں کی اور فاجروں کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو یہ سن کر غصہ آگیا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی مداخلت کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں نے اس بارے میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں کیا اور سوائے اصلاح کے ہمارا کوئی مقصد نہیں اور امیر المومنین اصلاحِ اُمت کے کاموں میں کسی سے خوف نہیں کھاتے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا: میرے ماں باپ آپ رضی اللہ عنہ پر قربان ہوں' آپ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا مگر تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور بھائی کا خون و مال حرام ہے۔

کوفہ کے لوگ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی بہت عزت و توقیر کرتے تھے اس لئے اہل کوفہ کو حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے آنے سے ان کی جانب رغبت ہوگئی۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر ذیل کی تقریر کی: اے لوگو! ہماری دعوت کو قبول فرماؤ اور ہماری اطاعت کرو اس وقت جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اس میں ہماری مدد کرو۔ امیر المومنین کا فرمانا ہے کہ اگر ہم مظلوم ہیں تو ہماری حمایت کرو اور اگر ہم ظالم ہیں تو ہم سے حق وصول کرو۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر اہل کوفہ کے دل نرم ہو گئے اور انہوں نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ چنانچہ علی الصبح قریباً

Marfat.com

ساڑھے نو ہزار لوگوں کی ایک جماعت حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ذی وقار پہنچی جہاں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے ہمراہ قیام پذیر تھے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گو کہ بصرہ پر قابض ہو چکی تھیں لیکن اہل بصرہ تین واضح گروپوں میں تقسیم ہو چکے تھے۔ ان میں ایک گروپ غیر جانبدار تھا۔ دوسرا گروہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حامی تھا جبکہ تیسرا گروپ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا۔ وہ گروپ جو غیر جانبدار تھا اس نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کے ہی دو گروہوں کے درمیان لڑائی کا خطرہ بڑھ رہا ہے تو اس نے مصالحت کروانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی دوراسلام کے اس نازک موقع کو سمجھ رہے تھے اس لئے انہوں نے بھی حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ کو بصرہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ بات چیت سے معاملہ طے کیا جا سکے۔

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ بصرہ پہنچے اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کا مؤقف سنا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم لوگوں کے اختلاف اور ان کی اصلاح کے لئے خروج کا مطالبہ کرتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ قاتلین عثمان (رضی اللہ عنہ) سے قصاص لیا جائے اگر ایسا نہ کیا گیا تو قرآن مجید کی تعلیمات کے خلاف ہوگا۔ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا مؤقف جاننے کی کوشش کی تو انہوں نے کہا کہ ہمارا بھی وہی مؤقف ہے جو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کا جواب سننے کے بعد کہا کہ آپ تمام حضرات درست فرماتے ہیں اور ہم بھی اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے قصاص لیا جائے لیکن آپ حضرات کا یہ طریقہ درست نہیں اور آپ نے بصرہ کے چھ سو افراد کو قتل کر ڈالا جبکہ وہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتل نہیں تھے۔ اس طرح کی کارروائیاں امت میں اختلاف ختم کرنے کی بجائے اختلاف بڑھائیں گی۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ کی بات سننے کے بعد فرمایا کہ تمہارا کیا مشورہ ہے؟ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ام المومنین! آپ رضی اللہ عنہا ہمارے لئے باعث خیر و برکت ہیں آپ رضی اللہ عنہا ہمیں اس خیر سے محروم نہ فرمائیں مصالحت سے کام لیں تاکہ فتنہ دم توڑ جائے اور ہم بھی قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص وصول کر سکیں۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس مشورہ کو پسند کیا اور حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تمہاری بات ماننے کے لئے تیار ہوں تم علی (رضی اللہ عنہ) کو بھی اس پر آمادہ کرو۔ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا جواب سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی اس پر کچھ اعتراض نہ ہوگا۔

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ کی مصالحتی کوشش کامیاب ہوئی۔ ابن سبا نے جب دیکھا کہ ان دونوں لشکروں کے مابین صلح ہو رہی ہے تو اس نے سوچا کہ اگر انہوں نے صلح کر لی تو پھر یہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی تلاش شروع کر دیں اور پھر ہمیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔ چنانچہ اس نے منصوبہ تیار کیا کہ اس صلح کو کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔ ابن سبا نے اپنے لشکریوں کو حکم دیا کہ وہ رات کی تاریکی میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لشکر پر شب خون ماریں۔

ابن سبا کے لشکریوں نے رات کی تاریکی میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ جس سے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لشکر نے سمجھا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے چنانچہ انہوں نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ منافقین کی کوششیں کامیاب ہو چکی تھیں اور مسلمانوں کے دونوں گروہ آپس میں لڑنا شروع ہو گئے تھے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لشکر کو روکنے کی کوششیں شروع کر دیں تاکہ معاملہ صلح و صفائی

Marfat.com

سے نبٹ جائے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی فوج کو جنگ سے روکنے کی کوشش کی لیکن اس دوران جنگ کا دائرہ وسیع ہو چکا تھا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب تمام معاملہ دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے میدانِ جنگ میں موجود حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے طلحہ (رضی اللہ عنہ)! تم نے میری مخالفت میں یہ سب کیا تم اللہ عزوجل کو اس کا کیا جواب دو گے؟ کیا میں تمہارا دینی بھائی نہیں ہوں؟ کیا تم پر میرا اور مجھ پر تمہارا خون حرام نہیں ہے؟ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل میں سازش نہیں کی؟ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کی لعنت قاتلین عثمان (رضی اللہ عنہ) پر ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے انکار کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے زبیر (رضی اللہ عنہ)! تمہیں وہ دن یاد ہے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم مجھے (علی رضی اللہ عنہ) کو دوست رکھتے ہو تو تم نے کہا تھا: ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم ایک دن مجھ (علی رضی اللہ عنہ) سے ناحق لڑو گے۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ اگر مجھے یہ بات مدینہ منورہ میں یاد دلا دیتے تو میں کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لئے نہ نکلتا۔

اس تمام گفتگو کے بعد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اس جنگ سے علیحدہ ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو بھی حکم دیا لیکن انہوں نے جنگ سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ میدان جنگ سے علیحدہ ہو کر تنہا بصرہ روانہ ہو گئے۔ راستے میں احنف بن قیس کے لشکر کا ایک بدبخت عمرو بن الجرموز آپ رضی اللہ عنہ کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تو میرے ساتھ کیوں آتا ہے؟ اس نے کہا مجھے آپ رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ آپ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز کی ادائیگی کے بعد تیرے سوال کا جواب دوں گا۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس بدبخت نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب خادم نے عمرو بن الجرموز کے آنے کی خبر دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بدبخت کو جہنم کی بشارت کے ساتھ اندر آنے کی اجازت دو۔ عمرو بن الجرموز جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ میں حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی تلوار دیکھ کر فرمایا: او بدبخت! یہ وہ تلوار تھی جو عرصہ دراز تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرماتی رہی۔ عمرو بن الجرموز نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور اپنے پیٹ میں تلوار مار کر خودکشی کر لی۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی میدانِ جنگ سے علیحدگی کے بعد حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سوچ میں پڑ گئے کہ انہیں بھی میدانِ جنگ چھوڑ دینا چاہئے۔ ابھی آپ رضی اللہ عنہ اسی سوچ میں تھے کہ مروان بن حکم نے آپ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا جس سے آپ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اسی حالت میں بصرہ لے جایا گیا جہاں آپ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وصال فرما گئے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ جو کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی مہار پکڑے ان کی حفاظت کر رہے تھے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حکم دیا کہ وہ قرآن مجید پکڑ کر اس بات کا اعلان کریں کہ ہمیں قرآن مجید کا فیصلہ منظور ہے تم بھی قرآن مجید کا فیصلہ منظور کر لو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر اعلان کرنا شروع کر دیا۔ ابن سبا نے جب دیکھا کہ حالات ایک مرتبہ پھر قابو میں آنے والے ہیں تو اس نے اپنے ساتھیوں کو تیروں کی بارش کرنے کا حکم دے دیا جس سے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بے شمار جانثار شہید ہو گئے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حفاظت کرنے والے باری باری شہید ہوتے جا رہے تھے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ جنگ میں کمی کی

Marfat.com

بجائے شدت آتی جا رہی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ اگر کسی طرح جنگ نہ روکی گئی تو بہت سے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالیں جس سے ناقہ نیچے گر پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم اپنی ہمشیرہ اور ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حفاظت کرو تا کہ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچے۔ چنانچہ حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اٹھایا اور عماری کے مقام پر لے گئے جہاں قریب کوئی دوسرا شخص موجود نہ تھا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے بیٹھتے ہی جنگ کا زور کم ہونا شروع ہو گیا اور کچھ دیر بعد جنگ ختم ہو گئی۔

جنگ کے ختم ہوتے ہی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حال دریافت کیا۔ بعدازاں دونوں فریقین کے مابین صلح کا معاہدہ طے پایا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بصرہ کی چالیس عورتوں اور حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصرہ روانہ کر دیا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پہلی منزل تک چھوڑنے خود آئے اور دوسری منزل تک حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے چھوڑا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد مکہ مکرمہ تشریف لے گئیں جہاں حج کی ادائیگی کے بعد آپ رضی اللہ عنہا دوبارہ مدینہ طیبہ تشریف لے گئیں۔ جنگ جمل میں شہید ہونے والوں کی تعداد کے بارے میں مختلف روایات موجود ہیں۔ مستند روایات کے مطابق دس ہزار مسلمان شہید ہوئے جن میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ حضرت زبیر بن العوام اور حضرت کعب رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شہید ہوئے۔ جنگ جمل تاریخ اسلام کا ایک نہایت ہی افسوسناک پہلو ہے جس میں بے شمار مسلمان ناحق مارے گئے۔

Marfat.com

سیرتِ مبارکہ

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بچپن سے جوانی تک کا زمانہ اس ذاتِ اقدس کی صحبت میں بسر کیا جو دنیا میں مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لئے آئی تھی یعنی کاشانۂ نبوت آپ رضی اللہ عنہا نے پرورش پائی اور آپ رضی اللہ عنہا کو حسن اخلاق کے اس رتبہ تک پہنچا دیا تھا جو انسانیت کی روحانی ترقی کی آخری منزل ہے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اخلاق نہایت بلند تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت سنجیدہ' فیاض قانع عبادت گزار اور رحم دل تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بہت کم احسان قبول فرماتی تھیں۔ غیبت سے احتراز کرتی تھیں اور شجاعت و دلیری میں اپنی مثل آپ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مبارکہ کا بہترین وصف جود و سخا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت:

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسرت و رضا کے حصول میں شب و روز کوشاں رہتیں' اگر ذرا بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر حزن و ملال و کبیدہ خاطری کا اثر نظر آتا' بیقرار ہو جاتیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داروں کا اتنا خیال تھا کہ ان کی کوئی بات ٹالتی نہ تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے خفا ہو کر ان سے نہ ملنے کی قسم کھا بیٹھی تھیں لیکن جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی ساتھیوں نے سفارش کی تو انکار نہ کر سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوستوں کی بھی اتنی ہی عزت کرتی تھیں اور ان کی کوئی بات بھی رد نہیں کرتی تھیں۔

Marfat.com

یتیموں کی دیکھ بھال:

اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہا کو اولاد سے محروم رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہا عام مسلمانوں کے بچوں کو جن میں بیشتر یتیم ہوتے ان کی پرورش کیا کرتی تھیں' ان کی تعلیم وتربیت کرتی تھیں اوران کی شادی بیاہ کے فرائض انجام دیتی تھیں۔

ان کو برا نہ کہو:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کبھی کسی کی برائی نہیں کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی روایتوں کی تعداد ہزاروں میں ہے مگر انمیں کسی شخص کی توہین یا بدگوئی کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ جن سے واقعہ افک میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سخت صدمہ پہنچا تھا وہ آپ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں شریک ہوتے اور آپ رضی اللہ عنہا ان کو بڑی خوشی سے جگہ دیتیں تھی۔ ایک دفعہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ آئے اور اپنا ایک قصیدہ سنانے لگے۔ اس قصیدہ کے ایک شعر کا مطلب یہ تھا کہ وہ بھولی بھالی عورتوں پر تہمت نہیں لگاتی۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو شعر سن کر افک کا واقعہ یاد آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس پر صرف اسی قدر فرمایا کہ تم ایسے نہیں ہو۔ بعض عزیزوں نے افک کے واقعہ میں ان کی شرکت کے سبب سے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا کہنا چاہا تو آپ رضی اللہ عنہا نے سختی سے روکا کہ ان کو برا نہ کہو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرک شاعروں کو جواب دیا کرتے تھے۔

قناعت پسندی:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ذات میں قناعت پسندی کا عنصر بدرجہ اتم موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی ازدواجی زندگی عسرت اور فقر وفاقہ سے بسر کی لیکن کبھی شکایت کا کوئی حرف زبان پر نہ لائیں۔ بیش بہا لباس' گراں قیمت زیور' عالی شان عمارت' لذیذ الوانِ نعمت' ان میں سے کوئی چیز شوہر کے ہاں ان کو حاصل نہیں ہوئی اور دیکھ

Marfat.com

رہی تھیں کہ فتوحات کا خزانہ سیلاب کی طرح ایک طرف سے آتا ہے اور دوسری طرف نکل جاتا ہے' تاہم کبھی ان کی طلب بلکہ ہوس بھی ان کو دامن گیر نہیں ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد ایک دفعہ انہوں نے کھانا طلب کیا پھر فرمایا میں کبھی سیر ہو کر نہیں کھاتی' کہ مجھے رونا نہ آتا ہو' ان کے ایک شاگرد نے پوچھا۔ یہ کیوں؟ فرمایا مجھے وہ حالت یاد آتی ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ نے دنیا کو چھوڑا' خدا کی قسم دن میں دو دفعہ کبھی سیر ہو کر آپ نے روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔

سخاوت:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اخلاق کا سب سے ممتاز جوہر ان کی طبعی فیاضی اور کشادہ دستی تھی دونوں بہنیں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نہایت کریم النفس اور فیاض تھیں' حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دونوں سے زیادہ سخی اور صاحب کرم میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ ایک سائلہ آئی جس کی گود میں دو ننھے ننھے بچے تھے اتفاق سے اس وقت گھر میں کچھ نہ تھا صرف ایک چھوہارا تھا آپ رضی اللہ عنہا نے اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں میں تقسیم کر دیئے۔ حضور نبی کریم ﷺ جب باہر سے تشریف لائے تو ماجرا عرض کیا۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دو بڑی تھیلیوں میں ایک لاکھ کی رقم بھیجی آپ رضی اللہ عنہا نے ایک طبق میں یہ رقم رکھ لی اور اس کو بانٹنا شروع کیا اور اس دن آپ رضی اللہ عنہا روزہ سے تھیں۔ شام ہوئی تو لونڈی سے افطار لانے کو کہا۔ اس نے عرض کی یا ام المومنین رضی اللہ عنہا! اس رقم سے ذرا سا گوشت افطار کے لئے نہیں منگوا لیتیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اب ملامت نہ کرو تم نے اس وقت کیوں یاد نہیں دلایا۔

ایک مرتبہ ایک سائل آیا سامنے کچھ انگور کے دانے پڑے تھے آپ رضی اللہ عنہا نے ایک دانہ اٹھا کر اس کے حوالہ کیا اس نے دانہ کو حیرت سے دیکھا کہ ایک دانہ بھی کوئی دیتا ہے یہ دیکھو کہ اس میں کتنے ذرّے ہیں' یہ اس کی طرف اشارہ تھا۔

Marfat.com

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے پوری ستر ہزار کی رقم خدا کی راہ میں دے دی اور دوپٹہ کا گوشہ جھاڑ دیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ درہم آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجے شام ہونے تک آپ رضی اللہ عنہا نے وہ سب راہِ خدا میں خرچ کر دیئے۔ اتفاقاً اس دن روزہ رکھا ہوا تھا لونڈی نے عرض کی افطار کے سامان کے لئے کچھ رکھنا چاہئے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم نے یاد دلا دیا ہوتا۔

عبادت و ریاضت:

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عبادتِ الٰہی میں اکثر مصروف رہتیں چاشت کی نماز پڑھا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگر میرا باپ بھی قبر سے اٹھ کر آئے اور مجھ کو منع کرے تو میں باز نہ آؤں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راتوں کو اٹھ کر نمازِ تہجد ادا کرتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی تہجد کی اس قدر پابندی کرتی تھیں کہ اگر اتفاق سے آنکھ لگ جاتی اور وقت پر نہ اٹھ سکتیں تو صبح اٹھ کر نماز فجر سے پہلے تہجد ادا کر لیتیں۔ ایک مرتبہ اسی موقع پر آپ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے قاسم (رضی اللہ عنہ) پہنچ گئے تو انہوں نے دریافت کیا کہ پھوپھی جان یہ کیسی نماز ہے؟ فرمایا کہ میں رات کو نہیں پڑھ سکی اور اب اس کو چھوڑ نہیں سکتی ہوں۔ رمضان المبارک میں تراویح کا خاص اہتمام کیا کرتی تھیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اکثر روزے رکھا کرتی تھیں اور بعض روایات میں ہے کہ ہمیشہ روزے سے رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ شدید گرمی کے دنوں میں عرفہ کے روز روزے سے تھیں گرمی اور تپش اس قدر شدید تھی کہ سر پر پانی کے چھینٹے دیئے جا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس گرمی میں روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے افطار کر لیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن چکی ہوں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا سال بھر کے گناہ معاف کرا دیتا ہے تو پھر میں کیسے روزہ توڑ دوں گی۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حج کی پابندی کیا کرتی تھیں مدنی زندگی میں شاید ہی کوئی ایسا سال گزرا ہو جس میں آپ رضی اللہ عنہا نے حج نہ کیا ہو۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے اخیر زمانے میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ حج کے سفر میں روانہ کیا تھا۔ حج میں آپ رضی اللہ عنہا کے ٹھہرنے کے مقامات مقرر تھے۔ پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے خیال سے میدانِ عرفہ کی آخری سرحد نمر میں اترا کرتی تھیں جب یہاں لوگوں کا ہجوم ہونے لگا تو وہاں سے ذرا ہٹ کر اراک میں اپنا خیمہ کھڑا کرانا شروع کر دیا۔ کبھی کوہِ ثبیر کے دامن میں آ کر ٹھہرتی تھیں جب تک یہاں قیام رہتا وہ خود اور جو لوگ ان کے ساتھ رہتے تکبیر پڑھا کرتے جب یہاں سے چل کھڑی ہوتیں تو تکبیر موقوف کرتیں۔ پہلے یہ دستور تھا کہ حج کے بعد ذی الحجہ ہی کے مہینہ میں عمرہ ادا کرتی تھیں بعد کو اس میں ترمیم کی۔ ماہِ محرم سے پہلے جحفہ میں جا کر ٹھہرتی تھیں۔ محرم کا چاند دیکھ کر عمرہ کی نیت کرتیں۔ عرفہ کے دن روزے سے ہوتیں شام کو جب سب لوگ یہاں سے روانہ ہو جاتے افطار کرتیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا:

ایک مرتبہ ملک مصر کے ایک صاحب ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا کہ تمہارے ملک کے موجودہ حاکم و والی کا رویہ میدانِ جنگ میں کیا رہتا ہے جواب میں عرض کیا کہ ہم کو اعتراض کے قابل کوئی بات نظر نہیں آئی، کسی کا اونٹ مر جاتا ہے تو دوسرا اونٹ دیتے ہیں اور خادم نہ رہے تو خادم دیتے ہیں، خرچ کی ضرورت پڑتی ہے تو خرچ بھی دیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انہوں نے میرے بھائی محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو بھی بدسلوکی کی ہوتا ہم ان کی بدسلوکی مجھے تم کو یہ بتانے سے باز نہیں رکھ سکتی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اسی گھر کے اندر یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! جو میری امت کا والی ہو اگر وہ امت پر سختی کرے تو تو بھی اس کے ساتھ سختی کرنا اور جو نرمی کرے اس کے ساتھ نرمی فرمانا۔

Marfat.com

مردوں کا بھلائی کے سوا یاد نہ کرو:

ایک مرتبہ ایک شخص کا ذکر چلا آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو اچھا نہیں کہا۔ لوگوں نے کہا کہ ام المومنین اس کا تو انتقال ہو گیا۔ یہ سن کر فوراً ہی اس کی مغفرت کی دعا مانگی سب نے سب پوچھا کہ ابھی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو اچھا نہیں کہا اور ابھی آپ اس کی مغفرت کی دعا مانگتی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مردوں کو بھلائی کے سوا یاد نہ کرو۔

احسان قبول نہ کرنا:

کسی کا احسان کم قبول کرتی تھیں اور کرتی بھی تھیں تو اس کا معاوضہ ضرور ادا کرتی تھیں، فتوحات عراق کے مالِ غنیمت میں موتیوں کی ایک ڈبیہ آئی، عام مسلمانوں کی اجازت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نذر بھیجی، ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ڈبیہ کھول کر کہا کہ اے اللہ! مجھے عمر (رضی اللہ عنہ) کا احسان اٹھانے کے لئے اب زندہ نہ رکھ۔ اطرافِ ملک سے ان کے پاس ہدیے اور تحفے آیا کرتے تھے، حکم تھا کہ ہر تحفہ کا معاوضہ ضرور بھیجا جائے۔ عبداللہ بن عامر عرب کے ایک رئیس نے کچھ روپے اور کپڑے بھیجے، ان کو یہ کہہ کر واپس کر دینا چاہا کہ ہم کسی کی کوئی چیز قبول نہیں کرتے لیکن پھر آپ کا ایک فرمان یاد آ گیا تو واپس لے لیا۔

خودداری:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عجز وخاکساری کے باوجود خوددار بھی تھیں، کبھی کبھی یہ خودداری دوسروں کے مقابلے میں تنگ مزاجی کی حد تک پہنچ جاتی اور خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں وہ ناز محبوبانہ بن جاتی، یاد ہوگا، واقعہ افک کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برأت کی آیتیں پڑھ کر سنائیں، اور ماں نے کہا بیٹی شوہر کا شکریہ ادا کرو، بولیں کہ میں صرف اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کروں گی، جس نے مجھ کو پاک دامنی۔

Marfat.com

طہارت کی عزت بخشی۔ آپ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ سے خفا ہوتیں تو آپ ﷺ کا نام لے کر قسم کھانا چھوڑ دیتیں یہ سب محبوبانہ انداز ہیں۔ جن کو اس نظر سے دیکھنا چاہئے کہ میاں بیوی کے درمیان کے معاملات ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اکثر آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہا فیاض طبعی سے اس کو ہمیشہ ادھر ادھر دے دیا کرتی تھیں' ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے تنگ آ کر کہا کہ اب ان کا ہاتھ روکنا ضرور ہے۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ معلوم ہوا تو قسم کھالی کہ اب بھانجے کی کوئی چیز نہ چھوؤں گی۔ لوگوں نے بڑی بڑی سفارشیں کیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے اعزہ کو درمیان میں ڈالا تب جا کر آپ رضی اللہ عنہا مانیں۔

خوفِ الٰہی:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دل خوفِ الٰہی سے بھرا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا رقیق القلب بھی بہت تھیں بہت جلد رونے لگتی تھیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر جب شرعی عذر کی وجہ سے حج کے بعض فرائض کے ادا کرنے سے معذوری پیش آ گئی تو اپنی اس محرومی پر بے اختیار رونے لگیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے تشفی دی تو قرار آیا۔

شجاعت:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہادر اور نڈر تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا راتوں کو تنہا اٹھ کر قبرستان چلی جاتی تھیں۔ میدانِ جنگ میں آ کر کھڑی ہو جاتی تھیں' غزوہ احد میں جب مسلمانوں میں اضطراب برپا تھا' اپنی پیٹھ پر مشک لاد لاد کر زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں' غزوۂ خندق میں جب چاروں طرف سے مشرکین محاصرہ کئے ہوئے پڑے تھے اور شہر کے اندر یہودیوں کے حملہ کا خوف تھا آپ رضی اللہ عنہا بے خطر قلعہ سے نکل کر مسلمانوں کا نقشۂ جنگ معائنہ کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے لڑائیوں میں بھی شرکت کی اجازت چاہی تھی لیکن نہ ملی۔

Marfat.com

غلاموں پر شفقت:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے صرف ایک قسم کے کفارہ میں چالیس غلام آزاد کر دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے کل آزاد کردہ غلاموں کی تعداد ۶۷ تھی۔ قبیلہ تمیم کی ایک لونڈی آپ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا کہ یہ قبیلہ بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کی اولاد میں سے ہے تو آپ رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد کر دیا۔

مدینہ منورہ میں بریرہ نام کی ایک لونڈی تھی اس کے مالک نے اسے مکاتب کیا تھا یعنی کہہ دیا تھا کہ اگر تم اتنی رقم جمع کر کے مجھے دے دو تو تم آزاد ہو۔ اس رقم کے لئے اس نے لوگوں سے چندہ مانگا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو علم ہوا تو پوری رقم اپنی طرف سے ادا کر کے اسے آزاد کر دیا۔

پردہ کا خصوصی اہتمام:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پردہ کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ ایک مرتبہ حج کے موقع پر چند عورتوں نے عرض کیا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا! چلئے، حجر اسود کو بوسہ دے لیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم جا سکتی ہو میں مردوں کے ہجوم میں نہیں جا سکتی۔ کبھی دن کو طواف کا موقع ملتا تو خانہ کعبہ مردوں سے خالی کرالیا جاتا تھا۔ ایک روایت کے مطابق ہے کہ طواف کی حالت میں بھی آپ رضی اللہ عنہا چہرہ پر نقاب ڈالے رکھتی تھیں۔

حسب حیثیت برتاؤ:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک مرتبہ سائل آیا اس کو روٹی کا ٹکڑا دے دیا وہ چل دیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو کپڑے پہنے تھے اور کسی قدر عزت دار معلوم ہوتا تھا اس کو بٹھا کر کھانا کھلایا اور پھر رخصت کیا۔ لوگوں نے عرض کی کہ ان دونوں آدمیوں کے ساتھ دو قسم کے برتاؤ کیوں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے حسب حیثیت برتاؤ کرنا چاہئے۔

Marfat.com

تم بھی کچھ بھیج دو:

حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا جو کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت گزار تھیں بیان کرتی ہیں کہ لوگ آپ رضی اللہ عنہا کے پاس ہر شہر سے آتے تھے میرے آپ رضی اللہ عنہا سے تعلقات کی بنا پر مجھ سے ملتے اور کئی لوگ تحفے بھیجا کرتے تھے اور شہر شہر سے خط لکھتے تھے میں آپ رضی اللہ عنہا سے عرض کرتی کہ خالہ جان! یہ فلاں شخص کا خط اور تحفہ آیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتیں کہ اس کا جواب لکھ دو اور معاوضہ میں تم بھی کچھ بھیج دو۔

شگون منع ہے:

مدینہ منورہ میں اگر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ دعا کے لئے آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے آتے۔ ایک مرتبہ ایک بچہ کو آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لایا گیا تو اس کے سر کے نیچے لوہے کا استرا موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ اس کی ماں نے کہا کہ یہ جن بھگانے کے لئے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس استرا کو اٹھا کر دور پھینک دیا اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شگون سے منع فرمایا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نہایت محبت رکھتے تھے اور یہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم تھا چنانچہ لوگ قصداً ہدیے اور تحفے بھیجتے تھے جس روز ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام کی باری ہوتی اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو اس کا ملال ہوتا لیکن کوئی ٹوکنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔ بالآخر سب نے مل کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو آمادہ کرلیا وہ پیغام لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹی! جس کو میں چاہوں اس کو تم نہیں چاہو گی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے اتنا ہی کافی تھا وہ واپس چلی آئیں۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے پھر بھیجنا چاہا مگر وہ راضی نہ ہوئیں۔ آخر سب نے ام المومنین حضرت سیدہ

Marfat.com

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت سنجیدہ اور متین بی بی تھیں اس لئے موقع پا کر متانت اور سنجیدگی کے ساتھ درخواست پیش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! مجھ کو عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے معاملے میں دق نہ کرو کیونکہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے علاوہ کسی اور بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمائش پوری کرنا:

ایک مرتبہ عید کا دن تھا چند حبشی عید کی خوشی میں نیزے ہلا کر پہلوانی کے کرتب دکھا رہے تھے۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمائش کی کہ میں ان کا کرتب دیکھنا چاہتی ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور آپ رضی اللہ عنہا ان کا تماشا دیکھتی رہیں یہاں تک کہ تھک کر خود ہی پیچھے ہٹیں اس دوران حضور نبی کریم ﷺ دروازے پر ہی کھڑے رہے۔

میں نے تم کو کیسا بچایا:

ایک مرتبہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ سے بڑھ بڑھ کر بول رہی تھیں۔ اتفاق سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ گئے انہوں نے یہ گستاخی دیکھی تو اس قدر برہم ہوئے کہ بیٹی کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا حضور نبی کریم ﷺ فوراً آڑے آ گئے اور انہیں مارنے سے روک دیا۔ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کہو میں نے تم کو کیسا بچایا۔

یہ اس دن کا بدلہ ہے:

ایک غزوہ میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کی رفیق سفر تھیں۔ غزوہ سے واپسی پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور نبی کریم ﷺ نے آگے بڑھ جانے کا حکم دیا اور ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ آؤ دوڑیں دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا اس وقت دبلی پتلی تھیں اس لئے آگے

Marfat.com

نکل گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد اسی قسم کا ایک موقع پھر آیا حضور نبی کریم ﷺ نے پھر آپ رضی اللہ عنہا کو ساتھ دوڑنے کا کہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس وقت میں قدرے فربہ مائل تھی اس لئے حضور نبی کریم ﷺ آگے نکل گئے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ اس دن کا بدلہ ہے۔

گھریلو امور خود سرانجام دیتیں:

گھر میں اگرچہ خادمہ موجود تھی لیکن ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کا کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتی تھیں۔ آٹا خود پیستی تھیں، خود گوندھتی تھیں، کھانا خود پکاتی تھیں، بستر اپنے ہاتھ سے بچھاتی تھیں، وضو کا پانی خود لا کر رکھتی تھیں، آپ ﷺ قربانی کے لیے جو اونٹ بھیجتے اس کے لئے خود قلادہ بٹتی تھیں، حضور نبی کریم ﷺ کے سر میں اپنے ہاتھ سے کنگھا کرتی تھیں، جسم مبارک میں عطر مل دیتی تھیں، آپ ﷺ کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھوتی تھیں، سوتے وقت مسواک اور پانی سرہانے رکھتی تھیں، مسواک کو صفائی کی غرض سے دھویا کرتی تھیں، گھر میں آپ ﷺ کا کوئی مہمان آتا تو مہمانی کی خدمت انجام دیتیں۔ حضرت قیس غفاری رضی اللہ عنہ جو اہل صفہ میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ چلو عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر چلو۔ چنانچہ جب ہم حجرہ میں پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! ہم لوگوں کو کھانا کھلاؤ۔ آپ رضی اللہ عنہا چونی کا پکا ہوا کھانا لائیں۔ پھر آپ ﷺ نے کھانے کی کوئی اور چیز مانگی تو چھوہارے کا حریرہ پیش کیا۔ پھر جب پینے کی چیز مانگی تو ایک بڑے پیالے میں دودھ حاضر کیا اس کے بعد ایک اور چھوٹے پیالے میں پانی لائیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خوشی کے لئے ایثار گوارا کیا:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تمنا تھی کہ وہ بھی ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے قدموں کے نیچے دفن ہوں لیکن کہہ اس

Marfat.com

لئے نہیں سکتے تھے کہ گو شرعاً مردوں سے زیر خاک پردہ نہیں تاہم ادباً دفن کے بعد بھی وہ اپنے کو غیر محرم ہی سمجھتے تھے۔ نزع کے وقت آپ رضی اللہ عنہ اس خلش سے بے تاب تھے آخر اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھیجا کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام کہو اور عرض کرو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی تمنا ہے کہ وہ اپنے رفیقوں کے پہلو میں دفن ہو۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگرچہ وہ جگہ میں نے خود اپنے لئے رکھی تھی مگر عمر (رضی اللہ عنہ) کے لئے خوشی سے یہ ایثار گوارا کرتی ہوں۔

دین اور شریعت کو عقل کے پیمانہ سے ناپنے والے:

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا ایک تابعی عورت تھیں اور بڑی عالمہ فاضلہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خصوصی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ (رمضان کے مہینے میں) کسی عورت کو حیض آ جائے تو (ان دنوں کے) روزوں کی قضا رکھتی ہے اور (عموماً) ہر مہینہ حیض آتا رہتا ہے رمضان ہو یا غیر رمضان (ان دنوں کی) نمازوں کی قضا نہیں پڑھتی (یہ نماز اور روزے میں فرق کیوں ہے؟) آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تو دین اور شریعت کو اپنی عقل کے معیار سے جانچنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ تو ان لوگوں کا طریقہ تھا جو حروراء بستی میں رہتے ہیں۔ (حروا بستی کے لوگ ہر شرعی بات کو اپنی عقل کے پیمانہ سے ناپتے تھے)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن العاص جب غزوہ سلاسل سے واپس آئے تو دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں سب سے زیادہ کس کو محبوب رکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مردوں کی نسبت کیا سوال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے باپ کو۔ ایک دن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو سمجھایا کہ تم عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی نقل نہ کیا کرو وہ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں۔

چہرہ کھول دیتیں:

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سفر حج میں ہمارے قریب سے حاجی لوگ گزرتے تھے اور ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھیں چونکہ احرام میں عورت کو منہ پر کپڑا لگانا منع ہے اس لئے ہمارے چہرے کھلے ہوئے تھے اور چونکہ پردہ کرنا حج میں بھی لازم ہے اس لئے جب حاجی لوگ ہمارے برابر سے گزرتے تھے تو ہم بڑی سی چادر کو سر سے گرا کر چہرے کے سامنے لٹکا لیتیں تھیں اور جب حاجی لوگ آگے بڑھ جاتے تو ہم لوگ چہرہ کھول لیتیں تھیں۔

رات کو سوتے وقت کرنے کا ایک عمل:

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ روزانہ رات کو جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لاتے تو سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر ہاتھ کی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان میں اس طرح پھونک مارتے تھے کہ کچھ تھوک بھی پھونک کے ساتھ نکل جاتا تھا پھر دونوں ہتھیلیوں کو پورے بدن پر جہاں تک ممکن ہوتا تھا پھیر لیتے تھے یہ ہاتھ پھیرنا' سر اور چہرے سے اور سامنے کے حصہ سے شروع فرماتے تھے اور یہ عمل تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔

بیماری کا ایک عمل:

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ بھی بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی تکلیف ہوتی تھی تو اپنے جسم پر معوذتین پڑھ کر دم کیا کرتے تھے (جس کا طریقہ ابھی اوپر گزرا ہے) پھر جس مرض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس میں میں یہ کرتی تھی کہ دونوں سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھ پر دم کر دیتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو آپ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پھیر دیتی تھی۔

ہر مرض کو دور کرنے کے لئے:

ہر مرض کو دور کرنے کے لئے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہم میں سے کسی کو جب کوئی تکلیف ہوتی تھی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کی جگہ پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ پڑھتے تھے:

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں فرما دے کہ جب وہ نیک کام کریں تو خوش ہوں اور جب گناہ کر بیٹھیں تو استغفار کریں۔''

اچھے اخلاق:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ مومن بندہ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے راتوں رات نماز میں کھڑے رہنے والے اور دن بھر روزہ رکھنے والے آدمی کا درجہ پالیتا ہے۔

اخلاق اچھے کر دے:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے تو میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔''

Marfat.com

۳۶۰ جوڑوں کا شکریہ:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑوں کو پیدا کیا ہے (اور ہر جوڑ کی جانب سے بطور شکریہ صدقہ کرنا لازم ہے) پس جس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا اور استغفر اللہ کہا اور کوئی پتھر یا کانٹا یا ہڈی لوگوں کے راستہ سے ہٹا دی یا بھلائی کا حکم کر دیا یا برائی سے (کسی کو) روک دیا (اور ان میں سب یا تھوڑا ملا کر ایک ہی کی تعداد ۳۶۰ ہوگئی وہ اس دن اس حال میں چلتا پھرتا ہوگا کہ اس نے اپنی جان کو دوزخ سے بچالیا۔

اللہ کے بندے مزے اڑانے والے نہیں:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر تو (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو تجھے دنیاوی زندگی گزارنے کے لئے اتنا مختصر سا سامان کافی ہونا چاہئے جتنا مسافر ساتھ لے کر چلتا ہے اور مالداروں کے پاس نہ بیٹھنا اور کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھنا جب تک کہ اسے پیوند لگا کر نہ پہن لے؟ مزے اڑانے سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے مزے اڑانے والے نہیں ہوتے۔

انہیں بد دعا نہ دو:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ایک مرتبہ چند یہودیوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی اور اس موقع پر (دبی زبان میں انہوں) نے کہا السام علیکم (یعنی السلام کے بجائے السام کہہ دیا۔ سلام سلامتی کو اور سام موت کو کہتے ہیں انہوں نے بد دعا دینے کی نیت سے یہ سمجھ کر ایسا کہا کہ سننے والوں کی سمجھ میں نہ آئے گا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سن لیا اور فوراً

Marfat.com

جواب دیا اور فرمایا کہ تم پر موت ہو اور لعنت ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! بے شک اللہ رحیم ہے ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ تم کو اس طرح جواب نہیں دینا چاہئے تھا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ انہوں نے کیا کہا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کو جواب میں وعلیکم کہہ دیا یعنی ان کو موت کی بددعا دے دی پس میری بددعا ان کے حق میں قبول ہوگی اور میرے حق میں ان کی بددعا قبول نہ ہوگی۔

یہ تیرے لئے کفارہ ہے:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نئے کپڑے پہنے اور کپڑے پہننے کے بعد گھر میں چل پھر کر اپنے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی کہ اس دوران میرے والد محترم امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے مجھے دیکھتے ہوئے فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا)! تجھے معلوم نہیں کہ جب بندے کے دل میں دنیوی رغبت پیدا ہو جائے تو اللہ عزوجل اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر ان کپڑوں کو اتار کر خیرات کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ تیرے لئے کفارہ ہے۔

Marfat.com

فضائل ومناقب

اہل بیت نبوی ﷺ میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خاص مرتبہ حاصل تھا اس بناء پر کتاب اللہ کا ترجمان' سنت رسول ﷺ کا پیروکار اور احکامِ اسلامی کا معلم ان سے بہتر کون ہوسکتا تھا اور لوگ حضور نبی کریم کو صرف جلوت میں دیکھتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہا خلوت وجلوت دونوں میں دیکھتی تھیں۔ صحیح بخاری شریف میں آپ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بارے میں منقول ہے کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عام عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کے کھانے کو عام کھانوں پر۔ خود حضور نبی کریم ﷺ کو رویائے صادقہ نے ان کو حرم نبوی میں ہونے کی خوشخبری سنائی۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بستر کے سوا کسی دوسری زوجہ کے بستر پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ رضی اللہ عنہا کے آستانہ پر اپنا سلام بھیجا۔ دوبار ناموسِ اکبر کو ان مادی آنکھوں سے دیکھا۔ عالم ملکوت کی صدائے بے جہت نے ان کی عفت وعصمت پر شہادت دی۔ نبوت کے الہام صادق نے ان کو آخرت میں پیغمبر کی چہیتی بیویوں میں ہونے کی بشارت سنائی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ میں فخر نہیں کرتی' بلکہ بطور واقعہ کے کہتی ہوں کہ خدا نے مجھ کو نو باتیں ایسی عطا کی ہیں جو دنیا میں میرے سوا کسی اور کو نہیں ملیں۔ خواب میں فرشتے نے حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے میری صورت پیش کی۔ جب میں سات برس کی تھی تو آپ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا۔ جب میں نو برس کی تھی تو میری رخصتی ہوئی۔ میرے سوا کوئی اور کنواری بیوی آپ ﷺ کی نہ تھی۔ آپ ﷺ جب

Marfat.com

میرے بستر پر ہوتے تب بھی وحی آتی تھی میں آپ ﷺ کی محبوب ترین بیوی تھی۔ میری شان میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آپ ﷺ نے میری گود میں سر رکھے ہوئے وصال فرمایا۔

علمی حیثیت:

علمی حیثیت سے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نہ صرف عام عورتوں پر اور نہ صرف امہات المومنین پر اور نہ صرف خاص خاص صحابیوں پر بلکہ چند بزرگوں کو چھوڑ کر تمام صحابہ پر فوقیت عام حاصل تھی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسی مشکل بات کبھی پیش نہیں آئی کہ جس کو ہم نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق کچھ معلومات ہم کو نہ ملی ہوں۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی سنتوں کا جاننے والا اور رائے میں اگر اس کی ضرورت پڑے ان سے زیادہ فقیہہ اور آیتوں کے شانِ نزول اور فرائض کے مسئلہ کا واقف کار ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حلال وحرام وعلم وشاعری اور طب میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت عطاء بن ابی الرباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ فقیہہ سب سے زیادہ صاحب علم اور عوام میں سب سے زیادہ اچھی رائے والی تھیں۔

امام زہری رضی اللہ عنہ جو تابعین کے پیشوا ہیں فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عالم تھیں بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان سے فقہی مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔

حاکم کی ایک روایت میں منقول ہے کہ قرآن، فرائض، حلال وحرام، فقہ، شاعری،

Marfat.com

طب' عرب کی تاریخ اور نسب کا ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی عالم عرب میں نہ تھا۔

حفظ حدیث اور سنن نبوی ﷺ کی اشاعت کا فرض گو دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی ادا کرتی تھیں تاہم ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے رتبہ کو ان میں سے کوئی بھی نہیں پہنچ پایا۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بہت سی حدیثیں زبانی یاد رکھتی تھیں لیکن اُم المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے برابر انہیں حدیثیں یاد نہ تھیں۔

امام زہری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اگر تمام مردوں کا اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا علم ایک جگہ جمع کیا جاتا تو ام المومنین ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علم ان میں سب سے وسیع ہوتا۔

اجتہاد:

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا سب سے اہم پہلو اجتہاد ہے جہاں آپ رضی اللہ عنہا نہ صرف عورتوں میں بلکہ مردوں میں بھی ممتاز نظر آتی ہیں۔ کتاب و سنت اور فقہ و احکام میں آپ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق' حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ' حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے ساتھ بے تکلف ان کا نام لیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابو یونس رضی اللہ عنہ' ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ایک غلام تھے اور کتابت کے فن سے واقف تھے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کے ہاتھ سے اپنے لئے قرآن مجید لکھوایا تھا۔ اختلاف قرأت کا اثر عجم کے میل جول سے عراق میں سب سے زیادہ تھا عراق کے ایک صاحب ان سے ملنے آئے تو درخواست کی کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا! مجھے اپنا قرآن دکھایئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے وجہ دریافت کی تو کہا کہ ہمارے ہاں قرآن مجید اب تک لوگ بے ترتیب پڑھتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنے قرآن مجید کی

Marfat.com

ترتیب آپ رضی اللہ عنہا ہی کے قرآن مجید کے مطابق کر دوں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سورتوں کے آگے پیچھے ہونے میں کوئی نقصان نہیں پھر اپنا قرآن نکال کر ہر سورت کی پہلی آیات پڑھ کر لکھوا دیں۔

عادتِ کریمہ:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جس آیت کا مطلب سمجھ میں نہ آتا خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیتیں چنانچہ صحیح حدیثوں میں متعدد آیتوں کی نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ رضی اللہ عنہا کا سوال مذکور ہے۔ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو اللہ عزوجل کی جانب سے حکم تھا کہ تمہارے گھروں میں خدائی جو آیتیں اور حکمت کی جو باتیں پڑھ کر سنائی جا رہی ہیں ان کو یاد کیا کرو۔ اس حکم کی تعمیل بھی ضروری تھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں قرآن مجید کی بڑی بڑی سورتیں نہایت غور وفکر اور خشوع وخضوع سے تلاوت فرماتے تھے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان نمازوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوتی تھیں۔

قرآن مجید کا نزول حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سوا کسی اور بیوی کے بستر پر نہیں ہوا۔ قرآن مجید اترتا تو پہلی آواز آپ رضی اللہ عنہا کے کانوں میں ہی پڑتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء جب اتریں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ الغرض یہ اسباب و مواقع ایسے تھے کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو قرآن مجید کی ایک ایک آیت کی طرز قرأت، محمل معنوی، موقع استدلال اور طریقہ استنباط پر عبور کامل حاصل ہو گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا مسئلہ کے جواب کے لئے پہلے عموماً قرآن پاک کی طرف رجوع کرتی تھیں۔ عقائد و فقہ و احکام کے علاوہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و سوانح و بعض جو آپ رضی اللہ عنہا کے سامنے کی چیزیں تھیں اور جن کا تعلق تاریخ و خبر سے ہے وہ قرآن مجید ہی کے حوالہ سے بیان کرتی تھیں۔

ایک مرتبہ چند صاحب زیارت کو آئے اور عرض کیا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا! حضور نبی

Marfat.com

کریم ﷺ کے کچھ اخلاق بیان فرمائیے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے آپ ﷺ کا اخلاق سرتاپا قرآن تھا۔ پھر دریافت کیا کہ آپ ﷺ کی عبادت کا کیا طریقہ تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم سورۂ مزمل نہیں پڑھتے۔

علم حدیث:

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے قربت کی بناء پر بے شمار احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا دیگر ازواجِ مطہرات کی نسبت حضور نبی کریم ﷺ کے زیادہ نزدیک رہیں یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمودات کو سنا اور ان کے مطالب و معانی کو حضور نبی کریم ﷺ سے سمجھے۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کے پاس رہنے میں آپ رضی اللہ عنہا سے چند مہینے زیادہ ہیں لیکن ایک تو فہم اور ادراک اور سمجھ اور استعداد کا اختلاف دوسرے یہ کہ ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا ضعیف العمر تھیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے وصال سے پیشتر ہی خدمت گزاری سے بھی معذور ہو چکی تھیں جبکہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نوجوان تھیں اور نوجوانی کے سبب سے بھی ان کی عقلی اور دماغی قوتوں میں روز افزوں ترقی تھی اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کی اخیر عمر تک ہمیشہ خدمت گزار اور شرف صحبت سے ممتاز رہیں اس لئے ان کو حضور نبی کریم ﷺ کے احوال اور احکام سے زیادہ واقفیت تھی۔ ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسری ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آئیں اس پر بھی ان کو آٹھ روز میں ایک دن خدمت گزاری کا موقع ملتا تھا جبکہ ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو آٹھ دنوں میں دو دن یہ شرف حاصل ہوتا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہا کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ نہ صرف ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نہ صرف عام عورتوں بلکہ مردوں میں بھی چار پانچ کے سوا کوئی ان کی

Marfat.com

برابری کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مثلاً حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ' حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ' حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا شرف صحبت' اختصاصِ کلام اور قوتِ فہم وذکا میں آپ رضی اللہ عنہا سے بہت زیادہ تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہا کو زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت زیادہ نصیب ہوئی جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا فقہی مسائل بالخصوص عورتوں کے شرعی مسائل سے بخوبی آگاہ تھیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات کردہ احادیث کی کل تعداد دو ہزار دوسو دس ہے جن میں سے صحیحین میں دوسو چھیاسی حدیثیں موجود ہیں اوران احادیث میں ایک سو چوہتر حدیثیں مشترک ہیں۔ چون احادیث ایسی ہیں جو صرف بخاری شریف میں ہیں جبکہ اٹھاون احادیث صرف مسلم شریف میں ہیں۔ اس حساب سے بخاری شریف میں آپ رضی اللہ عنہا کی دوسو اٹھائیس اور مسلم شریف میں دوسو بتیس احادیث موجود ہیں جبکہ بقیہ احادیث دیگر کتب حدیث میں موجود ہیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایتوں میں غلطی کم ہونے کا ایک خاص سبب یہ بھی ہے عام لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ اگر کوئی بات سن لیتے یا کوئی واقعہ دیکھ لیتے تو اس کو اسی طرح روایت کردیتے تھے۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ جب تک آپ رضی اللہ عنہا واقعہ کو اچھی طرح سمجھ نہیں لیتی تھیں اسے روایت نہیں کرتی تھیں۔ اگر آپ رضی اللہ عنہا کو کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تو آپ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو بار بار پوچھ کر تصدیق کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا جس روایت کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ نہیں سنتی تھیں بلکہ دوسروں سے حاصل کرتی تھیں ان میں سخت احتیاط کرتی تھیں اور اچھی طرح جانچ لیتی تھیں تب اس پر اعتماد کرتی تھیں۔

قوتِ حافظہ:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہترین حافظہ کی مالک تھیں۔ بچپن

Marfat.com

لڑکپن اور جوانی کی ہر بات آپ رضی اللہ عنہا کو آخری وقت تک یاد تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ہونے والے ہر واقعہ کو جانتی تھیں اور انہیں من وعن بیان کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے اسی بہترین حافظہ کی بدولت بے شمار احادیث آپ رضی اللہ عنہا کو زبانی یاد تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی بیان کی گئی بات کو اسی طرح بیان کرتی تھیں جس طرح آپ رضی اللہ عنہا نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔

بحیثیت مفتی:

ابن سعد کی روایت ہے کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' خلیفہ اول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہی مفتی کا منصب حاصل کر چکی تھیں اور مختلف شرعی مسائل پر فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی آپ رضی اللہ عنہا فتویٰ دیا کرتی تھیں۔

لوگ مسائل دریافت کرتے تھے:

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حج کبھی نہ چھوڑتی تھیں۔ موسم حج میں آپ رضی اللہ عنہا کے خیمہ میں جو کوہِ ثبیر کے دامن میں نصب ہوتا تھا سائلوں کا ہجوم رہتا تھا۔ کبھی آپ رضی اللہ عنہا خانہ کعبہ میں آبِ زمزم کی چھت کے نیچے بیٹھ جاتیں اور تشنگانِ علم سامنے براجمان ہو جاتے۔ لوگ آپ رضی اللہ عنہا سے ہر قسم کے شرعی مسائل دریافت کرتے اور آپ رضی اللہ عنہا قرآن وحدیث سے ان کو شرعی مسائل بیان کرتی تھیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف کو ختم کرنا:

جن مسائل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف پیش آتا وہ فیصلہ کے لئے آپ رضی اللہ عنہا سے رجوع کرتے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے اور عرض کی مجھے ایک مسئلہ میں اصحابِ محمد ﷺ کا اختلاف بہت شاق گزرا آپ رضی اللہ عنہا کی رائے کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے اس کا جواب دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اس جواب

Marfat.com

سے تسلی ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے بعد اب میں کسی سے اس مسئلہ کو نہ پوچھوں گا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے کہ اگر اتفاقاً کسی نے وتر تہجد کے خیال سے نہیں پڑھی اور صبح ہو گئی تو وتر کا وقت نہیں رہتا لوگوں کو تسکین نہ ہوئی تو وہ آپ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہو جانے پر بھی وتروں کو ادا فرمالیا کرتے تھے۔

قیام گاہ لاکھوں مسلمانوں کے قلوب کا مرکز:

موسم حج میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قیام گاہ لاکھوں مسلمان قلوب کا مرکز بن جاتی تھی۔ عورتیں چاروں طرف سے گھیر لیتیں اور آپ رضی اللہ عنہا امام کی صورت میں آگے آگے ہوتیں اور تمام عورتیں پیچھے پیچھے چلتیں۔ اسی درمیان میں رشد و ہدایت کے فرائض بھی انجام پاتے۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دیکھا جس کی چادر میں صلیب کے نقش و نگار بنے تھے آپ رضی اللہ عنہا نے دیکھتے ہی ڈانٹا اور کہا کہ یہ چادر اتار دو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کپڑوں کو دیکھتے تو پھاڑ ڈالتے۔

عورتیں بارگاہِ نبوت میں مسائل دریافت کرنے کو آیا کرتی تھیں بعض پردہ کے مسائل ہوتے تھے' جو کم فہم بیبیوں کی سمجھ میں نہ آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود حیاء کی وجہ سے اس کی تفصیل نہیں فرما سکتے تھے ایسے موقع پر آپ رضی اللہ عنہا ان کی مدد کرتیں اور اپنے پاس بلا کر مطلب سمجھا دیتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا ان عورتوں کے سوالات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے جوابات ان عورتوں کو بتا دیتی تھیں۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وصال

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری دور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا آخری زمانہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی اس وقت عمر مبارک ۶۷ برس تھی۔ ۵۸ ہجری میں رمضان المبارک کے مہینہ میں بیمار ہوئیں اور چند دنوں تک علیل رہیں۔ دورانِ بیماری اگر کوئی آپ رضی اللہ عنہا کی خیریت دریافت کرتا تو آپ رضی اللہ عنہا فرماتیں کہ کاش! میں پتھر ہوتی یا پھر کسی جنگل کی جڑی بوٹی ہوتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دورانِ بیماری حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تامل کا اظہار کیا تو بھانجوں نے سفارش کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حاضر ہو کر کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا کا نام ازل سے ام المومنین تھا اور آپ رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب بیوی تھیں' رفقا سے ملنے میں اب آپ رضی اللہ عنہا کو اتنا ہی وقفہ باقی ہے کہ روح بدن سے پرواز کر جائے۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہا ہی کے ذریعہ تیمم کی اجازت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی شان میں قرآن کی آیتیں نازل ہوئیں جو اب روز و شب پڑھی جاتی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! مجھے اس تعریف سے معاف رکھو مجھے یہ پسند ہے کہ میں معدوم محض ہوتی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ ہجری کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر مدینہ میں آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق آپ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے باہر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ روایات میں آتا

Marfat.com

ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں لوگوں کا جمِ غفیر تھا اور حد نگاہ لوگ ہی لوگ نظر آتے تھے۔
آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی جو ان دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بھانجوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو قبر مبارک میں اتارا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک جنت البقیع میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جب آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر ملی تو انہوں نے فرمایا کہ بے شک عائشہ (رضی اللہ عنہا)' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی تھیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا بلاشبہ جنت میں اعلیٰ مقامات کی حقدار ہیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ترکہ میں ایک جنگل چھوڑا جو آپ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے حصہ میں آیا۔ اس جنگل کو بعد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ درہم کے عوض خریدا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے وہ رقم غرباء و مساکین میں تقسیم فرمادی۔ اس کے علاوہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ تبرکات بھی ترکہ میں چھوڑے۔

Marfat.com

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سوکنیں

(دیگر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے دلی محبت تھی اور یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے بے شمار مقامات پر ان کی تعریف کی اور ان کے حسن سلوک سے متاثر نظر آئیں۔ اگر کسی معاملہ میں ان کے درمیان اختلاف بھی پایا گیا تو وہ سگی بہنوں میں بھی ہو جاتا ہے اور یہ تو پھر سوکنیں تھیں۔ ذیل میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سوکنوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا:

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام مبارک ''خدیجہ (رضی اللہ عنہا)'' ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام ہند اور لقب طاہرہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنی پاکیزگی اور حسن خلق کی بنا پر طاہرہ کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا پندرہ برس قبل عام الفیل ۵۵۵ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام خویلد بن اسد تھا جبکہ والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد بن اسد ایک کامیاب تاجر تھے اور اپنی آسودگی کی وجہ سے قریش میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جب سن بلوغت کو پہنچیں تو آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ابوہالہ بن بناش تمیمی نامی شخص سے ہوا۔ ابوہالہ بن بناش سے آپ رضی اللہ عنہا کے دولڑکے تولد ہوئے جن میں سے بڑے بیٹے کا نام ہالہ تھا جو زمانہ جاہلیت میں ہی مارا گیا جبکہ دوسرے بیٹے کا نام ہند تھا جس کے بارے میں آتا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ ابوہالہ

Marfat.com

حرب الفجار کی جنگ میں مارے گئے۔ ابو ہالہ کے مرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کے کاروبار کو سنبھالتے ہوئے تجارت شروع کر دی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنا زیادہ وقت خانہ کعبہ میں بسر کرتی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ تجارتی امور کو بھی دیکھا کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے کاروبار کو چلانے والوں میں بے شمار لوگ شامل تھے جو آپ رضی اللہ عنہا کا مال تجارت کی غرض سے لے کر جاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا ان لوگوں کے سامنے اپنے خدام کو بھی بھیجا کرتی تھیں جو آپ رضی اللہ عنہا کو سامانِ تجارت کی فروخت سے متعلق آگاہ کرتے تھے۔ ان دنوں حضور نبی کریم ﷺ کا شہرہ مکہ مکرمہ میں پھیل چکا تھا اور لوگ آپ ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جب آپ ﷺ کا شہرہ سنا تو آپ ﷺ کو بلوایا اور اپنا سامان تجارت کی غرض سے دے کر ملک شام روانہ کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک خاص غلام میسرہ کو بھی روانہ کیا اور اسے تاکید فرمائی کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی عادات واطوار کا مشاہدہ کرے اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ آنے دے۔

حضور نبی کریم ﷺ سامانِ تجارت لے کر ملک شام روانہ ہو گئے۔ میسرہ آپ ﷺ کی ہر بات پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے سامانِ تجارت نہایت احسن طریقے سے فروخت کیا اور واپس مکہ مکرمہ آ کر نہایت ایمانداری کے ساتھ تمام مال کا حساب و کتاب اور رقم ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دی۔ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے اخلاق اور ایمانداری سے بے حد متاثر ہوئیں۔ اس دوران میسرہ نے بھی آپ ﷺ کی ایمانداری اور دیانت داری کے قصے بیان کئے۔

ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس کا ذکر اپنے چچا حضرت ابوطالب سے کیا۔ حضرت ابوطالب نے آپ ﷺ کو ان سے نکاح کا مشورہ دیا جس کے بعد بیس اونٹ حق مہر پر ام المومنین

Marfat.com

حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضور نبی کریم ﷺ کا نکاح ہو گیا۔ بوقت نکاح آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک چالیس برس اور حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک پچیس برس تھی۔ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے نکاح کے بعد اپنا تمام مال آپ ﷺ کے سپرد کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک جب چالیس برس ہوئی تو آپ ﷺ پر غارِ حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی۔ وحی کے نزول کے بعد جب آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ پر کپکپاہٹ طاری تھی۔ آپ ﷺ نے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو۔ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو کمبل اوڑھا دیا اور کپکپی کی وجہ دریافت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس اللہ عزوجل نے اپنے فرشتہ جبرائیل (علیہ السلام) کو بھیجا جس نے مجھے نبی ہونے کی بشارت دی اور وہ میری جانب وحی لے کر آیا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ ﷺ گھبرایئے نہیں، آپ ﷺ غریبوں کا خیال رکھنے والے ہیں، امانت دار ہیں اور ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ لوگ آپ ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو جس منصب کے لئے چنا ہے اس میں آپ ﷺ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔ اس کے بعد ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، آپ ﷺ کو لے کر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو الہامی کتب کا عالم تھا اور عیسائی مذہب پر عمل پیرا تھا۔ ورقہ بن نوفل نے جب آپ ﷺ کا بیان سنا تو فوراً بول اٹھا کہ بے شک یہ وہی ہے جو حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام پر اترا تھا۔ کاش میں اس زمانے تک زندہ رہوں جب آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو اس جگہ سے نکال دے گی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جب ورقہ بن نوفل کی باتیں سنیں تو آپ ﷺ سمجھ گئے کہ مجھے جس منصب کے لئے چنا گیا ہے وہ راہ بہت ہی کٹھن ہے اور میرے اپنے میرے مخالف ہو جائیں گے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کو لے کر گھر چلی آئیں اور آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کر کے ایمان لے آئیں۔ ام المومنین

Marfat.com

حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کے اعلانِ نبوت کے بعد ہر مشکل گھڑی میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا۔ جب لوگ حضور نبی کریم ﷺ کا مزاق اڑاتے اور انہیں تنگ کرتے تو آپ رضی اللہ عنہا اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کی ڈھارس بندھاتی اور ان کو حوصلہ دیتی تھیں۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے اہل خانہ سمیت شعب ابی طالب میں محصور کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس وقت بھی حضور نبی کریم ﷺ کے حوصلہ کو پست نہ ہونے دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب کفار میری بات کو سن کرنا گواری کا اظہار کرتے تھے تو اس وقت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) میری ڈھارس بندھاتی تھیں اور پھر میرے دل کو سکون مل جاتا تھا۔

ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا صحیح معنوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی خیر خواہ اور بہترین مشیر تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کو بھی آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ صحیح بخاری شریف کی روایت ہے کہ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد ایک مرتبہ ان کی بہن حضرت ہالہ رضی اللہ عنہا کسی کام کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ سے ملنے آئیں تو جب انہوں نے دروازہ پر آنے کے بعد اندر آنے کے لئے اجازت مانگی تو حضور نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے ان کی آواز سننے بعد آنسو چھلک پڑے کیونکہ ان کی آواز ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ملتی تھی۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت آپ ﷺ کے پاس تشریف فرما تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ ایک بوڑھی عورت کے لئے روتے ہیں جبکہ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو بے شمار بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جواباً فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! انہوں نے میری اس وقت تصدیق کی تھی جب سب لوگوں نے میری تکذیب کی اور وہ اس وقت اسلام لائی تھیں جب سب لوگ کافر تھے اور انہوں نے میری اس وقت مدد کی تھی جب میرا کوئی مددگار نہ تھا اور میری تمام اولاد بھی انہی سے ہوئی ہے۔

مسلم شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اس وقت حضور نبی کریم ﷺ ام المومنین حضرت

Marfat.com

سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل نے حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایسے گھر کی بشارت دی ہے جو موتیوں سے بنا ہوگا اور اس میں کسی قسم کی مشقت نہ ہوگی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دنیا میں کوئی عورت ایسی نہیں سوائے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے جن سے میں رشک کرتی ہوں اور میں چاہتی تھی کہ میں آپ رضی اللہ عنہا کی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ہو جاؤں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پیار اپنی انہی زوجہ سے تھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ میری سب سے زیادہ خدمت کرنے والی، روزہ دار، تہجد گزار، عبادت گزار، میری غمگسار تھی اور میری تمام اولاد انہی سے تولد ہوئی اور وہ میری بیٹی فاطمہؓ (رضی اللہ عنہا) کی ماں ہیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال 10 نبوی میں ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ پچیس برس پر محیط ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مبارک میں اتارا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت المعلیٰ میں سپردِ خاک کیا گیا جہاں آج آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کا نام "سودہ" ہے اور آپ رضی اللہ عنہا کا تعلق قریش کے نامور قبیلہ عامر بن لوی سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح سکران رضی اللہ عنہ بن عمرو سے ہوا۔ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کیا آپ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کے ہمراہ اسی وقت ایمان لے آئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا شمار قبولِ اسلام کرنے والے ابتدائی لوگوں میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت سکران رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ حبشہ جانے کے کچھ عرصہ بعد آپ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کے ہمراہ مکہ مکرمہ واپس آ گئیں۔ مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر کا وصال ہو گیا۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگین رہنا شروع ہو گئے۔ اس دوران حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک غم خوار ساتھی کی ضرورت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! مجھے ایک غم خوار ساتھی چاہئے جو میرے گھر اور بچوں کو دھیان رکھ سکے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم کے کہنے پر ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا جسے قبول کر لیا گیا اور یوں ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا چار سو درہم مہر کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا' ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد دوسری عورت تھیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا ۱۰ نبوی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں آئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں کے ہمراہ ۱۳ھ میں مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے بلوایا۔ ۱۰ھ میں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے تو آپ رضی اللہ عنہا بھی ہمراہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے پانچ احادیث مروی ہیں۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے سوا کسی عورت کو نہیں دیکھا کہ مجھے خیال ہوا ہو کہ ان کے قالب میں میری روح ہوتی۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا مزاج کی قدرے تیز تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی حضرت سکران رضی اللہ عنہ سے ایک اولاد عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے ہوئی جنہوں نے جنگ فارس میں شہادت حاصل کی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں درہموں سے بھری ہوئی ایک زنبیل بھیجی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے سمجھا کہ شاید اس میں کھجوریں ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے خادم سے اس بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ اس میں درہم ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انہے حکم دیا کہ یہ تمام درہم فوراً خیرات

Marfat.com

کردو میں سمجھی کہ کھجوریں ہوں گی درہم لے کر ہم کیا کریں گے؟

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا دراز قد اور قدرے فربہ مائل تھیں آپ رضی اللہ عنہا دوسروں سے چھپ نہیں سکتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ رات میں آپ ﷺ کے پیچھے نماز کے لئے کھڑی ہوگئی آپ ﷺ اس قدر دیر تک رکوع میں رہے کہ میں سمجھی کہ میری نکسیر پھوٹنے والی ہے۔ میں نے ایک ہاتھ سے اپنی ناک کو پکڑ لیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب آپ رضی اللہ عنہا کی بات سنی تو مسکرا دیئے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جس کے درجے میں مجھے ہونا سب سے زیادہ پسند ہو۔

ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے اخیر میں وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی تاریخ وصال اور سن وصال کے متعلق کتب سیر میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایثار کرتے ہوئے اپنے حصہ کی باری انہیں دے دی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا گوشہ نشین ہوگئیں اور کبھی گھر سے بلاضرورت باہر نہ نکلیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ پیار تھا اور آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بچپن میں پالا تھا اور انہیں اپنی حقیقی بیٹی ہی سمجھتی تھیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کا نام ''حفصہ'' ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد بزرگوار کا نام حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' آپ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی ﷺ سے پانچ برس قبل تولد ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح خنیس بن خذافہ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد بزرگوار کے اسلام قبول کرنے کے ساتھ ہی

Marfat.com

اپنے شوہر کے ہمراہ دین اسلام قبول کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت خنیس بن خذافہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی۔ ۲ھ میں غزوہ بدر میں حضرت خنیس بن خذافہ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے اور انہی زخموں سے آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کی خواہش ظاہر کی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار کر لی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو انہوں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہاری صاحبزادی کے لئے ایک بہتر رشتہ ہے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لئے بھی ایک بہتر رشتہ ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے فرمایا کہ جب تم نے مجھ سے ان کے نکاح کی خواہش ظاہر کی تو میں خاموش رہا اس لئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ان کا ذکر کیا تھا اور میں ان کا راز تم پر کبھی فاش نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا سے ساٹھ احادیث مروی ہے جنہیں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ ابن سعد میں آپ رضی اللہ عنہا کے اخلاق سے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا صائم النہار اور قائم اللیل تھیں۔ ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے باہمی تعلقات نہایت خوشگوار تھے اور دونوں ایک دوسرے کا خیال رکھتی تھیں۔ صحیح بخاری شریف کی روایت ہے اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں کچھ اہمیت نہ دیتے تھے۔ دین اسلام نے عورتوں کو برابر کے حقوق عطا فرمائے۔ چنانچہ ایک

Marfat.com

مرتبہ میری بیوی نے مجھے کسی معاملہ میں رائے دی تو میں نے ان کو ڈانٹ دیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم میری بات کو برداشت نہیں کرتے جبکہ تمہاری بیٹی (حفصہ رضی اللہ عنہا) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر جواب دیتی ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں فوراً اس کے پاس گیا اور اسے ڈانٹا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر کے جواب دیتی ہو۔ میں تمہیں عذابِ الٰہی سے خبردار کرتا ہوں تم ان (ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کی طرح نہ کرو جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے خود پر فخر کرتی ہیں۔

ابن شہاب کی روایت ہے کہ ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا۔ شام کو ہدیہ کے طور پر کچھ کھانا آیا تو آپ رضی اللہ عنہن نے روزہ افطار کرلیا۔ پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بتانے سے قبل ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام واقعہ بیان کر دیا کہ ہم نے نفلی روزہ رکھا تھا جب افطار کا وقت ہوا تو کچھ کھانا ہدیہ آ گیا جس سے ہم نے روزہ افطار کرلیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کفارے کے لئے ایک روزہ اور رکھ لو۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کو پہلے کلام کرتے دیکھ کر کہا کہ حفصہ (رضی اللہ عنہا) مجھ سے کلام میں سبقت لے گئیں اور وہ سبقت کیوں نہ لیتیں آخر وہ اپنے باپ (حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ) کی بیٹی ہیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے تاریخ وصال کے بارے میں مختلف آراء موجود ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو نمازِ جنازہ مروان نے پڑھائی جو اس وقت مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ان کے بیٹوں نے قبر مبارک اتارا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک جنت البقیع میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کا نام ہند اور کنیت ام سلمہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا تعلق قریش کے مشہور

Marfat.com

خاندان بنومخزوم سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ابوامیہ تھا جن کا شمار مکہ مکرمہ کے رؤساء میں ہوتا ہے اور وہ اپنی سخاوت کی وجہ سے مشہور تھے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ سے ہوا جو ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ' آپ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا ابتدائے اسلام میں ہی اپنے خاوند کے ہمراہ مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت کی اور پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ مکہ مکرمہ آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے والی پہلی خاتون کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ ۲ ھ میں غزوۂ بدر میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے اور ان کا یہ زخم آہستہ آہستہ زہر میں تبدیل ہوتا چلا گیا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ ۴ ھ میں وصال فرما گئے۔ عدت کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی مگر آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں کچھ جواب نہ دیا۔ پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ لے کر گئے جسے آپ رضی اللہ عنہا نے قبول فرما لیا اور یوں آپ رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آ گئیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اولاد نہ تھی جبکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہا کی چار اولادیں تولد ہوئیں جن میں بڑے بیٹے کا نام سلمہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے بیٹے کا نام عمر رضی اللہ عنہ سے تھا جبکہ دو بیٹیاں درہ رضی اللہ عنہا اور زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی تلاوت طرز کے ساتھ کرتی تھیں جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت پسند کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا سے ۳۸۷ احادیث مروی ہیں جنہیں اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا سے علم حدیث حاصل کرنے والوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر جماعت شامل ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا علم میں

Marfat.com

کوئی ثانی نہ تھا اور خواتین کی ایک کثیر تعداد ان سے دین اسلام کے فرائض کے بارے میں آگاہی حاصل کرتی تھیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تاریخ وصال کے متعلق بھی کتب سیر میں مختلف آراء موجود ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں مدفون کیا گیا جہاں آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نہایت حیادار تھیں۔ جب حضور نبی کریم ﷺ' آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آتے تو آپ رضی اللہ عنہا اس وقت اپنی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کو گود میں لے کر بیٹھ جاتیں اور حضور نبی کریم ﷺ انہیں دیکھ کر واپس چلے جاتے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا تو وہ آپ رضی اللہ عنہا سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لے گئے۔

ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زندگی زہد و تقویٰ کے ساتھ بسر کی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کے پاس سونے کا ایک ہار تھا حضور نبی کریم ﷺ سے جب سونے کی بابت احکام معلوم ہوئے تو اپنے اس ہار کو توڑ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے در پر کوئی بھی سوالی خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کی محبت میں ان کے موئے مبارک سنبھال کر رکھے ہوئے تھے جن کی زیارت اکثر و بیشتر لوگوں کو کرواتی رہتی تھیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش:

آپ رضی اللہ عنہا کا نام زینب اور کنیت ام الحکم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا تعلق قریش کے نامور خاندان اسد بن خزیمہ سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اعلانِ نبوت کے کچھ عرصہ بعد ہی دین اسلام قبول فرمالیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کا تعلق قریباً ایک برس تک قائم

Marfat.com

رہا بالآخر کچھ اختلافات کی بناء پر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ بعدازاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ہی اپنے نکاح کا پیغام حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ میں استخارہ کے بغیر کچھ کام نہیں کرتی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا مصلیٰ پر کھڑی ہوگئیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بارے میں وحی نازل ہوئی جس کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوگیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حجاب کی آیت بھی آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت اتری۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو مکان کے باہر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باہم گفتگو میں مشغول تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا ان کو دیکھ کر واپس چلے گئے۔ جب کچھ دیر بعد لوٹے تو وہ وہیں باہم گفتگو کر رہے تھے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حجاب کی آیت نازل ہوئی جس میں اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جب اللہ کے نبی تمہیں بلائیں تم چلے آؤ اور جب کھانا کھا چکو تو چلے جایا کرو اور باتوں میں مت بیٹھ جایا کرو۔ اس آیت کے نزول کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھروں کے باہر پردے لٹکا دیئے۔

ام المومنین حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے گیارہ احادیث مروی ہیں۔ ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہا نہایت نیک خو اور روزہ دار عورت تھیں۔ جبکہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کوئی عورت زینب (رضی اللہ عنہا) سے زیادہ دین دار اور پرہیز گار نہیں دیکھی۔

ام المومنین حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نہایت قانع اور صابر تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی فیاضی کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے فقراء اور مساکین میں سخت کھلبلی پھیل گئی اور وہ پریشان نظر آنے لگے۔ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں

Marfat.com

آپ رضی اللہ عنہا کے پاس سالانہ نفقہ بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس پر کپڑا ڈال کر اپنے خادم سے کہا کہ وہ اسے یتیموں اور بچوں میں تقسیم کر دے۔ جب تمام مال تقسیم ہو گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائی کہ الٰہی! اس سال کے بعد مجھے عمر (رضی اللہ عنہ) کے عطیہ سے فائدہ نہ پہنچانا۔ چنانچہ اسی سال آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ تقویٰ والی، سب سے زیادہ سچ بولنے والی، رشتہ داروں سے عمدہ سلوک کرنے والی اور اللہ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرنے والی تھیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا وصال ۲۰ھ میں ہوا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً ۵۳ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور جنت البقیع میں آپ رضی اللہ عنہا کو سپردِ خاک کیا گیا جہاں آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک مرجع گاہ خلائق ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ:

آپ رضی اللہ عنہا کا نام زینب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ فیاضی میں بے مثل تھیں اس لئے ام المساکین کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے ہوا جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ بعدازاں آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی حق مہر پر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا، ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری زوجہ ہیں جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور جنت البقیع میں مدفون کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں بہت کم عرصہ رہیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کے دیگر حالات وواقعات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً ۳۰ برس تھی۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا اور تعلق قبیلہ خزاعہ کے ایک خاندان بنو مصطلق سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح اپنے ہی خاندان کے ایک شخص مسافع بن صفوان سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے شوہر اور باپ دونوں ہی دین اسلام کے سخت دشمن تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر جب بنو مصطلق پر حملہ کیا گیا تو ان کے تمام مردوں کو قتل کر دیا گیا اور ان کی عورتیں' بچے اور بوڑھے قید کر لئے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہا بھی ان عورتوں میں شامل تھیں۔ جب مالِ غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا' حضرت ثابت ابن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت ابن قیس رضی اللہ عنہ کو ۴ اوقیہ سونا دے کر آپ رضی اللہ عنہا کو لے لیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا اور آپ رضی اللہ عنہا کا نام ''جویریہ'' رکھا۔

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق زوجیت میں آئیں تو آپ رضی اللہ عنہا کے تمام خاندان بنو مصطلق کو رہا کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی تمام زندگی نہایت زہد و تقویٰ کے ساتھ بسر فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہا سے کچھ احادیث بھی مروی ہیں۔ ام المومنین حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا وصال ۵۰ ھ میں ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں سپردِ خاک کیا گیا جہاں آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک مرجع گاہ خلائق ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے لہجہ میں شیرینی اور دلکشی پائی جاتی ہے کہ ملنے والے کے دل میں ان کی قدر و عزت بڑھ جاتی ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کا نام زینب تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا واقعہ خیبر میں بطور مالِ غنیمت آئیں۔ جب مالِ غنیمت تقسیم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں آئیں۔ چنانچہ وہ

Marfat.com

حصہ جو عرب میں بادشاہ یا پیشرو کو ملے اسے صفیہ کہتے ہیں اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا صفیہ کے نام سے مشہور ہو گئیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت سیّدنا ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کو آزاد فرما کر آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اسد الغابہ میں روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نہایت عاقلہ تھیں جبکہ زرقانی میں منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نہایت عاقل، فاضل اور حلیم تھیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہا نے دعا فرمائی کہ کاش مجھے یہ بیماری لگ جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی اور وہ آپ رضی اللہ عنہا کی ہر ضرورت کا خیال رکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہا رو رہی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کی وجہ دریافت فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ ہم تمام ازواج سے افضل ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم روتی کیوں ہو تم ان سے کہہ دیتیں کہ میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام اور چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے شوہر ہیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ میں اور ام المومنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ میں نے ان کے باپ کو برا بھلا کہا اور انہوں نے میرے باپ کو برا بھلا کہا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو ام المومنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو برا کہہ رہی ہو۔

ام المومنین حضرت سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کچھ احادیث بھی مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا حجرۂ مبارک مدینہ منورہ میں علم و عرفان کا مرکز تھا۔ عورتیں آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہوتیں اور مختلف شرعی مسائل دریافت فرماتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ۵۰ ھ میں وصال فرمایا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً ۶۰ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں مدفون کیا گیا جہاں آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک مرجع گاہ خلائق ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت کو بھی آپ رضی اللہ عنہا سے بہتر کھانا پکانے والا نہیں دیکھا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کا نام رملہ جبکہ کنیت ام حبیبہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ابوسفیان رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۱۷ برس قبل تولد ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کے ہمراہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت فرمائی تو عبیداللہ وہاں جا کر عیسائی ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اسے سمجھانے کی بے حد کوشش کی مگر اس نے توبہ نہ کی۔ آپ رضی اللہ عنہا دین اسلام قبول کرنے کے بعد اس پر قائم رہیں۔ عبیداللہ نے عیسائی بننے کے بعد شراب نوشی شروع کر دی اور اسی حالت میں مر گیا۔

عبیداللہ کے مرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً ۳۶ برس تھی۔ جس وقت مشرکین مکہ نے معاہدہ حدیبیہ کی خلاف ورزی کی اور اسے ختم کرنے کا اعلان کیا تو آپ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے وہ مدینہ منورہ تشریف لائے تا کہ معاہدہ کو بچا سکیں۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کیا اور جب وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر لیٹنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر مبارک پر لیٹنے سے منع فرما دیا۔

ام المومنین حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے قریباً ۶۵ احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جو شخص روزانہ بارہ

Marfat.com

رکعت نفل نماز ادا فرمائے گا اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کیا جائے گا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس فرمانِ نبوی ﷺ کو سننے کے بعد تا زندگی بارہ رکعت نفل نماز کو اپنی زندگی کے معمولات میں شامل فرمالیا۔ آپ رضی اللہ عنہا فطرتاً نیک مزاج تھیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی ہر ضرورت کا خیال رکھتی تھیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ۴۴ ھ میں اپنے بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں وصال فرمایا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً ۷۳ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں مدفون کیا گیا جہاں آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا کا نام میمونہ ہے اور آپ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حارث بن حزن اور والدہ کا نام ہند بنت عوف ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی سے ہوا۔ نکاح کے کچھ عرصہ بعد ہی طلاق ہوگئی۔ بعدازاں آپ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح ابورہم بن عبدالعزیٰ سے ہوا جس نے ۷ ھ میں انتقال فرمایا۔

۷ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ جب عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے تو وہیں حالت احرام میں آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم ﷺ کی آخری زوجہ تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے کبھی نکاح نہیں کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا سے ۴۶ احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ کر لیٹتے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میمونہ (رضی اللہ عنہا) اللہ عزوجل سے ڈرنے والی اور نہایت صلہ رحمی کرنے والی ہیں۔

ایک مرتبہ ایک عورت ام المومنین حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ میں بیمار تھی تو میں نے منت مانگی کہ جب میں شفایاب ہو جاؤں

Marfat.com

گی اس وقت میں بیت المقدس جا کر نماز پڑھوں گی۔ اب میں بیت المقدس جا رہی ہوں اور آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم یہیں رہو اور مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھ لو کیونکہ یہاں نماز پڑھنے کا ثواب بیت المقدس اور دیگر مساجد میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا زیادہ ہے۔

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہا نے کسی سے قرض لے لیا تو قرض دینے والے نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا اس قرض کو کس طرح لوٹائیں گی؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جب کوئی شخص اس نیت سے قرض لے کہ اس نے اس کو لوٹانا ہے تو اللہ عزوجل اس کے قرض کا خود ضامن ہوتا ہے۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہم سب میں سب سے زیادہ پرہیزگار اور متقی تھیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ۵۱ ھ میں وصال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا وصال مقامِ سرف میں ہوا جہاں سے آپ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ آئی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی اور جب آپ رضی اللہ عنہا کا جنازہ اٹھایا گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جنازہ آہستہ سے لے کر چلو اور زیادہ حرکت نہ دو کیونکہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ اور ہماری ماں کا جنازہ ہے۔

❁❁❁

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی اولاد

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا:

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا تمام بہنوں میں سب سے بڑی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس برس قبل تولد ہوئیں۔ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کم سنی میں آپ رضی اللہ عنہا کے خالہ زاد حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ بن ربیع بن عبد شمس سے ہوا جو ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سگی بہن ہالہ بنت خویلد کے بیٹے تھے۔

حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ شریف النفس اور نہایت نیک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ تجارت کرتے تھے اور جب کبھی سفر سے لوٹتے تو سب سے پہلے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خواہش تھی کہ وہ اپنی بیٹی زینب (رضی اللہ عنہا) کی شادی ان سے کریں۔ انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا تامل اس رشتہ کو منظور کر لیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نبوت کا اعلان کیا تو حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئیں جبکہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ اس وقت تجارت کی غرض سے مکہ مکرمہ سے باہر تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ لوٹے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور حضرت سیّدہ زینب

Marfat.com

رضی اللہ عنہا کے ایمان سے متعلق سنا تو کشمکش میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کو جواب دیا کہ میں اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینے سے لئے گھبراتا ہوں کہ میری قوم کہیں یہ نہ کہے کہ اپنی بیوی کی وجہ سے اس نے اپنے آباؤ اجداد کے مذہب کو چھوڑ دیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر دو صاحبزادیاں حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی شادی ابولہب کے بیٹوں سے ہوئی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت کے بعد ابولہب کے بیٹوں نے ان دونوں کو طلاق دے دی۔ قریش نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ پر بھی سختی کی کہ وہ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں مگر انہوں نے طلاق نہ دی۔

۲ھ میں جب حق و باطل کے درمیان پہلا معرکہ میدانِ بدر میں پیش آیا اور اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمایا تو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ بھی قیدی بن کر آئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو ان قیدیوں کے قرابت دار تھے انہوں نے ان قیدیوں کی رہائی کے بدلہ میں فدیہ ادا کر کے ان کو آزاد کروا دیا۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو جب حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے قید کی خبر ملی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہار جو کہ والدہ ماجدہ ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بوقت شادی آپ رضی اللہ عنہا کو دیا تھا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تا کہ اس کے بدلہ میں حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی رہائی عمل میں آسکے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ ہار دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پیاری بیوی یاد آگئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو وجہ دریافت کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میری بیوی اور تمہاری ماں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کا ہار ہے۔ یہ ہار میری بیٹی کے پاس میری بیوی کی نشانی ہے اگر تم کہو تو میں اس ہار کو لوٹا دوں اور ابوالعاص (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ یہ ہو کہ وہ مکہ مکرمہ واپس جا کر میری بیٹی کو صحیح سلامت مدینہ منورہ بھیج دیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر سرِ تسلیم خم کر دیا۔

Marfat.com

حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو اس شرط پر رہا کر دیا گیا کہ وہ مکہ مکرمہ جا کر حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ بھیج دیں گے۔ آپ ﷺ نے اس مقصد کے لئے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ہمراہ بھیج دیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے نواح میں جہاں آج مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا واقع ہے وہاں قیام کیا اور حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے حسب وعدہ اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ساتھ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو ان کے پاس بھیج دیا جہاں سے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ' آپ رضی اللہ عنہا کو لے کر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔

روایات میں آتا ہے کہ جس وقت کنانہ' حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو لے کر مکہ مکرمہ سے نکلنے لگے تو قریش نے انہیں روک لیا۔ ہبار نے آگے بڑھ کر حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے اونٹ کو نیزہ مارا جس سے آپ رضی اللہ عنہا نیچے گر پڑیں۔ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا ان دنوں حاملہ تھیں اس طرح گرنے سے آپ رضی اللہ عنہا کا حمل ساقط ہو گیا۔ کنانہ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اس نے قریش کو للکار دیا۔ اس دوران حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ جو کہ مسلمان نہ ہوئے تھے وہ آ گئے اور انہوں نے ہبار کو جانے دیا۔

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا جب حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچیں تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے گلے سے لگا لیا اور پیار کیا۔ پھر جب آپ ﷺ کو ہبار اور اس کے ساتھیوں کی گستاخی کے بارے میں علم ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ جب تم ان پر قابو پا لو تو ان کو قتل کر دینا۔

حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو مکہ مکرمہ تو بھیج دیا مگر وہ آپ رضی اللہ عنہا کی جدائی کو برداشت نہ کر پائے۔ آپ رضی اللہ عنہ چونکہ شریف النفس اور دیانت دار آدمی تھے اور قریش کی جانب سے حضور نبی کریم ﷺ کے خلاف کی جانے والی کسی بھی سازش کا حصہ نہ رہے تھے اس لئے آپ رضی اللہ عنہ کا دل بھی رفتہ رفتہ دین اسلام کی جانب مائل ہونے لگا۔ اس دوران ۶ ھ میں حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا سامانِ تجارت لشکر اسلام نے

Marfat.com

مدینہ منورہ کے نزدیک روک لیا جسے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے حسن اخلاق سے پہلے ہی متاثر تھے اب آپ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کرلیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار کرلوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام لین دین مکہ مکرمہ میں ختم کیا اور مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد ان کا نکاح حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے ایک مرتبہ پھر اسلامی طریقہ کے مطابق کیا۔ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا وصال حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی ۸ ھ میں ہوا جبکہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۲ ھ میں ہوا۔ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے دو بچے علی (رضی اللہ عنہ) اور امامہ (رضی اللہ عنہا) تولد ہوئے۔

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دیا۔ جب غسل کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کو اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ نے اپنا تہہ بند ان کے کفن کے لئے عنایت فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضور نبی کریم ﷺ نے پڑھائی اور حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے قبر مبارک میں اتارا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کے وصال پر حضور نبی کریم ﷺ نہایت مغموم تھے اور فرما رہے تھے کہ زینب رضی اللہ عنہا میری پیاری بیٹی تھی اور اس کو میری محبت کی وجہ سے تکلیف پہنچائی گئی۔

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے فرزند حضرت علی رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے وقت حضور نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کے ردیف تھے اور سن بلوغت میں ہی آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی حضرت سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کو بے پناہ محبت تھی۔ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے وصال کے وقت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی کہ میرے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ میری بھانجی حضرت سیدہ امامہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضرت سیّدہ امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا جن سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت سیّد محمد اوسط رضی اللہ عنہ تولد ہوئے۔

حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا:

حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سات برس قبل تولد ہوئیں۔ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عقبہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ابوطالب کی ایماء پر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح چونکہ کم سنی میں ہوا تھا اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی بھی مؤخر ہوگئی۔ جب ابولہب کی زیادتیاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑھ گئیں اور سورۂ ابی لہب نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے بیٹوں عقبہ اور عتیبہ کو کہہ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صاحبزادیوں حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دلوادی۔

حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا اور یہ نکاح مکہ مکرمہ میں ہی ہوا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بعد مکہ مکرمہ میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ سب سے بہترین جوڑی حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی ہے۔ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا دین اسلام کی اولین خاتون ہیں جنہوں نے اپنے شوہر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ پہلی ہجرت کی۔ یہ ہجرت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ملک حبشہ کی جانب ہوئی۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر گئے۔ اس دوران جن لوگوں نے ملک حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی ان میں سے بیشتر نے ایک مرتبہ پھر ہجرت کی اور مدینہ منورہ آ گئے۔ حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی ایک مرتبہ پھر

Marfat.com

ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے اور یہاں سکونت اختیار کی۔

۲ ھ میں جس وقت حضور نبی کریم ﷺ اپنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر غزوہ بدر کی تیاریوں میں مشغول تھے آپ رضی اللہ عنہا کو چیچک کی بیماری لاحق ہو گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا اس بیماری کے باعث شدید علیل ہو گئیں اور حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ جنگ میں شمولیت کی بجائے اپنی بیوی کی تیمارداری کریں۔ جس وقت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اس وقت حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ' آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین میں مصروف تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ واپس پہنچے اور آپ ﷺ کو حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر سنائی گئی تو آپ ﷺ بے حد مغموم ہوئے۔ آپ ﷺ' حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پر تشریف لے گئے اور کافی دیر تک آنسو بہاتے رہے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی تھیں وہ بھی بہن کی قبر پر کافی دیر تک روتی رہیں اور حضور نبی کریم ﷺ اپنی چادر مبارک سے آپ رضی اللہ عنہا کے آنسو پونچھتے رہے۔

حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک بوقت وصال قریباً ۲۱ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے جنہوں نے کم سنی میں ہی وصال فرمایا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ حضور نبی کریم ﷺ نے پڑھائی اور خود قبر میں اتارا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نسبت سے ہی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی کنیت ابوعبداللہ اختیار کی۔

حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا:

حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم ﷺ کی تیسری صاحبزادی تھیں اور بعثت نبوی ﷺ سے چھ برس قبل تولد ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا' حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے ایک سال چھوٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے ہوا تھا مگر رخصتی نہ ہوئی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے اعلانِ نبوت اور سورۂ لہب کے نزول کے بعد عتیبہ نے اپنے

Marfat.com

باپ کی ایماء پر آپ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔

حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اللہ عزوجل کے فرمان کے مطابق ہوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد روتے ہوئے دیکھا تو ان سے رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میرا آپ ﷺ کے ساتھ جو تعلق تھا وہ منقطع ہو گیا۔ ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد اللہ عزوجل کا پیغام پہنچایا کہ آپ ﷺ اپنی دوسری صاحبزادی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ان سے کر دیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمانِ الٰہی کے مطابق حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّد عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور مہر حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے برابر ہی مقرر فرمایا۔

روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جن کے خاوند کا وصال ہو گیا تھا ان کا نکاح حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کرنے کی خواہش حضور نبی کریم ﷺ سے ظاہر کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے بہتر شخص کا پتہ دیتا ہوں اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کے لئے ایک بہترین لڑکی کا رشتہ بتاتا ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔

حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا وصال ۹ ہجری میں حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ہی ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا چھ برس تک حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عقد میں رہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کے وقت حضور نبی کریم ﷺ نہایت غمگین تھے اور آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ نے خود پڑھائی جبکہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب اور حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا:

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نام ''فاطمہ'' اور لقب ''زہرا'' ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی صاحبزادی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے 1 نبوی میں تولد ہوئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کو آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی تنہائی پسند تھیں یہی وجہ ہے کہ کبھی کسی کھیل کود میں شامل نہ ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا، اپنے والد بزرگوار حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما ہو جاتیں اور ان سے مختلف فقہی مسائل دریافت کرتی رہتیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک ابھی صرف دس برس ہی تھی کہ والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو والدہ ماجدہ سے بے حد لگاؤ تھا اور یہی وجہ تھی کہ ان کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا غمگین رہنے لگ گئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ رضی اللہ عنہا کی تمام تر ذمہ داری ان کے سپرد کر دی۔ حضور نبی کریم ﷺ جب تبلیغ اسلام کی سخت محنت اور مشرکین کی تکلیفیں برداشت کرنے کے بعد گھر تشریف لاتے تو آپ رضی اللہ عنہا ان کی حالت دیکھ کر پریشان ہو جاتیں۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! گھبراؤ نہیں اللہ تمہارے باپ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔

ہجرت مدینہ کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سن بلوغت کو پہنچ چکی تھیں۔ جب ہجرت مکمل ہوگئی اور قریباً تمام مسلمان مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچ گئے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک روز حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی درخواست کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ

Marfat.com

عزوجل چاہے گا وہی ہوگا۔ پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی وہی جواب دیا۔ بعدازاں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ بوقت نکاح حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک پندرہ سال اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اکیس برس تھی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ایک حصہ ہے اور جس نے اسے ناراض کیا گویا اس نے مجھے ناراض کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت صابروشاکر تھیں۔ اپنے گھر کا تمام کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اس قدر چھوٹا دوپٹہ اوڑھ رکھا ہے کہ اس سے سر کوڈھانکتیں تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں چھپاتیں تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بطن سے تین بیٹے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا محسن رضی اللہ عنہ اور تین بیٹیاں حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا' حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا تولد ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے قریباً چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک ۲۸ برس تھی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رخصت ہو کر آئیں اس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کنواری تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے دوستی بھی تھی اور یہی وجہ تھی کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی اپنی ہر بات آپ رضی اللہ عنہا سے برملا بیان کرتی تھیں۔

Marfat.com

فرمودات

- پانی سے طہارت حاصل کرو یہ مسنون ہے۔
- جو عورت اپنے گھر سے باہر اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ خود کے اور اللہ کے درمیان پردہ دری کرتی ہے۔
- جس گھر اور قافلہ میں گھنٹی کی آواز بجتی ہو وہاں فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا۔
- حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ وضو کرتے ہوئے جو عضو پانی سے تر نہ ہوں گے ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔
- بال جوڑنے والیوں اور بال جڑوانے والیوں پر اللہ کی لعنت ہے۔
- کسی مسلمان کو کانٹا چبھ جائے یا اس سے بھی معمولی مصیبت اس پر آئے تو اللہ عزوجل اس کا درجہ بڑھاتا ہے اور اس کے گناہ معاف فرماتا ہے۔
- اگر تمہیں کوئی تحفہ دے تو تم اس کا معاوضہ ادا کرو یعنی بدلہ میں تم بھی اسے تحفہ دو۔
- دوزخ میں سب سے زیادہ عورتیں ہوں گی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکر ہوں گی۔
- بیوی کا سب سے بڑا جوہر شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری ہے۔
- اگر وارثوں میں عورتیں ہوں تو ان کو راضی کرنا بھی ضروری ہے صرف مردوں کی رضامندی کافی نہیں ہے کیونکہ وراثت کا حق صرف مردوں کے لئے ہی مخصوص نہیں ہے۔
- صبح کی نماز اندھیرے وقت میں ادا کرنی چاہئے۔

Marfat.com

- نکاح کے لئے کنواری لڑکی کی خاموشی ہی اس کی رضامندی ہے۔
- زلیخا کو ملامت کرنے والی عورتیں اگر حضور نبی کریم ﷺ کی جبین مبارک کو دیکھ لیتیں تو وہ اپنے ہاتھ کاٹنے کی بجائے اپنے دلوں کو کاٹ پھینکتیں۔
- بدترین شخص وہ ہے جس کی بداخلاقی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں۔
- جس کھانے کو تم خود پسند نہیں کرتے اسے دوسروں کو بھی مت کھلاؤ۔
- جو لوگ یتیموں کے مال کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور وہ تنگ دست ہیں تو انہیں یتیم کے مال میں سے حسب ضرورت لینے کا حق ہے۔
- عورت کے لئے اپنے شوہر سے قطعی علیحدگی سے بہتر ہے کہ وہ صلح کر لے۔
- جو کوئی برائی کرے گا وہ اس کا بدلہ پالے گا۔
- حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جمعہ کا غسل ہر بالغ پر فرض ہے پس جب تم جمعہ کی ادائیگی کے لئے جانے لگو تو غسل کر لیا کرو۔
- عورتوں کو غسل کرتے وقت اپنی چوٹی کے بال کھولنا لازم نہیں۔
- اگر کوئی مستحق صدقہ کا مال اپنی جانب سے غیر مستحق کو تحفہ کے طور پر پیش کر دے تو اس غیر مستحق کا مال لینا جائز ہوگا کیونکہ مال کی حیثیت بدل جائے گی۔
- اگر کوئی حاملہ بیوہ ہو جائے تو اس کی عدت کی مدت وضع حمل ہے۔
- مردہ کو غسل دینے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔
- میاں بیوی کے بوس و کنار سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

Marfat.com

آیت الکرسی کی خاص دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْفَرْدُ الْقَدِیْمُ الْحَفِیْظُ الصَّمَدُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْمَلِکُ الْمُتَفَنِّلُ الْقَائِمُ بِکُلِّ شَیْءٍ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ھَبْ لِیْ ھَیْبَۃً مِّنْ جَلَالِکَ تَحْجُبُ بِھَا عَنَّا الْمُضَارَّ وَاَکْسِبُ بِھَا الْمَسَارَّ وَبِالسِّرِّ الَّذِیْ کَانَ یَدْعُوْکَ بِہٖ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلَّمْتَہُ الْاَسْمَاءَ وَکُلَّھَا اَنِضْ اَللّٰھُمَّ عَلَیَّ مِنَ الْاٰئِکَ مَایَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَلَّمْتَہُ الْاَسْمَاءَ وَکُلَّھَا اَنِضْ اَللّٰھُمَّ عَلَیَّ مِنَ الْاٰئِکَ مَایَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ اِنَّکَ اَنْتَ الْمَوْلٰی وَاَنَا مِنْ بَعْضِ الْعَبِیْدِ وَاَنْتَ مَوْلَانَا وَاَنَا عَبْدُکَ فَلَا یُقَالُ ھُوَ اِلَّا لَکَ یَا اللّٰہُ یَامَنْ لَاتَاْخُذُ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ اَسْاَلُکَ اَنْ تُحْیِیَنِیْ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً لَایَقَعُ فِیْھَا مَکْرُوْہٌ اَبَدًا یَاقَیُّوْمُ یَامَنْ قَامَتِ الْعَوَالِمُ کُلَّھَا بِقَھْرِکَ ھَا اَنَا بَیْنَ یَدَیْ قَیُّوْمِیَّتِکَ عَلٰی بِسَاطِ الْخَوْفِ مُتَرَدِّیْ بِالْحَیَا مُقَنَّعَ بِالرَّجَاءِ مُلْقٰی عَلٰی ظَھْرِیْ فِیْ حَمْدَا السَّیِّاٰتِ الْاَسَارَۃِ مُتَوَکِّنًا عَلٰی عَمْثٰی اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاَنَالَا اَطْلُبُ غَیْرَکَ وَلَا اَرْجُوْا سِوَاکَ مُوْقِنًا اِنَّہٗ لَا یُخَلِّصُنِیْ مِمَّا اَنَا فِیْہِ اِلَّا اَنْتَ

Marfat.com

طَالِبًا لِلْاِجَابَۃِ مُسْتَظْهِرًا بِظَاهِرِ الْاِغْلَاسِ مِنْ قَيُّوْمِيَّتِكَ يَاقَاهِرَ اَقْهِرْ مَنْ يُّرِيْدُ قَهْرِيْ فَهُوًا يَمْنَعُهٗ مِنَ التَّصَرُّفِ فِيْ نَفْسِهٖ فَضْلًا مِّنْكَ عَلَيَّ يَامَنْ لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ مَنْ اِرَادَانِيْ بِسُوْءٍ اَحْجِبْنِيْ عَنْهُ وَاَمْنَعُهُ السِّنَةَ وَالنَّوْمَ وَضِيِّقْ عَلَيْهِ الْاَرْضَ بِمَا رَحُبَتْ لَا السَّرَّاءُ تَسُرُّهٗ بَلِ الضَّرَّاءُ تَضُرُّهٗ وَاَشْغَلْهُ بَشِّرِ الْاَشْغَالِ لِاَنَّكَ لَايَخْفٰى عَلَيْكَ الْخَفِيُّ يَااللّٰهُ يَامَالِكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهَا وَمَا بَيْنَهُمَا وَلَا تُمَلِّكْنِيْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْبِلْ عَلَى الْاٰئِكَ سِتْرًا اَدْخِلْ بِهٖ مَعَ اَوْلِيَائِكَ عَلٰى بِسَاطِ قُدْسِكَ وَاَنْسِكَ يَامَنْ لَا يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِسْتَشْفَعْتَ بِالْوَحْيِ الَّذِيق عَلٰى لِسَانَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمَ السَّلَامَ وَبِخَيْرِ مِنْ خَلْقِكَ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْمَكْرُوْهَاتِ وَالْاٰفَاتِ وَالْمُضَرَّاتِ اَسَالُكَ يَامَوْلَا اَنْ تَنْصُرَنِيْ عَلٰى مَنْ جَاءَ عَلَيَّ وَاَنْ تَهْزِمَ لِيْ مَنْ بَارَزَلِيْ وَاَنْ تَقْهَرَ مَنْ قَابَلَنِيْ وَاَنْ تَخْذُلَ. اَعْدَائِيْ وَتَمْنَعُهُمْ اَيْنَمَا اجْتَمَعُوْا وَ اَنْ تَلْعَنَهُمْ وَتَفْضَحَهُمْ اَيْنَمَا انْتَرَمُوْادَاَنْ تَقْطَعُمُهُمْ تُفِيْنَهُمْ اَيْنَمَا اتَّصَلُوْا وَاَنْ تَجْعَلَهُمْ فِي الظُّلْمَةِ يَعْمَهُوْنَ وَعَلَى الذِّلَّةِ يُفْتَنُوْنَ وَمِنَ النَّقْمَةِ لَايُحَارُوْنَ وَلَا يَسْتَضِيْمُوْنَ سِرًا وَّلَا جَهْرًا وَلَا يَسْتَفِيْدُوْنَ عِزًّا وَلَا فَخْرًا وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرًا وَّلَا صَبْرًا وَبَعَثَ عَلَيْهِمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ يَاعَالِمُ الْخَفِيَّاتِ وَيَاغَافِرُ الذِّلَّاتِ وَيَارَاحِمَ الْعَشْرَاتِ اَرْحَمْنِيْ وَاغْفِرْلِيْ وَاسْتُرْلِيْ

Marfat.com

وَانْصُرْنِی عَلٰی اَعْدَائِی کَمَا نَصَرْتَ اَنْبِیَائِکَ عَلٰی اَعْدَاءِ
کَ وَانْکُصْهُمْ عَلٰی اَعْسَابِهِمْ وَاَسْحِبْهُمْ بِالسَّلَاسِلِ
وَالْاَغْلَالِ فِی اَعْنَاقِهِمْ وَاقْبِضْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ لَایَفْقَهُوْنَ
وَاصْمُمْهُمْ اِذَا نَهُمْ کَی لَا یَسْمَعُوْنَ وَاطْمِسْ عَلٰی اَعْیُنِهِمْ
کَی لَا یُبْصِرُوْنَ وَاخْتِمْ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ کَی لَا یَنْطِقُوْنَ
وَامْسَخْهُمْ عَلٰی مَکَانَتِهِمْ کَی لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ مُضِیًّا وَلَا
اِلٰی اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ اِنَّکَ اَنْتَ الْجَبَّارُ وَالْمُتَکَبِّرُ
وَالْقَابِضُ وَالنَّاصِرُ وَالْقَوِیُّ وَالْغَالِبُ وَالرَّافِعُ وَالْمُذِلُّ
وَالْمُنْتَقِمُ وَالْمُهْلِکُ وَالشَّدِیْدُ وَالْخَذِلُ وَالْمُؤَخِّرُ
وَالْمَانِعُ وَالْقَابِضُ وَالْخَافِضُ وَالضَّادُّ وَالْقَاصِمُ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ
الْاَعْظَمِ وَنَبِیِّکَ الْمُجَّلِ الْمُکَرَّمِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَةِ
الشَّرِیْفَةِ وَالْاَسْمَاءَ الْمُنِیْفَةِ اَنْ تَحْفَظَنِی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ
وَمِنْ خَلْفِی وَمِنْ فَوْقِی وَمِنْ تَحْتِی وَعَنْ یَمِیْنِی وَعَنْ
شَمَالِی وَارْزُقْنِی الْاِحَاطَةَ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیٍٔ مِنْ عِلْمِهٖ
اِلَّا بِمَاشَاءَ یَامَنْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْئٍ عِلْمًا وَاحْصٰی کُلَّ شَیْئٍ
عَدَدًا اَسْئَلُکَ الْاِحَاطَةَ بِمَا بَیْنَ الْاِصْبَعَیْنِ وَالْخُرُوْجَ مِنَ
الصِّلَّتَیْنِ مَشْمُوْلًا بِالْاِعْتِدَالَاتِ مَجْذُوْمًا بِاَلْطَافِ الْعِنَایَةِ
الرَّافِعَةِ بِاَلْطَافِ الرِّعَایَةِ الْجَامِعَةِ لِاَنْوَارِ الْهِدَایَةِ اِلٰی
جَمِیْعِ الْعَوَائِدِ وَجَزِیْلِ الْفَوَائِدِ وَنَیْلِ الزَّوَائِدِ مُنْغَمِسًا فِی
بِحَارِ رَحْمَتِکَ مُنْتَسِبًا فِی صَفَآءِ حَضْرَتِکَ مُنْصَرِفًا اِلٰی
وَفَاءِ مَعْرِفَتِکَ مُتَوَّجًا بِتِیْجَانِ الْکَرَامَةِ مُخَلَّقًا بِاَخْلَاقِ

Marfat.com

السَّلَام اَسْئَلُكَ يَامَنْ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَامَنْ وَّسِعَتْ قُدْرَتُهٗ وَمَشِيْئَتُهٗ كُلِّ شَيْءٍ اَدْسِعْ لِيْ فِيْ
رِزْقِيْ وَفَرِّجْ عَنِّيْ كُرْبَتِيْ وَاغْفِرْ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ ذَنْبِيْ
وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ سِرِّ امْدَادِ اِسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ وَلَا يَؤُدُهٗ
حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَااَللّٰهُ
يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الشَّرِيْفَةِ وَالْاَسْمَاءِ الْمُنِيْفَةِ
اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى رَحْمَةٍ وَاَنْ تَجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ
الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا
بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً. اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. يَامَنْ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَصْرِفْ عَنِّيْ مَايَسُوْءُ
مِنَ الظُّلْمِ وَالْاَعْنَارِ وَاجْبُرْ قَلْبِيْ بِالظَّفَرِ مِنْكَ يَاجَابِرُ
الْقُلُوْبِ الْمُنْكَسِرَةِ وَامْزِجْ التَّرَاحَ بِالْفَرَحِ فِيْ جُزْءِ يَّتِيْ
وَكُلِّيَّتِيْ يَاقَوِيُّ قَوِّ قَلْبِيْ بَعْدَ الضَّعْفِ وَارْفَعْ عَلٰى رَاسِيْ
رَايَةً يَشْهَدُ لَهَا الْعَالَمُ اِنِّيْ مَظْلُوْمٌ هَبْ لِيْ اَللّٰهُمَّ اَجْرَ
الْمَظْلُوْمِ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُ يَاغَنِيِّ ادْفَعْ عَنِّيْ مَا
يَمْنَعُنِيْ مِنَ الْفَقْرِ يَااَللّٰهُ يَاعَلِيُّ يَاعَظِيْمٌ تَعَالَيْتَ عُلُوًّا
كَبِيْرًا اَوْعَظِّمْنِيْ بِعَظْمَتِكَ الْعَظِيْمَةِ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ وَامْدُدْنِيْ بِمَا لَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَسَخِّرْلِيْ
قُلُوْبَ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَلَا

Marfat.com

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ اَنْ تُنْجِيَنِيْ اَنَا دَ مَنْ يَّاوَذُنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ خَزَائِنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَقْضَالَهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مَفْتَاحُهَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

اے اللہ! تو بے شک وہ اللہ بادشاہ حق ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو واحد احد فرد قدیم حفیظ' صمد زندہ اور قائم بادشاہ ہے جو فضل کرنے والا ہے قائم ہے ہر چیز کے ساتھ برتر و بزرگ ہے مجھے اپنی ہیبت جلال دے دے جس سے مضرتیں زائل ہوں اور آسانیاں حاصل ہوں اور وہ راز عطا کر دے جس سے آدم علیہ السلام تجھ کو پکارتے تھے اور تو نے اپنے تمام نام ان کو سکھائے تھے اے اللہ! اپنی ایسی نعمتیں مجھے دے جو میرے اور دشمنوں کے درمیان حائل ہوں۔ تو آقا ہے اور میں بندوں میں سے ہوں تو مولیٰ ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ تیرے ہی لیے خاص ہے۔ اے اللہ! جس کو نیند ہے نہ اونگھ۔ سوال کرتا ہوں مجھ کو پاک زندگی دے کبھی کوئی برائی نہ ہو۔ اے قیوم! اے وہ ذات! جس کے قہر کے ساتھ کل عالم قائم ہیں اب میں موجود تیرے سامنے خوف زدہ حیا کی چادر اوڑھے امید کا متمنع ڈالے' اوندھا ہو گیا ہوں برائیوں میں اور اوندھا ہوں بے شک تو نے کہہ دیا ہے اور قول تیرا سچ ہے کہ دعا کرو مجھ سے میں قبول کروں گا اور میں تجھے طلب کرتا ہوں' مجھ پر ہے کہ تو ہی نکالے گا مجھ کو اس حالت سے جس میں کہ میں ہوں تیری قبولیت کا طالب' جسے اخلاص سے کہہ رہا ہوں کہ اے قاہر تیری قیومیت اس پر کرے جو مجھ پر قہر کرنا

Marfat.com

چاہے اور اس کے قہر کے تصرف کو روک دے مجھ پر تیرا احسان ہوگا
اے وہ ذات کہ نہیں آتی ہے تجھ کو نیند نہ اونگھ جو میرے ساتھ برائی کا
ارادہ کرے اس کو مجھ سے روک دے اور اس کی نیند اور اونگھ کو روک
دے زمین کی کشادگی کے باوجود اس پر تنگی کو اس کی خوشی کو رنج سے
بدل دے بلکہ ضرر ہو جس کو یہ تکلیف دے اور برے برے کاموں
میں اس کو مشغول کر کیونکہ تجھ پر کوئی پوشیدہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے۔
اے اللہ! اے مالک زمین و آسمان! مع ان چیزوں کے جو ان میں
ہیں۔ اے اللہ! تو مجھ کو میرے دشمنوں کی یا اس کی جو مجھ کو نقصان
پہنچائے ملک نہ بنا میں تیرا ضعیف بندہ مظلوم اور فقیر ہوں۔ مجھے اپنی
نعمتیں اپنے ولیوں کی بساط قدس وانس کے ساتھ دے دے اے وہ
ذات کہ تیرے حکم کے بغیر تیرے حضور میں شفاعت نہیں کر سکتا
نہ ہے۔ میں اس وحی کے واسطہ سے شفاعت کا امیدوار ہوں جو انبیاء
علیہم السلام پر نازل ہوتی ہے اور تیری بہترین خلقت کے طفیل تو پناہ دے مجھ
کو کل مکروہات و آفات و مضرات سے سوال کرتا ہوں تجھ سے۔ اے
اللہ! مدد دے مجھ کو جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور ہزیمت دے اس کو جو
مقابلہ کرے مجھ سے اور قہر نازل کر اس پر جو میرے سامنے آئے اور
ترک مدد کر میرے دشمنوں کی' اور منتشر کر دے ان کو جہاں وہ جمع
ہوں اور لعنت و فضیحت کر ان کو جہاں جدا ہوں اور ٹکڑے کر کے ان کو
فنا کر جہاں وہ ملیں اندھیرے میں ان کو پریشاں کر پر فتنہ ذلت میں
ان کو ڈال اور ان کو عذاب دے پوشیدہ اور ظاہر و قائم نہ ہوں اور
فائدہ حاصل نہ کریں عزت و فخر اور طاقت نہ رکھیں مدد و صبر نصیب نہ
ہو اور ان پر عذاب نازل کر تو ان کو آگے اور پیچھے کو جانتا ہے اے

Marfat.com

جاننے والے پوشیدگی اور اے بخشنے والے! لغزشوں کے اور اے رحم کرنے والے! مجھ پر رحم کر اور بخش دے مجھ کو اور پردہ پوشی کر میری اور مدد کر میری میرے دشمنوں پر جیسی مدد کی تو نے اپنے نبیوں کی ان کے دشمنوں پر کی ان کے دلوں پر قبضہ کرتا کہ سمجھ نہ سکیں اور بہرا کر ان کو تاکہ نہ سنیں اور مٹا دے ان کو آنکھوں سے تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں اور مہر لگا دے ان کے منہ پر تاکہ بول نہ سکیں اور مسخ کر دے ان کو ان کی جگہ پر تاکہ طاقت نہ رکھیں روشنی کی اور اپنی اہل کی طرف لوٹ نہ سکیں بے شک تو جبار و متکبر قابض و ناصر ہے اور قوی' غالب' قہار' رافع' مذل' منتقم' مہلک' موخر' مانع' قابض' خافض' ضرر رساں' مہلک اور ذوالجلال والاکرام ہے۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں میں تجھ سے اسم اعظم و نبی بزرگ و مکرم اور بحق اس آیت شریف اور اسماء حنیف کے کہ حفاظت کر میری' میرے آگے پیچھے سے اور میرے اوپر نیچے سے اور میرے بائیں دائیں سے مجھے اپنے احاطہ میں لے لے اور ان کا کوئی احاطہ نہیں ہے۔ اے وہ جس نے احاطہ کیا ہے ہر چیز کا از روئے علم و شمار اور اعداد کے مانگتا ہوں میں احاطہ ساتھ اس چیز کے جو دونوں انگلیوں میں ہے اور نکلنا دونوں عتوں سے بشمول اعتدالات جو جذب کیا گیا ہے الطاف عنایات سے موافق الطاف رعایات کے ساتھ جامع انوار ہدایت تمام عوائد اور رشتہ فوائد سے اور حصول زوائد کے منعکس ہیں تیرے دربار رحمت میں منسوب ہیں میدان حضوری میں منصرف جانب وفا معرفت تان کرامت پوشیدہ اور اخلاق علامت سے آراستہ' سوال کرتا ہوں' میں تجھ سے اے وہ ذات! جس کی کرسی آسمان و زمین کو گھیرے ہوئے ہے اے وہ ذات

Marfat.com

کہ وسیع ہے تیری قدرت تیری مشیت پر وسیع کر میرا رزق اور مجھ
سے غم واندوہ دور کر دے اپنے فضل وکرم سے میرے گناہ بخش دے
اور داخل کر مجھ کو امداد ... ظلم میں اور اس کی حفاظت ماندہ نہیں کرتی
ہے تو بزرگ و برتر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے
اللہ! اے زندہ! اے قائم بحق اس آیت شریف اور اسمائے بلند کے
کہ میری مدد کر اس کے مقابلہ میں جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور قہر کر
اس پر جس نے مجھ پر قہر کیا ہے نیز جس نے جو میرے ساتھ مکر بے
وفائی اور برائی کا ارادہ کیا ہے اور تیری گرفت سخت ہے ہر جبار سرکش
اور شیطان مردود پر جس نے بغاوت کی بندوں پر اور سرکشی کی شہروں
میں اور کوشش کی فساد کی تیرا قہر جلد ان پر نازل ہوتا ہے تجھ سے فریاد
کرتا ہوں میں۔ اے اللہ! اور سوال کرتا ہوں تجھ سے بحق اس آیت
شریفہ اور اسمائے بلند کے کہ مجھ پر نظر رحمت کر اور مجھے اپنے نیک
بندوں میں کر لے جن پر کچھ خوف نہیں ہے اور وہ غمگین نہ ہوں گے۔
اے رب ہمارے! قبول کر ہماری دعا بے شک تو سننے والا اور علم والا
ہے۔ اے رب ہمارے! ہم کو مصیبت پر ثابت قدم رکھ اور ہماری مدد
کر کافروں پر۔ اے ہمارے رب! ہمارے دل ہدایت کے ساتھ
روشن کر اور بخش ہم کو اپنے پاس سے رحمت بے شک تو بخشنے والا ہے
اور نہیں ہے لاحول وقوت مگر اللہ بزرگ و برتر کو اے وہ کہ تیری ذات
آسمان وزمین سے وسیع ہے اور ہر بری چیز کو مجھ سے دور رکھ مجھ کو
ظالموں اور اغیار سے دور رکھ اور میرے دل کو اپنی مدد سے مضبوط
کر اے ٹوٹے دلوں کو بدلہ دینے والے اور فرحت وخوشی میرے
جزوکل میں بھر دے اے قوی! قوی کر میرا قلب اور میرے سر پر ایک

Marfat.com

علم بلند کر جسے تمام دنیا دیکھے اور میرے مظلوم ہونے کی گواہی دے
اور اے اللہ مجھ مظلوم کی مدد کر بے شک تو وہ جانتا ہے جو میں نہیں
جانتا۔ اے غنی! دفع کر مجھ سے وہ چیز جو مجھ کو فقر سے روکے اے اللہ!
اے علی! اے عظیم! بلند ہے تو بہت بلند بزرگ کر مجھ کو اپنی عظمت عظیم
کے طفیل میں اور نجات دے مجھ کو ظالموں سے اور اپنے مقرب
فرشتوں کے ساتھ میری مدد کر اپنی کل مخلوق کا دل اپنی رحمت سے
میرے لیے مسخر کر۔ اے ارحم الراحمین! تجھ عظیم و برتر کو حفاظت تھکاتی
نہیں ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں۔ اے اللہ! اے حق!
اے مبین! مجھ اور میرے متعلقین کو ظالموں سے نجات دے اور مجھ کو
بسم اللہ کے خزانوں میں جس کا قفل الحمد اللہ اور اس کی کنجی لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے داخل کر۔''

لوحِ قرآنی کے فضائل

حروفِ مقطعات کے فضائل وخواص:

حروفِ مقطعات کے خواص واثرات بھی بے شمار ہیں اوران سے لاتعداد ظاہری وباطنی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حروفِ مقطعات کو اپنے پاس لکھ کر مال وغیرہ میں رکھ لیا کرتے تھے اوران حروف کی برکت سے ان کا مال واسباب محفوظ رہتا تھا۔

حضرت امام کمال رحمۃ اللہ علیہ جب دریائے دجلہ میں کشتی پر سوار ہوتے تو حروفِ مقطعات کو پڑھ کر دم کرلیا کرتے تھے۔ان سے ایک مرتبہ اس کی وجہ دریافت کی گئی توانہوں نے فرمایا کہ ان حروف کو کسی بھی مقام جنگل ودریا میں پڑھ لیا جائے یا لکھ کر رکھ لیا جائے تو وہ مقام محفوظ ومامون ہوجاتا ہے اور پڑھنے والا یا لکھنے والا خود بھی محفوظ ہوجاتا ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب کوئی بھی دعا مانگنے لگتے تو حروفِ مقطعات شروع میں ضرور پڑھتے اور دوسروں سے بھی فرماتے کہ وہ اپنی دعا انہی حروف سے شروع کرے کیونکہ یہ حروف اسم اعظم ہیں اوران حروف سے شروع کی گئی دعا کو اللہ عزوجل رد نہیں فرماتا۔

اسرارلوحِ قرآنی:

لوحِ قرآنی میں بے شمار اسرار پوشیدہ ہیں ان میں اللہ تعالیٰ عزوجل اوراس کے پیارے محبوب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان راز ونیاز کی باتیں ہیں جن کو حضور سرورِ کونین

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ بخوبی جانتے تھے۔

لوحِ قرآنی کے اسرار کے ضمن میں مفسرین کرام ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی ابویاسر ابن اخطب جو کہ حیی بن اخطب کا بھائی تھا اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزر رہا تھا حضور ﷺ اس وقت سورہ بقرہ کی پہلی آیت مبارکہ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ کی تلاوت فرما رہے تھے ابو یاسر کے کانوں میں جب اس تلاوت کی آواز پڑی تو سنتے ہی فوری طور پر اپنے بھائی حیی بن اخطب کے پاس پہنچا اور اس آیت مبارکہ کے بارے میں حیی بن اخطب کو بتایا۔ حیی بن اخطب نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے خود اپنے کانوں سے یہ آیت حضور نبی کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ اس نے کہا ہاں میں ابھی ابھی سن کر آیا ہوں۔ حیی بن اخطب علم الاعداد کا ماہر تھا اس نے کعب بن اشرف اور کچھ دوسرے معزز یہودیوں کو اپنے ساتھ لیا اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ ﷺ پر جو کلام نازل ہوا ہے کیا یہ آیت الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ اسی میں ہے جس کی آپ ﷺ ابھی کچھ دیر پہلے تلاوت کر رہے تھے؟ آپ ﷺ کو اس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے سچ سچ بتایئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں! یہ سنتے ہی حیی نے فوراً الٓمّٓ کے اعداد اکہتر (۷۱) نکالے اور آپ ﷺ کو متوجہ کرتے ہوئے کہنے لگا: اللہ عزوجل نے آپ ﷺ سے قبل بہت سے نبی مبعوث فرمائے ہیں لیکن کسی کو بھی یہ نہیں بتایا کہ اس کی امت اتنے سالوں تک باقی رہے گی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی امت کے بارے میں آپ ﷺ کو یہ بات بتا دی گئی ہے۔ میرے حساب کے مطابق آپ ﷺ کی امت کی عمر صرف اکہتر برس ہوگی۔ اب ایسی امت میں کوئی کیا داخل ہوگا؟ حیی کی یہ بات سن کر حضور نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا۔ حیی نے پوچھا کیا اس طرح کا کوئی اور کلمہ بھی آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور الٓمّٓصٓ پڑھ کر سنا دیا۔ حیی نے فوری طور پر صٓ کے اعداد نکالے اور اکہتر (۷۱) میں صٓ کے نوے اعداد شامل کر کے کہا: اب یہ ایک سو اکسٹھ سال

Marfat.com

بنتے ہیں اور اس حساب سے آپ ﷺ کی امت کی عمر ایک سو اکسٹھ سال ہوگی۔ پھر اس نے پوچھا کیا اس طرح کا کوئی اور کلمہ بھی نازل ہوا ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں اور بھی ہے اور وہ ہے الٓمّٓرٰ۔ حیی نے اس کے بھی اعداد نکالے اور ایک سو اکسٹھ میں اس کے دو سو اعداد جمع کر کے کہا کہ اس سے تو دو سو اکہتر برس کا حساب بنتا ہے۔ پھر کہنے لگا اب معاملہ الجھ گیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ ﷺ کی امت کی عمر صحیح طور پر کیا سمجھی جائے گی؟ حیی سوچ میں پڑ گیا اور اس نے مزید سوالات نہ کئے اور خاموشی سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اٹھ کر چلا گیا۔ ابو یاسر بھی اس کے ہمراہ ہی تھا اور اس ساری گفتگو میں ان کے ساتھ تھا اس نے اپنے بھائی اور ساتھیوں سے کہا یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ الٓمّٓ الٓمّٓصٓ الٓمّٓرٰ کے اعداد کے مجموعے سے امت محمدیہ ﷺ کی عمر بنتی ہو یہ سن کر وہ لوگ کہنے لگے کہ اس معاملہ میں ہمارا ذہن تو الجھ گیا ہے اور طبیعت مطمئن نہیں ہو رہی ہے۔

اس روایت سے بخوبی طور پر پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ لوحِ قرآنی کے اسرار و رموز سے آگاہ تھے یہی وجہ تھی کہ جب حیی بن اخطب لوحِ قرآنی کے اعداد نکال کر ان سے اپنی سمجھ کے مطابق نتیجہ اخذ کر رہا تھا تو آپ ﷺ اسے سن کر تبسم فرما رہے تھے کیونکہ اصل اسرار و رموز اور معانی و مطالب کو آپ ﷺ خوب اچھی طرح جانتے تھے۔

اسمائے مبارک الٰہی:

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الٓمّٓ اللہ عزوجل کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم ہے۔

حضرت ابن ابو طلحہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حروفِ مقطعات کی اللہ عزوجل نے قسم کھائی ہے اور یہ سب اللہ عزوجل کے اسمائے مبارکہ ہیں۔

حروفِ مقطعات قرآن مجید کے مختلف نام:

حروفِ مقطعات قرآن مجید کی سورتوں کے نام ہیں۔ بقول ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ!

Marfat.com

حروفِ مقطعات حقیقت میں قرآن مجید کے مختلف نام ہیں۔

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر نگاہِ کشف سے دیکھا جائے تو قرآن مجید ایک بحر بیکراں ہے جس کا کنارہ معلوم نہیں اور اس بحر سے ابلنے والے چشمے یہ حروفِ مقطعات ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حروفِ مقطعات کا ہر حرف عاشق و معشوق کے پوشیدہ اسرار کا بحر ہے اور ان میں نہایت ہی دقیق رموز پوشیدہ ہیں جنہیں سمجھنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

لوحِ قرآنی:

الٓمٓ	حٓمٓ عٓسٓقٓ	نٓ
الٓمٓصٓ	حٓمٓ	یٰسٓ
کٓھٰیٰعٓصٓ	قٓ	امین

اس کے دیکھنے والوں کی سب مشکلیں آسان ہو جائیں گی صبح اس کو دیکھ کر جو کام شروع کیا جائے گا پورا ہوگا اور غیبی طریقوں سے رزق کی دولت آنے لگے گی۔

لوحِ قرآنی کا عامل ہونا:

جو کوئی یہ چاہے کہ وہ لوحِ قرآنی کا عامل ہو جائے اور جس بھی مقصد کے لیے حروفِ مقطعات کے حوالے سے تعویز ونقش لکھ کر دے اس میں یقینی اور جلدی کامیابی حاصل ہو مقصد و مطلب پورا ہو جائے تو اس کے لیے نمازِ پنجگانہ کی پابندی کرنا لازم ہے۔ اس کے علاوہ دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی کرنا بھی اس کیلیے ضروری ہے مزید برآں یہ کہ اسے چاہئے کہ وہ روزانہ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد باوضو حالت میں عرق گلاب سے روئی پر یہ حروف لکھے: الف۔حا۔صاد۔سین۔کاف۔عین۔ط۔قاف۔لا۔ھا۔نون۔میم۔لام۔

Marfat.com

یاء اور انہیں لکھنے کے بعد اسی وقت اس روٹی کی گولیاں بنا کر مچھلیوں کو کھلائے اکیس یوم تک روزانہ بلاناغہ یہ عمل کرے اور روزانہ حروفِ مقطعات کی ایک تسبیح پڑھا کرے انشاء اللہ العزیز چالیس یوم کے بعد وہ ان کا عامل ہو جائے گا اور جس بھی نیک اور جائز کام کے لیے حروفِ مقطعات میں سے تعویز بنا کر دے گا انشاء اللہ العزیز اس میں اسے کامیابی ہوگی اور اللہ عزوجل اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرمائے گا۔

لوحِ قرآنی سے مشکلات کا حل:

اللہ رب العزت نے حروفِ مقطعات میں جو اسرار و رموز اور خواص و فوائد مضمر رکھے ہیں ان کی برکات سے استفادہ حاصل کرنا یقینی طور پر ممکن ہے چونکہ یہ حروفِ مقطعات قرآن مجید کی سورتوں کی ابتداء میں آئے ہیں اور ان میں جو اسرار پوشیدہ ہیں ان سے ان کی فضیلت و اہمیت کا بخوبی طور پر پتہ چلتا ہے۔ قرآنِ پاک میں موجود یہ خصوصی اثرات کے حامل حروف مقطعات ہر مشکل میں آسانی اور ہر مرض میں شفاء حاصل کرنے کے لیے اللہ عزوجل کی بارگاہِ اقدس میں ایک بہترین وسیلہ ہیں۔ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم کو روحانی و جسمانی امراض کے لیے شفاء قرار دیا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.

لوحِ قرآنی کو اپنے جسمانی و روحانی بیماریوں اور دینی و دنیاوی مشکلات میں فوقیت دینی چاہیے تاکہ ہماری زندگی بہترین انداز میں بسر ہو سکے۔

Marfat.com

چہار قل کے فضائل

بارہ برس کی عبادت:

سورۂ اخلاص کی فضیلت کے ضمن میں حضرت ابو ہریرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز مغرب کے بعد نمازِ اوابین پڑھے گا اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ اخلاص تو یہ چھ رکعات بارہ برس کی عبادت کے برابر شمار کی جائیں گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

پل صراط سے گزرنے والی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے نمازِ مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی تو اس کے گھر والے بیوی بچے اور مال اسباب و ہمسائے ہر آفت سے محفوظ رہیں گے۔ سکراتِ موت میں سہولت ہوگی قیامت کے روز گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اور پل صراط سے برق کی طرح گزر کر صدیقین کی جماعت کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

موت کے سوا ہر شے سے امن:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک کتاب ''اتقان'' میں ایک حدیث مبارکہ نقل فرمائی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ جب تو سونے کا ارادہ کرے تو سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھا کر سو۔ اس عمل سے سوائے موت کے ہر چیز سے امن میں رہے گا۔

گناہ معاف کروانے والی:

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں بڑا گنہگار ہوں مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے کہ جس سے میرے گناہ معاف ہو جائیں اور مجھے اللہ عزوجل کی قربت حاصل ہو جائے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کثرت سے سورۂ اخلاص پڑھا کرو۔

پورے قرآن پاک کی تلاوت:

سورۂ الناس کی فضیلت کے ضمن میں حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اس سورت کو پڑھے گا تو. گویا اس نے تمام قرآن پاک ختم کیا۔

باعث افضل و برکت:

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی محرم الحرام کا چاند دیکھ کر چار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو یہ بہت افضل اور برکت کا باعث ہے۔

تکبر اور کینہ دور کرنے والی:

حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کی شب کو چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں تین بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ عزوجل اس کے دل سے کینہ اور فسق اور تکبر دور کر دے گا۔

ستاروں کے برابر گناہوں کی معافی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اللہ عزوجل سے کچھ حاجت رکھتا ہو تو باوضو حالت میں تنہا مکان میں چار رکعت نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص' دوسری

Marfat.com

رکعت میں بیس مرتبہ، تیسری رکعت میں تیس مرتبہ اور چوتھی رکعت میں چالیس مرتبہ (سورۂ اخلاص) پڑھے (سلام پھیرنے کے بعد) پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص اور ستر مرتبہ لاحول پڑھے اگر اس پر قرضہ ہوگا ادا ہو جائے گا اور جو وطن سے دور ہو اللہ عزوجل اسے گھر پہنچائے اور جو آسمان کے (ستاروں) کے برابر گناہ رکھتا ہو اور استغفار کرے اللہ عزوجل اس کے گناہ بخش دے اور جو بے اولاد ہو اللہ عزوجل اسے اولاد عطا کرے اور جو دعا کرے اللہ عزوجل اس کی دعا قبول فرمائے اور جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

عجیب وغریب فوائد کی حامل سورتیں:

ایک اور حدیث پاک میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عجیب آیات ہیں جو آج کی رات نازل کی گئی ہیں ان کے مانند آج تک نہیں دیکھی گئیں وہ سورۂ الفلق اور سورۂ الناس ہیں۔

جنت میں محل:

ایک روایت میں آتا ہے کہ جو کوئی سورۂ اخلاص پڑھنے پر ہمیشگی اختیار کرے تو اللہ عزوجل ملائکہ کو حکم دے گا کہ اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کیا جائے جو کہ سونے اور چاندی کے اینٹوں سے مزین ہوگا۔ اگر پڑھنے والا سورۂ اخلاص پڑھنے سے رک جائے تو فرشتے بھی رک جائیں گے اور دیگر فرشتے ان کے پاس سے گزرنے والے ان سے پوچھیں کہ کس لیے رک گئے وہ جواب دیں کہ صاحب عمارت نے ہمارا نفقہ روک رکھا ہے اس لیے ہم نے بھی عمارت کو روک رکھا ہے جب تک کہ نفقہ نہ پہنچے۔

باعث شفاء:

ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے کے وقت سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر جسم اطہر پر پھیرا کرتے تھے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں شامل تھا۔

Marfat.com

ہر قسم کے شر سے حفاظت:

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی سورۃ الکافرون کو پڑھے۔ اللہ عزوجل اس کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور شر دیو اور آسیب سے نڈر ہو جائے گا۔

ایک تہائی قرآن کا ثواب:

سورۃ اخلاص کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے ایک حدیث مبارکہ میں یوں آیا ہے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! تہائی قرآن کیسے پڑھا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ اخلاص پڑھا کرو کیونکہ پوری سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

آندھی روکنے والی سورتیں:

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جب آندھی چلے تو اس وقت سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کرو۔

ایک برس کی عبادت کا ثواب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی ہفتہ کے دن چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بارہ سورۃ الکافرون پڑھے اور سلام کے بعد ایک بار آیت الکرسی پڑھے تو اللہ عزوجل اس کے نامہ اعمال میں ایک برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے۔

بیس سال کی عبادت کا ثواب:

سورۃ الفلق کی فضیلت کے ضمن میں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اس

Marfat.com

سورت کو پڑھے تو اللہ عزوجل ہر آیت کے بدلے میں اس کے نامہ اعمال میں بیس سال کی عبادت کا ثواب لکھے گا اور اس کو صدیقین کا ثواب عطا کرے گا۔

جائز مشکلات کا حل:

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رات کو سوتے وقت بستر پر باوضو حالت میں لیٹے پہلے تین بار درود پاک پڑھے پھر ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اس کے بعد پھر تین مرتبہ درود پاک پڑھے یہ عمل منگل اور بدھ کی درمیانی رات سے شروع کرے اور سات یوم تک کرنے انشاء اللہ العزیز ہر طرح کی جائز مشکل حل ہو جائے گی۔

فقر و فاقہ دور کرنے والی سورت:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھر میں داخل ہوتے وقت اپنے بیوی بچوں کو سلام کیا کرو اور اگر بیوی بچے نہ ہوں تو اپنے اوپر سلام کیا کرو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج کر سورۂ اخلاص پڑھا کرو۔

پورے قرآن مجید کا ثواب:

سورۂ الناس کی فضیلت کے ضمن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی اس سورۂ کو پڑھے گا تو گویا اس نے تمام قرآن پڑھا۔

دینی و دنیاوی امور میں ترقی دینے والی:

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی دینی و دنیوی امور میں ترقی و بلند مرتبہ کا خواہاں ہو تو وہ روزانہ نماز عشاء کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص اس طرح سے پڑھے کہ پہلے اعوذ باللہ پڑھے پھر بسم اللہ شریف پڑھے اس کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ پھر ایک ہزار مرتبہ اللّٰهُ الصَّمَدُ پڑھے پھر لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ تک پڑھے اور اللہ عزوجل سے دعا مانگے۔

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت:

اگر کوئی فرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا خواہاں ہو تو اس کے لیے ذیل کا عمل بے حد مفید اور مجرب ہے۔ اس مقصد کے لیے شہر کے باہر دریا کے کنارے جا کر غسل کرے پھر سر برہنہ دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھ کر بعد میں دو رکعت بہ نیت صلوٰۃ الارواح اس طریق سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ اخلاص اور اکیس مرتبہ سورۂ کوثر اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ کوثر اور اکیس مرتبہ سورۂ معوذ تین پڑھے بعد سلام سجدہ میں جا کر انتہائی عجز سے اغنی اغنی اغنی یا مغیث تین بار پڑھے۔ پھر سات ہزار مرتبہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِقْرَاهَ يَا اللّٰهُ.

اور سات سو سات مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے پھر منہ آسمان کی طرف آنکھیں بند کر کے چند قدم آگے اور چند قدم پیچھے کی طرف چلے۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز مطلوبہ صحابی رضی اللہ عنہ کی زیارت سے بفضل ایزدی مشرف ہوگا جس کا تصور اور نیت کی ہوگی ایسے وقت میں ان سے جس سلسلہ میں استمداد مانگے گا وہ حاصل ہوگی ایسے وقت یہ الفاظ ورد زبان میں رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٰهی آنه بد کردم ندالستم
خطا کردم به بخشش بحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ.

فقر و فاقہ دور کرنا:

جو اشخاص فقر و فاقہ میں مبتلا ہوں اور تنگی معاش کسی طور پر بھی دور نہ ہوتی ہو تو ان کے لیے ذیل کا عمل جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلایا تھا اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس مقصد کے لیے دو رکعت نماز نفل روزانہ بعد از تازہ غسل و وضو اس طریق سے ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر تین مرتبہ سورۂ اخلاص تین مرتبہ

Marfat.com

اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد معوذتین ادا کریں اور بعدازاں دعا مانگیں اس طریقہ سے مقررہ وقت پر روزانہ اس عمل کی مداومت سے رزق میں بے حد وسعت پیدا ہو جائے گی اور محتاجی کی جگہ غناء تونگری لے لے گی اور کبھی فقر وفاقہ سے واسطہ نہیں پڑھے گا۔

پرامن سفر کے لیے:

اگر کوئی مسافر یہ چاہتا ہے کہ اس کا سفر بخیر وخوبی انجام پائے اور وہ ہر قسم کے ضرر سے محفوظ و مامون رہے تو اس کے لیے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔ اس مقصد کے لیے گھر سے روانہ ہونے سے قبل:

سورۂ یٰسین (ایک مرتبہ)

سورۂ صف (ایک مرتبہ)

سورۂ قریش (ایک مرتبہ)

سورۂ فاتحہ (سات مرتبہ)

سورۂ اخلاص (تین مرتبہ)

سورۂ کافرون (ایک مرتبہ)

سورۂ الناس (ایک مرتبہ)

سورۂ الکوثر (سات مرتبہ)

پڑھ کر اپنے پورے جسم پر دم کرے اور اسی کا پانی بنا کر اپنے کپڑوں اور لباس پر چھینٹے مارے۔ انشاء اللہ العزیز اس عمل سے دوران سفر ہر قسم کے ضرر و شر سے محفوظ و مامون رہے گا اور بخیریت واپس گھر آئے گا۔

برائے قضائے حاجت:

غسل و وضو کر کے دو رکعت نماز بہ نیت نفل ادا کرے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے

Marfat.com

بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے سلام کے بعد اس کا ثواب روح فتوح آنحضرت ﷺ اور حضور غوث اعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو ہدیہ کر کے تین بار کلمہ ذیل پڑھ کر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل مع تعوذ وتسمیہ پڑھے۔ ہر مرتبہ سورۂ ختم کرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درودِ پاک پڑھے۔ اگر ایک شخص نہ کر سکے تو کچھ لوگ مل کر کریں انشاء اللہ العزیز دعا اور حاجت پوری ہوگی۔ کلمہ یہ ہے:

یَاغَوْثُ اَغِثْنِیْ اَنْ اَصِرْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَاتِیْ.

رنج وغم سے نجات کے لیے:

حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی بھی وجہ سے رنج وغم میں مبتلا ہو یا کسی بھی بات سے ہر وقت غمزدہ اور رنجیدہ رہتا ہو اور حزم وملال اس کے چہرے سے نہ جاتا ہو تو ایسے شخص کے لیے لازم ہے کہ وہ رات کو بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل بہ نیت نجات رنج والم اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص تین مرتبہ اور سورۂ رحمان ایک مرتبہ پڑھے۔ پھر سلام پھیرے اور سجدہ میں گڑگڑا کر یہ دعا مانگے۔ انشاء اللہ العزیز اسی وقت طبیعت سے رنج والم دور ہو جائے گا اور خوش باش ہو جائے گی۔ انتہائی مجرب عمل ہے۔

اِلٰهِیْ مَنَنْتَ عَلَیَّ بِالتَّوْحِیْدِ وَالطَّاعَاتِ وَاَحَاطَتْ بِیَ السَّحْدَةَ وَالْغَفْلَةَ وَالْمَعْصِیَةِ وَطَرَحَنِی النَّفْسَ فِیْ بَحْرِ الْهَوٰی الظُّلْمَاءِ فَهِیَ مُظْلِمَةٌ وَعَبْدِكَ مَظْلُوْمٌ مَحْزُوْنٌ مَهْمُوْمٌ قَدَ الْبَقْمَةَ الْهَوٰی وَهُوَ یُنَادِیْكَ نِدَآءَ الْمَغْصُوْمِ الْمَحْبُوْدِسْ عَبْدِكَ یُوْنُسَ وَیَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا اسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَمِدْنِیْ لِعِزِّ الْمَحَبَّةِ فِیْ مَحَلِّ التَّفْرِیْدِ وَالتَّوْحِیْدِ وَالْوَاحِدَةِ وَاَنْتَ اللَّطِیْفُ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ

Marfat.com

وَالرَّحْمٰنُ وَالذُّوالْجَلَالِ بِكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقّ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

ترقی دوکان:

دوکان میں رزق کی ترقی کے لئے ذیل کا عمل بے حد مجرب اور مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے دوکان کھولنے سے قبل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ (گیارہ مرتبہ)

سورۂ فاتحہ (تین مرتبہ)

سورۂ اخلاص (تین مرتبہ)

اور یَافَتَّاحُ یَارَزَّاقُ (گیارہ مرتبہ)

پڑھ کر دوکان کے اوپر پھونک لگائیں اور بسم اللہ شریف پڑھ کر دوکان کے تالے کھولیں اور دوکان کا شٹر اٹھائیں۔ بفضل ایزدی دوکان میں گاہکوں کی تیزی ہو جائے گی۔

جان کی حفاظت:

اگر کوئی کسی ایسی جگہ پر قیام پذیر ہو کہ جہاں پر سانپ اور بچھو کثرت سے ہوں اور ان کی طرف سے جان کا خطرہ ہر وقت لگا رہتا ہو یا جنات کی طرف سے نقصان پہنچائے جانے کا خدشہ ہو یا کسی بھی دشمن کی طرف سے جان کا خطرہ درپیش ہو تو چاہئے کہ باوضو حالت میں سورۂ اخلاص خرگوش کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ العزیز تمام مخلوق کے شر سے محفوظ رہے گا۔

قضائے حاجت کے لئے:

اگر کسی کی کوئی ایسی حاجت ہو جو پوری نہ ہوتی ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ جمعہ کے دن

Marfat.com

دو رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے۔ کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے پھر نماز کی ادائیگی کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات مبارکہ پڑھے اور اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے انشاءاللہ العزیز حاجت پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ۔

برائے حفاظت ایمان:

ایمان کی سلامتی وحفاظت کے لیے سورہ الکافرون بہت خوب ہے اگر کوئی کسی ایسی جگہ پر مقیم ہے جہاں پر کہ کفار کی تعداد زیادہ ہے اور وہاں پر وہ ایمان کی سلامتی وحفاظت کا خواہاں ہے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ سورۂ الکافرون پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے اس کے علاوہ یہ نقش مبارک عرق وگلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاءاللہ العزیز ایمان سلامت رہے گا اور پروردگارِ عالم اسے اپنی حفظ وایمان میں رکھے گا۔

نقش:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۷۰۰	۷۱۳	۷۱۰	۷۷
۷۱۱	۷۶	۷۱	۷۱۲
۷۵	۷۸	۷۱۵	۷۲
۷۱۴	۷۳	۷۴	۷۲۹

Marfat.com

ہر بیماری سے نجات:

بفرمانِ حضور نبی کریم ﷺ! جو شخص ذیل کے عمل کے مطابق پانی بنا کر ایک گھونٹ بھی پی لے گا قسم ہے اس ذات بابرکات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ شخص ہر بیماری سے مکمل صحت یاب ہو جائے گا اور اس کے گوشت پوست' اعضاء' عروق وموی وغیرہ اجزاء سے بیماری مکمل طور پر غائب ہو جائے گی۔

عمل کا طریقہ:

آب باراں (بارش کا پانی) کسی برتن میں اکٹھا کر لیں اور اس پر اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ' سورۂ فاتحہ بمعہ وصل بسم اللہ شریف' آیت الکرسی' سورۂ اخلاص' سورۂ الفلق اور سورۂ الناس ہر ایک ستر ستر مرتبہ اور ستر مرتبہ دعائے ذیل پڑھ کر دم کریں اور اس پانی کو محفوظ کر لیں سات یوم تک روزانہ اس میں سے سات گھونٹ پانی بسم اللہ شافی اللہ شافی پڑھ کر پی لیں اس کے وجود سے تمام اقسام کی بیماریاں ختم ہو جائیں گی۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

قبولیت دعا کے لیے:

جو کوئی یہ چاہے کہ بارگاہ الٰہی میں اس کی دعا قبول ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اتوار کے دن طلوع آفتاب سے قبل نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر دس مرتبہ سورہ کافرون پڑھ کر اللہ تعالیٰ عزوجل سے اپنے مقصد کی دعا مانگے۔ اول وآخر درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز جو بھی دعا ہوگی وہ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوگی اگر کسی مشکل میں ہے تو وہ آسان ہو جائے گی نہایت مجرب اور آزمودہ عمل ہے۔

✿✿✿

Marfat.com

دعا اسمائے الٰہی

سبحان اللہ اسماء الٰہیہ کا وظیفہ ہر وظیفہ سے بڑھ کر فضیلت رکھتا ہے جس اسم کے ساتھ دعائیہ الفاظ ہیں وہ اسم اس دُعا سمیت تین دفعہ تکرار کیجئے۔ ختم ہونے پر حصولِ مقاصد کے لئے بارگاہِ رب العزت میں دعا کیجئے۔ یہ دعا بوسیلہ سرکارِ دو عالم حضور نبی کریم ﷺ کیجئے انشاء اللہ العزیز تمام نیک مقاصد پورے ہوں گے۔

اول:

بِسْمِ اللّٰهِ شَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ التَّآمَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

دعا اسمائے الٰہی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَآ اَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ اِرْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ یَامَالِكُ یَاقُدُّوْسُ یَاسَلَامُ یَامُؤْمِنُ یَامُهَیْمِنُ یَاعَزِیْزُ عَزِّزْنَا فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ یَاجَبَّارُ یَا مُتَکَبِّرُ یَاخَالِقُ یَابَارِئُ یَامُصَوِّرُ یَاغَفَّارُ اِغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ یَاقَهَّارُ یَاوَهَّابُ رَبَّنَا لَا

Marfat.com

تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ يَارَزَّاقُ اُرْزُقْنَا رِزْقًا طَيِّبًا وَّاسِعًا
بِغَيْرِ حِسَابٍ ط يَافَتَّاحُ اِفْتَحْ لَنَآ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَاِنَّكَ
خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ يَا عَلِيْمُ يَاقَابِضُ يَاخَافِضُ يَارَافِعُ يَامُعِزُّ
يَامُذِلُّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِكَ يَاسَمِيْعُ
(اِسْمَعْ دُعَآئِيْ بِخَصَآئِصِ لُطْفِكَ آمِيْنَ) يَابَصِيْرُ يَاحَكَمُ
يَاعَدْلُ يَالَطِيْفُ يَاخَبِيْرُ يَاحَلِيْمُ يَاعَظِيْمُ يَاغَفُوْرُ يَاشَكُوْرُ
رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى
وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ
اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ط يَاعَلِيُّ يَاكَبِيْرُ
يَاحَفِيْظُ اِحْفَظْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ يَامُقِيْتُ يَاحَسِيْبُ
يَاجَلِيْلُ يَاكَرِيْمُ يَارَقِيْبُ يَامُجِيْبُ اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ
كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا فَارْحَمْنَا بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنَا بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ
مَّنْ سِوَاكَ يَاوَاسِعُ يَاحَكِيْمُ يَاوَدُوْدُ وَيَا ذَا الْعَرْشِ
الْمَجِيْدِ وَيَافَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّذِيْ لَاتُرَامُ ط
وَبِمُلْكِكَ الَّذِيْ لَايُضَامُ ط وَبِنُوْرِكَ الَّذِيْ مَلَاَ اَرْكَانَ
عَرْشِكَ اَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ هٰذَا الْفَقْرِ يَامُغِيْثُ اَغِثْنِيْ
يَامُغِيْثُ اَغِثْنِيْ يَامُغِيْثُ اَغِثْنِيْ يَامُجِيْدُ يَابَاعِثُ يَاشَهِيْدُ
يَاحَقُّ يَاوَكِيْلُ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ يَاقَوِيُّ يَامَتِيْنُ
يَاوَلِيُّ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ط
يَاحَمِيْدُ يَامُحْصِيْ يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ يَامُحْيِيْ يَامُمِيْتُ يَاحَيُّ

Marfat.com

يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ يَا وَاحِدُ
يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ يَا مُقَدِّمُ يَا مُؤَخِّرُ يَا اَوَّلُ
يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا وَالِيُ يَا مُتَعَالِيُ يَا بَرُّ يَا تَوَّابُ
يَا مُنْعِمُ يَا مُنْتَقِمُ يَا عَفُوُّ يَا رَؤُفُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ اَللّٰهُمَّ
مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ
الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ
تَشَآءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنَا رَحْمَةً تُغْنِيْنَا بِهَا عَنْ
رَّحْمَةٍ مَّنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنَّا
الدَّيْنَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا مُقْسِطُ يَا جَامِعُ يَا جَامِعَ
النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِجْمَعْ بَيْنِيْ مَالِيْ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيْ يَا مَانِعُ يَا ضَآرُّ يَا نَافِعُ
يَا نُوْرُ نَوِّرْ قَلْبِيْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ يَا هَادِيْ اِهْدِنَا وَ ذُرِّيَّتَنَا
اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ يَا بَدِيْعُ يَا بَاقِيْ يَا وَارِثُ يَا رَاشِدُ
يَا صَبُوْرُ۔

''اے اللہ! اے بڑے مہربان! اے نہایت رحم کرنے والے رحم کر تو ہم پر پس تحقیق تو بہترین رحم کرنے والا ہے اے مالک! اے پاک ذات! اے ہروقت سلامت رہنے والے! اے امن میں رکھنے والے! اے نگہبانی کرنے والے! اے غالب! ہمیں معزز بنایئے

Marfat.com

لوگوں کی نگاہوں میں اے زبردست! اے بڑائی والے! اے پیدا کرنے والے! اے بے مثل بنانیوالے! اے صورت بنانے والے! اے بخشش کرنیوالے بخش دے تو ہمارے گناہ پس تحقیق تو بہتر بخشنے والوں کا ہے اے قہر اور پورا قبضہ کرنے والے! اے بخشش کرنے والے! اے پالنے والے! نہ پھیر ہمارے دلوں کو ہدایت فرمانے کے بعد اور عطا فرماؤ ہمیں اپنے پاس سے رحمت بلاشبہ تو ہی بخشش کرنے والا ہے اے رزق دینے والے! رزق دے تو ہم کو رزق پاکیزہ بافراغت بے حساب اے کھولنے والے تمام مشکلات کے! کھول دے تو واسطے ہمارے دروازے اپنی رحمت کے پس تحقیق تو بہتر کھولنے والوں کا ہے اے جاننے والے! اے تنگ کرنے والے روزی کے واسطے کو! اے نیچا کرنے والے جس کو چاہے! اے بلند کرنے والے! اے عزت دینے والے! اے ذلیل کرنے والے زبردست سرکش کو ساتھ قہر کے غلبے بادشاہت اپنی کے اے سننے والے! (سن تو دعا میری ساتھ مہربانیوں اپنی کے قبول کر تو دعا میری اے اللہ! اے دیکھنے والے! اے حکم کرنے والے! اے انصاف کرنے والے! اے باریک بین! اے خبر رکھنے والے اپنی مخلوق کے! اے بردبار! اے بڑی عظمت والا! اے بخشش کرنیوالے! اے قدردانی کرنیوالے! اے میرے پالنے والے! توفیق دے مجھ کو یہ کہ شکروں کروں میں نعمت تیری کا (وہ نعمت) جو انعام کی تو نے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کے اور یہ کہ عمل کروں میں نیک (ایسے عمل) کہ راضی ہو تو اس سے اور درستگی کر دے واسطے میرے میری اولاد کی تحقیق میں توبہ کرتا/کرتی ہوں طرف تیری اور تحقیق میں

Marfat.com

فرمانبرداروں سے ہوں اے بلند شان والے! اے بڑے مرتبے والے! اے نگہبانی کرنے والے! نگہبانی کر تو ہماری پس تحقیق تو بہتر نگہبانی کرنے والوں کا ہے اے روزی پہنچانے والے! اے حساب لینے والے! اے بزرگی والے! اے عزت والے! اے نگہبان! اے دعاؤں کے قبول کرنے والے! اے اللہ کھول دینے والے فکروں کے! کھول دینے والے غموں کے اے قبول کرنیوالے دعا ان لوگوں کی جو بے قرار و پریشان حال ہیں اے بہت رحم کرنے والے! دنیا والوں پر اور آخرت میں مومنوں پر اور بکثرت رحم کرنے والے دنیا اور آخرت میں پس رحم فرما تو ہم پر ساتھ رحمت اپنی کے کہ بے نیاز کر دے تو ہم کو ساتھ اس کے رحمت اور شفقت اس شخص کی ہے جو سوا تیرے ہے اے فراخی والے! اے حکمت والے! اے اپنے بندوں سے دوستی رکھنے والے اور اے عرش بزرگ والے اور اے وہ ذات کرنے والے جو ارادہ کرے میں سوال کرتا/کرتی ہوں تجھ سے ساتھ طفیل عزت تیری کے کہ جس کے آگے کوئی بڑھ نہیں سکتا اور بطفیل حکومت تیری کے جس میں کسی کا حق گھٹایا نہیں جاتا اور بطفیل نور تیرے کے وہ نور جس کی تجلیوں نے تیرے عرش کے اٹھانے والوں (کے دامن مراد کو) بھر دیا کفایت کر تو مجھ کو بدی اس محتاجی کی سے اے فریاد سننے والے! فریاد رسی کر تو میری اے فریاد سننے والے! فریاد رسی کر تو میری اے فریاد سننے والے! فریاد رسی کر تو میری اے بزرگی والے! اے زندہ کر کے اٹھانیوالے! اے گواہ! اے حاضر! اے حق! اے کارساز! کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا کارساز ہے اے بہت قدرت والے! اے بڑی مضبوطی والے! اے دوستی کرنیوالے!

Marfat.com

تو دوست ہے ہمارا پس مغفرت فرما ہماری اور رحم کر تو ہم پر اور تو بہتر بخشش کرنے والا ہے اے خوبیوں والے! اے سب کو شمار فرمانے والے! اے بغیر کسی سابق مثال کے پیدا فرمانے والے! اے دوبارہ پیدا کرنے والے! اے زندہ کرنے والے! اے مارنیوالے! اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! ساتھ تیری رحمت کے فریاد کرتا/کرتی ہوں میں اے بڑے احسان کرنے والے! اے بڑی بزرگی بڑی شان والے! اے اکیلے! اے اکیلے! جس کا کوئی شریک نہیں اے بے نیاز! اے قدرت والے! اے ہر چیز پر قادر! اے آگے کرنے والے نبیوں کو صدیقوں سے صدیقوں کو شہداء سے اور شہداء کو علماء سے اے پیچھے کرنیوالے نیک کاموں! میں بعض کو بعض سے یا ایک امت کو دوسری امت سے اے سب سے پہلے! اے سب سے پیچھے! اے وہ ذات جس کی قدرتیں ظاہر ہیں! اے وہ جو سب کی نظروں میں پوشیدہ ہے اے مالک دو جہان کے! اے سب سے بلند ہونیوالے! اے پاک صفتوں والے! اے نیک سلوک کرنے والے! اے توبہ قبول کرنے والے! اے انعام قبول کرنے والے! اے مخالفوں سے بدلہ لینے والے! اے معاف کرنے والے! اے شفقت کرنے والے! اے مالک ملک کے! اے اللہ! دیتا ہے تو بادشاہی جس کو چاہے اور چھین لیتا ہے تو بادشاہی کو جس سے چاہتا ہے تو اور عزت دیتا ہے تو اس کو جس کو چاہے اور ذلت دیتا ہے تو جس کو چاہے تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے داخل کرتا ہے تو رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے تو دن کو بیچ رات کے اور نکالتا ہے تو زندہ کو مردے سے اور نکالتا

Marfat.com

ہے تو مردہ کو زندہ سے اور رزق دیتا ہے تو اس شخص کو جس کو چاہے بے حساب اے بڑے مہربان دنیا والوں پر اور آخرت والوں پر! اے نہایت رحم کرنے والے دونوں جہان پر! دیتا ہے تو اس شخص کو جس کو چاہے (دونوں جہان سے) اور محروم کرتا ہے تو جسے چاہتا ہے رحم کر تو ہم پر ایسی رحمت کہ بے پرواہ کر دے تو ہم کو بسبب اس رحمت کے اپنے سوا ہر کسی کی شفقت سے اے اللہ! غنی کر دے تو ہم کو محتاجی سے اور ہمارے تمام قرضوں کو ادا فرما دے اے حساب بزرگی کے اور عزت کے اے انصاف کرنے والے! اے جمع کرنے والے! اے جمع کرنے والے لوگوں کے بیچ اس دن کے کہ نہیں ہے کوئی شک بیچ اس کے جمع کر دے تو مجھے اور میرے مال کو تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے اے بے پرواہ! اے غنی کرنے والے! اے روکنے والے دشمن کو اے نقصان پہنچانے والے دشمنوں کو اے نفع پہنچانے والے اپنے بندوں کو اے منور کرنے والے! روشن کر دے تو دل میرے کو ساتھ نورِ معرفت دلانے کے اے راہ دکھانے والے! راہ دکھا تو ہم کو اور اولادوں ہماری کو طرف راہ سیدھی کے اے بے مثل چیز پیدا کرنے والے! اے ہمیشہ رہنے والے! اے وارث ہر چیز کے! اے نیک راستہ بنانے والے! اے صبر رکھنے والے۔‘‘

Marfat.com

حل المشکلات

ہر طرح کی جائز مشکل اس دعا کی بدولت حل ہو جاتی ہے اللہ عزوجل سورہ یٰسین کی برکت سے ہر مشکل آسان فرما دیتا ہے یہ دعا جب بھی ضرورت اور حاجت کے وقت اللہ عزوجل سے کی جاتی ہے اللہ عزوجل قبولیت کا درجہ عطا فرماتا ہے اور حاجت روائی ہو جاتی ہے جب بھی کبھی حاجت یا ضرورت ہو تو باوضو حالت میں ایک جگہ پر بیٹھ کر پہلے تین روز درود پاک پڑھے اس کے بعد سورہ یٰسین کو پڑھنا شروع کرے تو سورہ یٰسین کے اس کلمے کو سات مرتبہ پڑھے: وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ سے فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ تک پڑھے اس کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا نہایت عاجزی وانکساری سے اللہ تعالیٰ عزوجل کے حضور دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ يَامَنْ نُوْرُهٗ فِيْ سِرِّهٖ وَسِرُّهٗ فِيْ خَلْقِهٖ اَحْفِظْنِيْ مِنْ اَعْيُنِ النَّاظِرِيْنَ وَقُلُوْبِ الْحَاسِدِيْنَ وَالْبَاغِيْنَ ۝ كَمَا حَفِظْتَ الرُّوْحَ فِي الْجَسَدِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

"اے اللہ! اے وہ اللہ جس کا نور اس کے اسرار غیب میں ہے اور اسرار اس کا اس کی خلق میں یعنی عالم شہود میں ہے مجھے محفوظ رکھ کوتاہ بینوں کی نظروں سے یعنی نظر لگانے سے اور حاسدوں اور باغیوں کے رشک خاطر و سینہ پر کینہ سے جس طرح تو نے روح کی حفاظت کی جسم کے اندر البتہ تو ہی ہر شے پر قادر ہے۔"

اس دعا کو پڑھنے کے بعد یہ دو آیات مبارکہ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ سے آخر وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَتك پڑھے اور یہ کلمات یعنی وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ پہلے رکوع کے آخر سے

Marfat.com

دوسرے رکوع میں پندرہویں آیت مبارکہ من المکرمین تک پڑھے اور پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ اَکْرِمْنِیْ بِقَضَآءِ حَوَائِجِیْ وَاَکْرِمْنِیْ بِطَاعَتِكَ.

''اے میرے اللہ! میرے ساتھ کرم کر میری حاجت روائی میں اور مجھ پر کرم کر اپنی اطاعت کی بجا آوری میں۔''

یہ کہنے کے بعد اپنی جو بھی حاجت یا ضرورت ہو اس کو بیان کرے اور پھر چودہ چودہ مرتبہ یہ آیات مبارکہ پڑھے:

وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ سے ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ تک

اس کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ السَّابِغِ مَاتُغْنِيْنِیْ بِهٖ عَنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ.

یہ دعا پڑھنے کے بعد سولہ مرتبہ ان آیات مبارکہ کو پڑھے:

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ سے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ تک

پھر ذیل میں دیے ہوئے کلمات مبارکہ بھی سولہ مرتبہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ مِنْ اٰفَاتِ الدُّنْيَا وَفِتْنَتِهَا

''اے اللہ! مجھے پناہ دے آفتوں اور دنیا کے تمام فتنوں سے۔''

جب یہ سولہ مرتبہ پڑھ چکے تو پھر یہ پڑھے:

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ سے مِثْلَهُمْ بَلٰی تک

پڑھتے ہوئے بَلٰی کا حرف اس طرح شامل کر کے یہ دعا تین مرتبہ پڑھے:

بَلٰی وَاللّٰهُ قَادِرٌ.

اس کے بعد اپنی جو بھی مشکل یا حاجت ہو وہ بیان کرے اور اللہ عزوجل سے دعا مانگے یعنی جس مقصد کے لیے دعا کر رہا ہے اس کا ذکر کرے مثلاً کہے: وَاللّٰهُ قَادِرٌ اے

Marfat.com

اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے پس مجھے علم یا مال و دولت عطا فرما یا اگر کسی بیماری کی وجہ سے پریشان ہو تو اس بیماری کا نام لے کر اللہ عزوجل سے شفاء کا طلب گار ہو یا اگر کسی ظالم کے ظلم سے تنگ ہو تو اس ظالم کا نام لے کر ظلم سے نجات کی دعا مانگے اس کے بعد یعنی جو بھی دعا مانگنی ہو وہ مانگ کر چوتھی مرتبہ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ سے پڑھ کر آخر سورہ تک ختم کرے۔ جو حل المشکلات دعا بتائی گئی ہے اس کے بارے میں دعویٰ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ بفضل باری تعالیٰ سورۂ یٰسین کی برکت سے جو بھی مشکل ہوتی ہے وہ آسان ہو جاتی ہے اور ہر طرح کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

کتابیات

۱۔ حیاۃ الصحابہ از حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ امہات المومنین از قاری محمد رضا المصطفیٰ

۳۔ سیر الصحابیات مع اسوۂ صحابیات از مولانا سعید احمد انصاری

۴۔ سیرت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ از محمد حسیب القادری

۵۔ سیرتِ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا از محمد حسیب القادری

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز واقارب از محمد اشرف شریف

۷۔ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ سیّد السادات از خالد بزمی

۹۔ سیرتِ صدیقہ رضی اللہ عنہا از علامہ محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ سیرت ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا از علامہ سیّد سلیمان ندوی

۱۱۔ دعائیں اور مشکلات کا حل از محمد ثاقب قادری

Marfat.com

Marfat.com